کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر

فی التفصیل انساب السادات الحسینی

مع

تاریخ سادات ہمدانیہ

مئولف

النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی

نقیب سادات الاشرف پاکستان

نام کتاب	کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر فی التفصیل انساب السادات الحسینی مع تاریخ سادات ہمدانیہ
مئولف	النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی
تعداد	600
اشاعت	2014
ISBN	978-969-9836-01-5
کتاب حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔	علامہ سید محسن علی ہمدانی خطیب جامع مسجد قصر ابوطالب راولپنڈی کینٹ 0300-5146196 سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ایڈووکیٹ چکوال 0333-5912612 - 0300-5472612 سید شاہ عبدالباسط ہمدانی دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ 0322-9793052 سید عطاء شاہ ہمدانی راولپنڈی 0346-5214095 سید انور حسین شاہ الحسینی محمد یہ ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ نیو مارکیٹ گلی مہاجرین تلہ گنگ 0312-5147206
ہدیہ	500 روپے
ناشر	ادارہ نقابہ سادات الشرف پاکستان
رابطہ مصنف	0334-5283938 پاکستان 00971-55-1028415 دبئی
ای میل ایڈریس	qabbas48@yahoo.com qamaralaraji@gmail.com

مكتبة
نقابة السادة الاشراف
SADĀT AL-ASHRĀF OFFICE

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

شهادة النسب الشريف

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾
(2:283)

نشهد بان النسب الخاص بالسيد الشريف قمر عباس الاعرجي الحسيني الهمداني بن السيد اظهر حسين شاه بن السيد فصل حسين شاه بن السيد محمد شاه سادس بن السيد حيدر شاه بن السيد كل حسن شاه بن السيد انور شاه بن السيد عبد اللّه ثاني بن السيد عبد الهادي بن السيد عبد اللّه بن السيد احمد الهمداني الاعرجي الحسيني يعرف سلطان شاه بلاول بن السيد اسماعيل بن السيد زبير بن السيد نور اللّه بن السيد فتح اللّه بن السيد حسين بن السيد محمود بن السيد جمال الدين حسين بن السيد علي بن السيد احمد كبير الدين بن السيد نور الدين كمال بن السيد احمد بن السيد حسن بن السيد مير محمد الهمداني بن السيد مير علي الهمداني الاعرجي يعرف بشاه همدان جد الجامع السادة الحسينية الاعرجية الهمدانية بن السيد شهاب الدين بن السيد محمد بن السيد علي بن السيد يوسف بن السيد محمد شرف الدين بن السيد محمد محب اللّه بن السيد جعفر بن السيد عبد اللّه بن السيد محمد بن السيد ابو القاسم علي الجلا بادي بن السيد ابو محمد الحسن بن السيد ابا عبد اللّه الحسين بن السيد جعفر الحجة بن السيد عبيد اللّه الاعرج بن السيد حسين الاصغر بن الامام علي زين العابدين بن الامام الحسين السبط الشهيد بن امير المؤمنين الامام علي بن ابي طاب عليهم السلام صحيح حسب المصادر المعتمدة.

السيد عبد الرحمن العزي الاعرجي الحسيني
نقيب السادة الاشراف

تاريخ : 25 رمضان 1436 هجرى

ANSAB@SADATALASHRAF.ORG.UK
WWW.SADATALASHRAF.ORG.UK

مكتبة
نقابة السادة الاشراف
SADAT AL-ASHRAF OFFICE

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

السلسلة النسابين

السيد قمر عباس الحسيني الاعرجي الهمداني عن السيد عبد الرحمن الحسيني العزي الاعرجي عن السيد حليم الاعرجي عن السيد ضياء شكارة الاعرجي عن السيد هادي جعفر الاعرجي عن النسابة النسابين فخر المحققين العلامة السيد جعفر الاعرجي الحسيني عن السيد محمد الاعرجي عن السيد جعفر الاعرجي عن السيد راضي الاعرجي عن اية الله السيد محسن الكبير الزرزور .

السيد عبد الرحمن العزي الاعرجي الحسيني
نقيب السادة الاشراف

تاريخ : 26 رمضان 1436 هجري

ANSAB@SADATALASHRAF.ORG.UK

شهادة نسب

(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

السيد الشريف قمر عباس الاعرجي الحسيني الهمداني بن سيد اظهر حسين شاه بن سيد فضل حسين شاه بن سيد محمد شاه سادس بن سيد حيدر شاه بن سيد تحل حسن شاه بن انور شاه بن عبدالله ثاني بن عبد الهادي بن عبدالله بن سيد احمد همداني الاعرجي الحسيني يعرف سلطان شاه بلاول بن اسماعيل بن زبير بن نور الله بن فتح الله بن حسين بن محمود بن جمال الدين حسين بن علي بن احمد كبير الدين بن نور الدين كمال بن احمد بن حسن بن مير محمد الهمداني بن مير سيد علي الهمداني يعرف بشاه همدان جد الجامع السادة الحسينية الاعرجية الهمدانية بن شهاب الدين بن محمد بن علي بن يوسف بن محمد شرف الدين بن محمد محب الله بن جعفر بن عبدالله بن محمد بن ابو القاسم علي الجلاباذي بن ابو محمد الحسن بن ابا عبدالله الحسين بن جعفر الحجة بن عبيدالله الاعرج بن الحسين الاصغر بن الامام علي زين العابدين (ع) بن الامام الحسين السبط الشهيد (ع) بن أمير المؤمنين الامام علي ابن ابي طالب (ع).

وذلك حسب المصادر المعتمدة لدى السادة الاعرجية وما اقتضته البينة من السيد قمر الاعرجي

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الاعرجي الحسيني

عبدالرحمن

شهادة إجازة في النسب

(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

إن الله غالب بعلمه وإنه القائل في محكم تنزيله (وما أوتيتم من العلم إلا قليلا) وإننا مجتهدون عاملون في علم النسب بما يقتضيه من إستلزامات وإستدراكات وتعقل وتجرد من هوى نفس، وإن هذا العلم الزاخر الفاخر في الأنساب الطالبية والعلوية له مدارس وسند وقد اجتهدنا بما فتحه الله علينا بتحصيل علومه من أساتذة وشيوخ قدر المستطاع وعلى ذلك فمنحنا الثقة والتبريك منهم وبعد حرص وجهد جهيد فقد أدركنا من أراد الاستزادة من علم ليس لنا فيه فضل أو منة بل هو من المنان الكريم العزيز فأفدنا بقدر المستطاع وبذلنا ما بأيدنا لعل الله يكتب بذلك خيرا فوجدنا بابن عمنا السيد قمر عباس بن سيد أظهر حسين شاه الهمداني الأعرجي الحسيني نجابة وفهامة وقد أثمر ذلك في إعداده لمؤلفات تخص السادة الهمدانية الحسينية اتسمت بالخير الوافر والعلم الزاخر وبهذا تقتضي منحه شهادة أجازة في النسب على أن يرجع في الاختلاف إلينا ما دام الله مان علينا بالحياة وإن قضى غير ذلك فهو مجاز على ما عهدناه عليه من الحرص والعفة وحسن الخلق والتدبير فإن ظهر عكس ذلك ببينة وبرهان فإننا نبرأ لله من ذلك هذا والله ولي التوفيق.

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الاعرجي الحسيني

عبدالرحمن

إقرار نقابة السادة الأشراف في باكستان

(ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم) البقرة ٢٨٣

إن نقابات السادة الأشراف على مدى قرون عديدة أثمرت في حفظ الأنساب والأحساب العلوية والطالبية والهاشمية ما دامت ملتزمة بالورع والتقوى والابتعاد عن الميول السياسية والمصالح الشخصية والأهواء المضللة، تلتزم بذلك الحق والحقيقة بكل انصاف وعلى ذلك فإننا نرى بما يتمثل بشخص ابن عمنا السيد الشريف قمر عباس الهمداني الأعرجي الحسيني صاحب المؤلفات النفيسة والمفيدة وهو معلوم الحال والأحوال قادراً وكفوءاً ليكون نقيبا للسادة الأشراف في باكستان، وعلى ذلك أهليته لشغل هذا الأمر والعمل عليه، آملين منه الالتزام بما عهدناه عليه من حسن الخلق والسيرة والتمسك في السير على جادة الحق والابتعاد عن المناكفات والميول المهلكة سائلين المولى عز وجل له التوفيق والسداد

الكويت / السبت ١٣ رجب ١٤٣٦هـ الموافق ٢ مايو ٢٠١٥م ، السيد عبدالرحمن العزي الاعرجي الحسيني
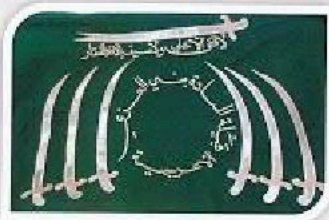
بسم الله الرحمن الرحيم

((ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها

فإنه آثم قلبه والله بما تعملون

عليم)) البقرة 283

Naqeeb Certificate

Since long period we knew Sayed Qomar Abbas Al-araji Alhussaini from Pakistan who is descendant from Mir Sayed Ali Hamadani Alhussaini, he published a valuable books such as "Alhussaini Sada lineages" & " Almoshajer mn awlad Alhussain Alasqar ".

Regarding for his Efforts in caring "Al-Sada Lineages" we proud to grant him "Naqeeb Certificate" and hope to him more of success and progress in saving the noble Sada lineage.

...With my Best Wishes ...

السيد عبدالرحمن العزي الأعرجي الحسيني

الكويت / الأربعاء 5 جمادى الآخر 1436 هـ الموافق 25 مارس 2015م

دیباچہ

تطہیر کے مزاج کے تیور تو دیکھئے		آل رسولؐ ساری ہی صلب علیؑ میں تھی

یہ قانون فطرت ناقابل انکار ہے کہ اصل کی خصوصیات فرع کی طرف سے منتقل ہوتے ہیں اور ہر انسان آبائی موثرات کی پیداوار اور اپنے اسلاف کی شکل وشمائل کا ورثہ دار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر فرد کے خدوخال میں اس کے آباؤ اجداد کے خطوط ونقوش کی جھلک کم وبیش پائی جاتی ہے۔ اگرچہ عام نگاہیں خدوخال کی باریکیاں نہیں دیکھ سکتی۔ مگر قیافہ شناس نگاہیں جسم کی ساخت چہرہ کے خطوط، انداز تکلم، اور حرکات وسکنات کے آئینہ میں بہت سی حقیقتیں دیکھ لیتی ہیں اور انہیں کسی کے آباؤ اجداد اور قوم وقبیلہ کی پہچان میں قطعاً کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ خصوصاً سرزمین عرب کے بعض تیز نگاہ اور باریک بینی میں نمایاں امتیاز اور قیافہ شناسی میں حیرت انگیز مہارت رکھتے ہیں اور پہلی ہی نظر میں بھانپ لیتے ہیں کہ کون کس باپ کا بیٹا اور کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ قبائل عرب کے نزدیک شجرہ نسب کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ مگر اللہ عزوجل نے جو امتیاز ہاشمی ومطلبی نسل کو دیا وہ کسی کو نصیب نہ ہوسکا اور بلند اوصاف میں کوئی ان کی برابری کا دعویٰ نہ کرسکا۔ یہی وہ سلسلہ ہے جو نسلی آلودگیوں سے مبرا اور شرف اور برگزیدگی کے تاج ونگین سے آراستہ رہے۔ چنانچہ حضرت پیغمبر اکرمﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ (کہ اللہ عزوجل نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسماعیل اور اسماعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔)

اس برگزیدگی اور عظمت میں حضرت علیؑ بھی شریک تھے۔ اسلیئے کہ حضرت پیغمبر اکرمﷺ اور آپ دونوں ہم نسب اور دونوں کے آباؤ اجداد ایک ہیں۔ دونوں ایک شجرہ نور کے طاہر اطہر اصلاب وارحام سے منتقل ہوتے ہوئے حضرت ہاشم تک اور پھر عبدالمطلبؑ تک منتہیٰ ہوتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کے مختلف ازواج سے دس فرزند تھے۔ ان فرزندوں میں حضرت عبداللہؑ اور حضرت ابوطالبؑ حقیقی بھائی تھے۔ دونوں کی والدہ حضرت فاطمہ بنت عمرو مخزومیہ تھیں۔ حضرت عبداللہ سے رسول اکرمﷺ سے پیدا ہوئے۔ اور حضرت ابوطالبؑ سے حضرت علیؑ پیدا ہوئے۔ جو اپنے دادا حضرت عبدالمطلبؑ پر رسول اللہﷺ سے مل جاتے ہیں۔ ان بنا پر دونوں مطلبی دونوں ہاشمی دونوں قریشی اور دونوں ایک ہی شجر کے برگ وبار تھے۔ غرض حضرت علیؑ کے حصہ میں نسل وخاندان کی ہر وہ فضیلت آئی جو حضرت پیغمبر اکرمﷺ کے نام میں تھی۔ اور آنحضرت کے اتحاد نسل کے اعتبار سے اور سلسلہ آباؤ اجداد کے لحاظ سے اور شیخ البطحا حضرت ابوطالبؑ کے ذریعہ جو شرف وامتیاز انہیں حاصل ہے وہ جلالت نسبی کے ماتھے کا جھومر اور شرافت حسبی کے کلاہ کا طرہ درخشاں ہے۔ (سیرت امیر المومنین جلد اول صفحہ 64,65)۔ قرآنی آیات میں حسب نسب کے تذکرے جابجا موجود ہیں۔ معصومینؑ کے خطبات صلح اور جنگ کے موقع پر اپنے نسب پر فخر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ (یہ سب کچھ میں اپنی کتاب صحیفہ سادات میں لکھ چکا ہوں)۔ ماضی قریب کے عظیم مئورخ علامہ سید عبدالرزاق موسوی المقرم کی کتاب العبا متن جس کا اردو ترجمہ صحیفہ وفا کے نام سے محمد ظفر الحسینی بنارس حال مقیم قم نے کیا۔ یہ کتاب کراچی سے 1998 میں شائع ہوئی۔ انساب کے بارے میں علامہ عبدالرزاق المقرم صفحہ 81 پر لکھتے ہیں (حضرت عقیل کو عرب نسب کی شناخت تھی اور وہ ان کے اچھے برے خاندانوں کو پہچانتے تھے اور اپنی حاضر جوابی کے بناء پر ان کو رکیک اور نازیبا حرکتوں پر ٹوک دیتے۔ یہ لکھتے ہیں حضرت عقیل ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کی نظر نسب میں معتبر اور حرف آخر تھی۔ مسجد نبویؐ میں جب لوگ جمع ہوتے تو حضرت عقیل سے تاریخ انساب اور عربوں کے حالات کے متعلق سوالات کرتے۔ جس کا آپ جواب دیتے۔ اعجازات نبویہ صفحہ 61 طبع مصر)۔

اسلیئے حضرت امیر المومنین نے حضرت عقیل سے فرمایا تھا کہ میرے لئے کسی ایسی خاتون کا انتخاب کریں جن سے بہادر اور جنگ جو بیٹا پیدا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ام البنین سے عقد فرمائیں۔ کیونکہ عربوں میں ان کے آباؤ اجداد سے زیادہ کوئی بہادر نہیں۔ (عمدۃ الطالب)۔ یہ ایک تاریخی مکالمہ ہے جس کو میں نے نقل کردیا ورنہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آئمہ طاہرینؑ اس عالم ہستی میں ہر اچھے اور برے کی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ تھے۔ علامہ عبدالرزاق موسوی فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس کو چیونٹیوں کے نر اور مادہ کی شناخت ہوا سے عرب کے شجاع اور بہادر قبیلے کا علم نہ ہو۔ آپ کے اس جملے میں حضرت عقیل کی اہمیت کو اجاگر فرمانا تھا۔ (مدینۃ المعاجز صفحہ 115)۔

سادات عظام کے لیے ایک لمحہ فکریہ

آج اس دور میں نچلی قوم کے لوگ جب شہروں میں آکر آباد ہوتے ہیں یا جب وسائل مہیا ہوجاتے ہیں تو سید کہلانے لگتے ہیں اور سادات بھی وسائل دیکھ کر ان سے رشتہ قائم کرلیتے ہیں۔ ہم ایسے سینکڑوں خاندانوں کو جانتے ہیں اور ان کے عینی شاہد بھی ہیں۔ کہ وہ اپنے اس مرتدانہ عمل میں قطعی ندامت محسوس نہیں کرتے۔ پہلے جب سادات کے رشتے ہوتے تھے تو دونوں طرف سے شجرے دیکھائے جاتے تھے۔ اور اب شجروں کے اشاعت سے جہاں عظیم فوائد ملے تو اس سے یہ نقصان بھی ہوا کہ جعلی سادات اپنے آپ کو ان شجروں میں شامل کرلیتے ہیں۔ ان سلسلے میں ہم معصومینؑ کے ارشادات نقل کررہے ہیں۔ کہ حق نمک ادا کرسکیں۔ شیخ صدوق اپنے اعتقادیے میں لکھتے ہیں یہ حدیث مبارک

احکام شریعت صفحہ 37 انوار نعمانیہ صفحہ 177 اور احسن الفوائد طبع اول صفحہ 482 اور طبع دوئم کے صفحہ 638 پر بھی نقل ہے۔ سادات کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو شخص ان میں بدکار ہوگا اس کو غیر سادات سے دوگنا عذاب ہوگا۔ اور جو نیک ہوگا اس کو دوگنا ثواب ہوگا۔ سادات آپس میں ایک دوسرے کے کفو ہیں اور ہمسر ہیں۔ اس امر کی تاکید رسول کریم ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپ نے حضرت ابوطالب کی اولاد حضرت علیؑ اور جعفر طیارؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کیلئے یعنی یہ ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ کفو کو لڑکیاں دو اور کفو سے لڑکیاں لو۔ نہج الفصاحت باب ہشتم صفحہ 456 حدیث 1561 تالیف علامہ سید نصیر الاجتہادی۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کفو کو لڑکیاں دو اور کفو سے لڑکیاں لو۔ حضرت امام حسینؑ کا دوٹوک فیصلہ جو آپ نے ابن حکم کیلئے فرمایا۔ ہماری بیٹیاں صرف ہماری بیٹوں کیلئے ہیں اور ہماری بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں۔ تحریم السیدات صفحہ 108 تا 110 موسوعہ کلمات الامام حسین جلد اول صفحہ 243 تا 247 العوالم جلد 17 صفحہ 87، المناقب جلد 4 صفحہ 38 بحار النوار جلد 44 صفحہ 207۔

حضرت زید شہید کا فرمان مبارک۔ ابوالفرج اصفہانی بحوالہ حسب نسب جلد 5 صفحہ 27 طبع لندن پر نقل ہے کہ حضرت زید شہید نے فرمایا۔ غیر سید کا سید زادی سے نکاح جائز نہیں۔ حضرت سیدہ زینبؑ کا فرمان جب دربار شام میں ایک شامی بدبخت نے حضرت فاطمہ بنت الحسین کی طرف اشارہ کر کے کہا کنیزی میں دے دو تو سیدہ زینبؑ نے فرمایا اے بدبخت انسان اللہ عزوجل تیرے زبان قطع کرے تیرے آنکھیں اندھی کرے۔ جہنم تیرا ٹھکانہ ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں یہ ذریت رسول ﷺ کسی حرام زادے کی کنیز نہیں بنا کرتی (الارشاد شیخ مفید صفحہ 231 امالی شیخ صدوق صفحہ 31 منتہا الاعمال جلد اول صفحہ 432 تا 433۔

میں دو تین سال سے اپنی بے پناہ قلمی اور مطالعاتی مصروفیت کے باوجود امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کے بارے میں کام کر رہا ہوں۔ مجھ پر محمدؐ اور آل محمدؐ کا احسان ہے کہ شدید بیماری کے باوجود اس کام سے غافل نہ رہا۔ اب یہ کتاب انسائیکلوپیڈیا کی حثیت اختیار کر چکی ہے۔ شجروں کے سلسلے میں عام خاندان تو کجا سادات بھی یک سوئی سے متوجہ نہیں ہو پا رہے اور حضرت حسین الاصغر پہ کام کے دوران سید محسن کاظمی الحمیدی (سیداں والہ جہلم) سے ملاقات ہوئی انہیں پاکستان میں بلاشبہ ماہر انساب قرار دیا جاسکتا ہے۔ چہرے کے نور کی طرح انکا ذہن و روح بھی نورانی ہے۔ ہم کتب کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ ماضی قریب میں اولاد حسین الاصغر کا تفصیلی تذکرہ سید ظفریاب ترمذی میں اپنی کتاب انوار السادات میں کیا ہے۔ جس میں قدیمی شجرے کے زیادہ تر حوالے موجود ہیں۔ اس دوران مجھے انساب السادات الحسینی المعروف گلستان سادات ہمدانیہ میرے کرم فرماؤں نے مہیہ کی۔ تو ایسے محسوس ہوا جیسے غیب سے حسین الاصغر نے امداد فرمائی۔ یہ کتاب سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی (سلمان آباد چوہڑ ہڑپال راولپنڈی) نے تالیف کی۔ اس کتاب میں حسین الاصغر کے فرزند عبیداللہ الاعرج اور ان کی اولاد کا تذکرہ مختصر مگر جامع ہے۔ سید محسن کاظمی الحمیدی اور ان کا رابطہ موجود تھا یہ ان دنوں عجمان میں ہوتے ہیں۔ میں نے اس کتاب پر نوٹ لکھ کر محسن کاظمی کو دکھائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عجمان ضرورتاً کسب معاش کیلئے گئے ہیں اور وہ پاکستان آرہے ہیں اور آپ سے بھرپور ملاقات بھی چاہتے ہیں۔ وہ غریب خانہ پر تشریف لائے قابل رشک حد تک سادہ مگر سید محسن کاظمی کے بعد یہ شخص ایک نعمت ہے۔ انہوں نے کتب، شجروں اور انٹرنیٹ کا خوب استعمال کیا۔ مگر میں جس کتاب کو بھی لکھوں اس کے حوالے اصل کتابوں سے ہی لکھتا ہوں۔ یہ مشکل ترین ضرور ہے مگر نہ ممکن ہرگز نہیں۔ حضرت حسین الاصغر کی اولاد پر میری کتاب یقیناً مستند ہوگی۔ جس کے بیک وقت کئی ایڈیشن بھی شائع ہونگے۔ خصوصاً حسین الاصغر ٹرسٹ اسلام آباد کے چیئرمین سید امیر حسن ترمذی اس ہدیہ صلوٰۃ کے عوض مہیا کرنے کا ذمہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ مذکورہ ہر دو نوجوان سید زادے سید محسن کاظمی الحمیدی اور سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی کے پاکیزہ ذہنوں کو انساب و تاریخ کا کمپیوٹر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اتنے سادہ اور اتنے ذہین انسان کسی بھی معاشرے میں مشکل سے ملتے ہیں۔ میں نے ان کی کتاب پر نظر ثانی کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ عزوجل ان کی مسائل کو حل کرے۔ چند نایاب کتب بھی ان سے مہیا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اس توفیق سے سرفراز فرماتا رہے۔ بحق زہرہؑ۔ بشرف زہرہؑ۔ بہ نور زہرہؑ۔ بہ عصمت زہرہؑ۔ زندہ و پائندہ صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہیں۔ یہ دعا کا وسیلہ سید روح اللہ خمینی کے استاد گرامی محمد علی شاہ آبادی کا از خود ہے۔ آپ بھی دعا کرتے وقت محور حدیث کساء کا اسطرح وسیلہ دیں۔

نمک خوار سادات

شاعر آل عمران صفدر حسین ڈوگر کربلائی

ایڈیٹر ماہنامہ پیام زینبؑ

راولپنڈی مورخہ 26 اپریل 2014۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

کسی بھی موضوع پر کتاب لکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے مبادیات پر مختصراً کچھ روشنی ڈالی جائے سو اس پر چند سطور سپر دِ قرطاس کی جاتی ہیں۔

علم الانساب وہ علم ہے جس میں کسی فرد یا افراد کے نسب کی معرفت حاصل کی جاتی ہے اس کے بھی دیگر علوم کی طرح اپنے قواعد وضوابط، اصول وشرائط، اصطلاحات اور رموز واوقاف ہیں جن کے بغیر اس کی صحیح معرفت ممکن نہیں اور یہ علم اہل عرب سے مخصوص ہے جس طرح فلسفہ ومنطق اہل یونان، طب اہل روم، آداب نفس واخلاق اہل فارس، علم الصنائع اہل چین اور نجوم وحساب اہل ہند سے مخصوص ہیں علم الانساب اہل عرب کے مخصوص علوم میں سے ہے، غیر عرب اپنے نسب کو محفوظ نہیں رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان کا نسب ایک دوسرے سے مخلوط ہو گیا اور وہ دوسرے نسبوں سے ملحق ہو گئے حالانکہ وہ اس نسب سے نہ تھے ان کے مقابلے میں اہل عرب نے اپنے نسب کی حفاظت کی تاکہ نہ کوئی غیر ان میں داخل ہو سکے اور نہ کوئی ان میں سے خارج ہو سکے جس کی وجہ سے ان کا نسب محفوظ اور شک وشبہ سے پاک رہا قبل از اسلام عرب اپنا نسب حضرت عدنانؑ، قحطان، حضرت اسمٰعیلؑ یا حضرت آدم علیہ السلام تک یاد رکھتے تھے اور جب مناسک حج سے فارغ ہوتے تو بازار عکاظ میں جمع ہوتے اور مجمع کے سامنے اپنا نسب بیان کرتے اور اس پر فخر ومباحات کرتے اور وہ اس عمل کو حج وعمرہ کی تکمیل کے لئے ضروری خیال کرتے تھے جب اسلام آیا تو اس نے بھی معرفت نسب کی تاکید کی بلکہ بہت سے احکام شرعیہ مثل میراث، دیت، صلۂ رحمی وغیرہ کی بجا آوری اس علم کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کی معرفت تو واجب قرار دی گئی کیونکہ ان کے قرابت داروں سے محبت ہی اجر رسالت قرار دیا گیا جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الّا المودّۃ فی القربیٰ (شوریٰ:۲۳)۱

سی طرح خمس کی ادائیگی کے لئے بھی ضروری ہے کہ سادات کے نسب کی معرفت ہو تاکہ خمس صحیح مستحقین تک پہنچ سکے ان کے علاوہ بھی بعض احکام شرعیہ کے لئے معرفتِ نسب ضروری ہے۔ ماہر انساب کو عربی میں ناسب، نسّاب یا نسابۃ کہتے ہیں اور شجرہ نویس کو مشجّر کہا جاتا ہے، نسّاب یا نسّابہ کے لئے کچھ اوصاف کا ہونا ضروری ہے مثلاً وہ قوی النفس ہو تاکہ وہ کسی کی شان وشوکت یا جاہ وحشم سے مرعوب ہو کر یا خوف کھا کر صحیح النسب کا انکار یا مردود النسب کو صحیح النسب نہ قرار دے۔ نسب کے تمام اصول وقواعد اور رموز واوقاف سے واقف ہو۔ نسب سے متعلق جدید وقدیم کتب وجرائد اور دیگر وثائق نسبیہ سے آگاہ ہو۔ محتاط ہو کسی بھی روایت کو رد یا قبول کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتا ہو۔ متقی ہو۔ عوام میں اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ پسندیدہ کا حامل ہو، تاکہ لوگ اس کے قول پر اعتماد کریں وغیرہ وغیرہ۔

جب ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پہلی صدی ہجری میں حضرت عقیل بن ابیطالبؑ، ابو محمد سعید بن مسیّب بن حزن المخزومی القرشی، دغفل بن حنظلہ بن زید سدوسی الذہلی الشیبانی البصری جو کہ علم الانساب میں ضرب المثل تھے، دوسری صدی میں ابوعبداللہ محمد بن اسحاق مطّلبی صاحب السیرۃ، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم طباطبا جو کہ ابن طباطبا کہلاتے تھے، ابی مخنف لوط بن یحییٰ الازدی الغامدی، ابوہلال لقیط بن بکیر المحاربی، ابوالنضر محمد بن مالک بن السائب الکلبی الکوفی، ابوالحکم عوانہ الکلبی، ابوالیقظان النسابہ، عبداللہ بن عقیل عقیلی الطالبی جیسے جیّد علمائے انساب نظر آتے ہیں، تیسری صدی میں ابومنذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی صاحب جمہرۃ النسب، ابوعبداللہ مصعب الزبیری صاحب نسب قریش، زبیر بن بکار صاحب جمہرۃ نسب قریش واخبارہا، زید الشبیہہ بن علی الزیدی، السیّد الشریف نقیب العلویین حسین بن ابی الغنائم احمد الزیدی صاحب الغصون فی آل یٰسین، ابوالحسین یحییٰ بن حسن العبید لی صاحب المعقبین، ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک العمری العلوی، ابوعبداللہ احمد بن محمد المعروف ابن طباطبا، محمد الجوانی بن یحییٰ النسابہ، ابوعلی محمد الحرّانی بن ابراہیم، چوتھی صدی میں محمد المعروف ابن المہلوس الموسوی، علی بن احمد العقیقی الاعرجی، ابوالفرج علی الاصفہانی صاحب مقاتل الطالبیین، ابونصر سہل بن عبداللہ البخاری صاحب سر السلسلۃ العلویۃ، ابن اخی طاہر عبیدلی الاعرجی، ابومحمد حسن الطبری المرعشی، طاہر بن یحییٰ النسابہ، ابوعلی عمر موضع النسابہ بن علی بن حسن عمری العلوی، ابوالحسین احمد بن عمران الاشنانی النسابہ، احمد بن ابی جعفر محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا، ابن خداع حسین بن جعفر علوی، ابن المنتاب التغلبی الکوفی، پانچویں صدی میں سیّد ابوالحسن نجم الدین علی العمری العلوی صاحب المجدی فی انساب الطالبیین، ابوالحسن محمد شیخ الشرف العبید لی صاحب نہایۃ الاعقاب، شیخ الشرف ابوحرب محمد بن حسن بن حسین الافطسی، ابوالمعمر یحییٰ المعروف ابن طباطبا صاحب ابناء الامام فی مصر والشام، ابراہیم بن ناصر المعروف ابن طباطبا صاحب منتقلۃ الطالبیۃ، ابوعبداللہ حسین المعروف ابن طباطبا بن ابیطالب محمد صاحب تہذیب الانساب المسمّی بحر الانساب، ابن حزم الاندلسی وغیرہ، چھٹی صدی میں اسعد العبید لی الاعرجی الجوانی، ابوعلی محمد الجوانی اسعد العبید لی، ابوجعفر محمد الموسوی الہارونی صاحب نسب سادات ملوک بلخ، ابن فندق البیہقی صاحب لباب الانساب، ساتویں صدی میں عزالدین ابی القاسم احمد الحسینی الحلبی المصری نقیب الاشراف، عزالدین ابوطالب اسمٰعیل المروزی الازورقانی صاحب الفخری فی انساب الطالبیین، فخار بن معد الموسوی، آٹھویں صدی میں تاج الدین ابوعبداللہ محمد المعروف بہ ابن معیّہ، ابوالفضل احمد بن محمد بن المہنّا صاحب

التذکرۃ فی انساب المطہّرۃ، ابن طقطقی صاحب الاصیلی فی انساب الطالبیین، ابن الفوطی البغدادی، نویں صدی میں ابوطالب حمزہ الدمشقی، عمدۃ النسابین ابن عنبہ احمد بن علی بن حسین صاحب العمدۃ الطالب فی نسب آل ابیطالبؑ وغیرہ یہ سب وہ نسّابین ہیں جن پر علم الانساب کو ناز ہے نظر آتے ہیں بعد کے ادوار میں ابوالحسن علی بن ماجد المدنی العبدلی الرفاعی البحرانی، ابن محفوظ جعفری، احمد بن محمد بن عبدالرحمن کیاؔ الجیلانی صاحب سراج الانساب، سراج الدین محمد قاسم المختاری الحسینی صاحب الاسدیہ، ابوعبداللہ حسین السمرقندی صاحب تحفۃ الطالب، ابوعلی محمد العمیدی الحسینی النجفی صاحب مشجر الکشاف، محمد الیمانی النقوی المعروف ابن بحر الاہدل صاحب تحفۃ الدہر فی نسب الاشراف بنی بحر، ضامن بن شدقم صاحب تحفۃ الازہار وزلال الانہار، ابوالحسن محمد الحسنی الیمانی صاحب روضۃ الالباب وتحفۃ الاحباب، زین الدین علی بن حسن بن شدقم الحسینی الحمزی المدنی صاحب زہرۃ المقول فی نسب ثانی فرعی الرسول، احمد بن محمد الحسینی الاردکانی صاحب الشجرۃ الاولیاء فی انساب اولاد الآئمۃ علیہم السلام، مرتضیٰ الزبیدی صاحب القاموس، صائغ البحرانی الغریفی الموسوی صاحب الشجرۃ الطیبۃ فی الارض الخصبۃ، ابوعبداللہ جعفر بن محمد الاعرجی البغدادی الکاظمی صاحب مناہل الضرب، عبداللہ الموسوی البحرانی، آیۃ اللہ حسین طباطبائی بروجردی، محمد علی روضاتی صاحب جامع الانساب، خاتم النسابین آیۃ اللہ شہاب الدین مرعشی النجفی وغیرہ وہ افراد ہیں کہ جن کے بغیر علم الانساب کی تاریخ نامکمل اور ادھوری ہے جب ہم برصغیر میں علم الانساب پر کام کرنے والوں کی تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو قدماء میں محمد بن جعفر صاحب بحر الانساب سب میں مقدم نظر آتا ہے مگر بدقسمتی سے ان کی یہ کتاب آج تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہوسکی اس کا مخطوطہ پٹنہ لائبریری میں محفوظ ہے اس کے بعد سیّد محمد کاظم یمانی آتا ہے کہ جس کی کتاب النفحۃ العنبریۃ ایران سے طبع ہوچکی ہے اس کے بعد معین الحق جھانسوی کی کتاب منبع الانساب کا نمبر آتا ہے یہ کتاب بھی طبع نہ ہوسکی اور اس وقت اس کا مخطوط برٹش میوزیم لائبریری لندن میں محفوظ ہے یہ سب لوگ نویں صدی ہجری کے نسابین میں سے تھے ان کے بعد ملک الکتاب شیرازی کی ریاض الانساب، محمد بن احمد محمودی کی تذکرۃ السادات اور مجمع الانساب جیسی کتابیں معرض وجود میں آئیں تیرہویں صدی کے ہندی نسابین میں سیّد جیون شاہ بن جمال شاہ بن شاہ صفدر موسوی الاسحاقی المشہدی ان کے برادرِ کلاں ملائک شاہ المعروف ولایت شاہ، محمد شاہ ہزاروی صاحب گلزارِ موسیٰ کاظمؑ، محمد عالم ہزاروی صاحبِ انساب السادات، محمد شاہ کاظمی سیّداں کسرانوالہ صاحب نسب نامہ شریف، شیخ محمود بن جیون شاہپوری صاحب المشجرات، مبارک شاہ بن رسول شاہ بن قطب شاہ مشہدی الکاظمی وہ ماہرینِ انساب تھے جنہوں نے انساب سادات کو مدوّن کیا چودہویں اور پندہرویں صدی میں ظفریاب حسینی کی انوار السادات، علامہ غلام حسن کاظمی مظفرآبادی کی تذکرہ اولاد امام موسیٰ کاظمؑ، تجمل حسین نقوی کی باغ سادات، ریاض الانساب جیسی کتابیں منصۂ شہود میں آئیں اسی صدی میں دیگر نسابین ومشجّرین میں کریم حیدر شاہ چکلوی کہ جن کی کتاب حمید الجواہر، حسین شاہ کنوری صاحب عقدۃ الجوہر، محمد شاہ صاحب جامع السیّدات اور قبلہ والدم السیّد النّسابہ گل حسن شاہ المعروف میاں شاہ موسوی المشہدی مظفرآبادی وہ قابلِ ذکر افراد ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ انسابِ سادات پر بہت سا کام ہوا بلکہ سادات کا نسب دست بردِ زمانہ سے محفوظ رہا مگر بدقسمتی سے ان میں سے کسی کا کام بھی منظرِ عام پر نہ آسکا۔

عصر حاضر میں تو نسب کی اہمیت ہی ختم ہوکر رہ گئی بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو نسب سے واقفیت اور دلچسپی رہ گئی ہے انہی میں سے جناب قمر عباس اعرجی الحسینی الہمدانی ہیں کہ جن کی کتاب المشجر کے لئے یہ مقدمہ سپرد قرطاس کیا جارہا ہے موصوف اس سے پہلے یہی کتاب دوسرے نام سے طبع کرواچکے ہیں پہلا ایڈیشن میری نظر سے گزرا دیکھ کر خوشگوار حیرت اور خوشی ہوئی کہ پاکستان میں کسی نے نسب پر کتاب لکھی اور اس میں نہ صرف یہ کہ ہندی مصادر کو بلکہ قدیم عربی مصادر کو بھی زیرِ بحث لایا گیا سادات ہمدانیہ اعرجیہ کے نسب پر اس سے پہلے کسی نے بھی اس طرح کام نہ کیا تھا جس طرح کہ موصوف نے کیا اور امید ہے کہ موصوف آیندہ بھی انساب سادات پر مفید اور تحقیقی کتب پیش کرتے رہیں گے۔

السیّد ابوزہراء فدا حسین موسوی مظفرآبادی

امین العام نقابۃ السادات الاشراف پاکستان

۳۰ اپریل ۲۰۱۴ء

پیش لفظ

قارئین اللہ پاک کی کرم نوازی سے علم الانساب میں میری دوسری کتاب جس کا نام کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر فی التفصیل انساب السادات الحسینی معہ تاریخ سادات ہمدانیہ ہے۔ میں نے مزید تحقیق کی اور امام زادہ حسین الاصغر کی اولاد پر کافی کچھ نیا اضافہ بھی کتاب کیا۔ سب سے پہلے یہ بات زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ علم نسب میں پشتوں کے حساب سے حسین الاصغر کی اولاد کس طرح جارہی ہے۔ آج دنیا میں جہاں جہاں امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کی اولاد موجود ہے۔ انہوں نے اپنے شجرے ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں پشتوں کی کمی یا زیادتی کا فرق ضرور پایا جاتا ہے۔ جو علاقائی ماحول، ثقافت، علم، اور معاشی وجوہات کی وجہ سے ممکن ہے۔ بعض علاقوں میں جلد شادی کا رواج ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی شادی 18 سال میں ہوئی اور 19 میں ایک بیٹے کا باپ بن گیا۔ تب اگر اس کے بیٹے کی بھی 18 سال میں شادی ہوئی تو اول فرد 38 سال میں دادا اور 46 یا 47 سال میں پردادا بن جائے گا۔ ایسا آج کے دور میں کم ہے۔ کیونکہ معاشی نظام اسطرح کا ہے کہ پڑھنے لکھنے کے بعد نوکری اور پھر شادی تک لڑکے کی عمر 32 یا 34 سال تک ہوجاتی ہے۔ بعض جگہ جہاں لوگ معاشی طور پر اسودہ ہیں وہاں پر بھی شادی 24 یا 25 سال میں ہوتی ہے۔ مگر سابقہ زمانہ میں یعنی 1700 سے 1950 تک اور اس پہلے جلد شادی کرنے کا رواج ہی تھا۔ مذہبی طور پر بھی شادی جلد کرنے کے احکام ہیں۔ ایسی صورت میں پشتوں کے زیادہ ہونے کا احتمال ہے۔ دوسری صورت ثقافت کی ہے۔ کچھ لوگ اپنی خاندانی ثقافت کے طور پر بچوں کی شادیاں جلد کردیتے ہیں۔ تاکہ وہ برائی کی جانب راغب نہ ہوسکیں اور پھر ان کے بچوں کی شادیاں بھی جلد ہوجاتی ہیں۔ اسطرح بڑے بیٹے کی اولاد جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور نسل زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر شادیاں تاخیر سے ہوتی ہیں اور اولاد بھی تاخیر سے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک ہی نسل کی پشتیں کم یا زیادہ ہوسکتی ہیں۔ مسٹر جارج اپنی کتاب ہسٹری آف دی فیملی میں لکھتا ہے۔ ایک صدی میں پانچ پشتیں ہوسکتی ہیں اور ایسا ممکن بھی ہے۔ اب امام زادہ حسین الاصغر کی اولاد کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ امام زادہ حسین الاصغر سے لیکر ہم ہمدانی اور دوسرے سادات تک پشتیں 43، 44، 45 ہوتی ہیں۔ جبکہ یہ ان کے بیٹے عبیداللہ الاعرج کے ہیں۔ امام زادہ حسین الاصغر کے دوسرے بیٹے حسن الدکہ کی اولاد سے پشتیں 35، 36، 37، بنتی ہیں۔ جو کہ سادات مرعشیہ ایران میں مقیم ہیں۔ اسی طرح علی بن حسین الاصغر کی اولاد جو ہندوستان میں ان کی پشتیں بھی 42، 43، بنتی ہیں۔ عبیداللہ الاعرج کے بیٹے جعفر الحجہ سے ہمدانی سادات کا نسب ملتا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے ابومحمد الحسن کی اولاد جو کہ مدینہ، مصر اور عراق میں آباد ہے کی بھی اوسط پشتیں 42 سے 45 ہیں۔ اب ہم ہمدانیوں میں علی گڑھ کی سادات کا جائزہ لیتے ہیں۔ جن کی پشتیں سید عزیز الدین حسین کے شجرے تک 44 بنتی ہیں۔ ان میں بعض افراد کے شجرے مکمل دستیاب نہ ہوسکے۔ تاہم 38 سے 44 تک ان کے شجروں کی پشتیں ہیں۔ پھر عبداللہ العققی بن حسین الاصغر کی اولاد سے ایران میں سادات میگون کی اوسط پشتیں 41 ہیں۔ تاہم سادات ہمدانیہ جو جعفر الحجہ کے چھوٹے بیٹے حسین کی اولاد سے ہیں اور ان کے بڑے بیٹے حسن کی اولاد جو مدینہ میں ہے کی پشتیں متفق ہیں۔ بعض نسابین کے نزدیک 46 یا 47 پشتیں مقبول ہیں۔ اور کم سے کم 30 اور 31 تاہم بعض حضرات 49 اور 50 کے قائل بھی ہیں۔ سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر کی اوسط پشتیں 41، 42 ہیں اور سادات ہمدانیہ مقبوضہ کشمیر کی اوسط پشتیں 35 سے 37 ہیں۔ اب ہم سادات ہمدانیہ جو شاہ بلاول کی اولاد ہیں کا جائزہ لیتے ہیں۔ شاہ بلاول پر تحقیق کرنے والے سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ کے مطابق آپ 1715 میں انتقال فرما گئے۔ جو تواریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے پوتے بھی شادی شدہ تھے اور صاحب اولاد تھے۔ اس حساب سے آپ کے انتقال سے اب تک تین صدیاں بنتی ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کی اولاد میں زیادہ سے زیادہ 13 یا 14 پشتیں ہونی چاہیں۔ فی زمانہ کے حساب سے آپ مولا علیؑ کی 33 ویں پشت میں سے تھے۔ اس سے زیادہ پشتوں کا ہونا درست ثابت نہیں ہوتا۔ بعض جگہ سادات نے شجرے نقل کرنے میں بھی پشتوں کا غلطی سے اضافہ کردیا ہے۔ جو نقل درنقل اب بھی ویسے ہی ہے۔ پاکستان وہند میں علم الانساب کا مستقل کوئی ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ اب علم الانساب کی ان اضافی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس بار ہماری تحقیق میں رہیں۔ کتاب المعقبین از سید یحییٰ نسابہ۔ منتقلہ الطالبیہ از ابن سید قاسم الرسی۔ شجرہ طیبہ از سید فاضل الموسوی الصفوی۔ مناہل الضرب از سید جعفر الاعرجی۔ المعقبون از سید مہدی رجائی۔ صحاح الاعقاب از سید نبیل الاعرجی۔ تہذیب الانساب از شیخ شرف العبید لی۔ ورود سادات در افغانستان از مروج بلخابی۔ نسب نامہ سادات جلالیہ ہمدانیہ از سید مکرم حسین مجتہد۔ اشجار الکمال از سید کمال الدین حسین ہمدانی۔ کتاب الروض والمطار۔ اب میری سادات عظام سے گزارش ہے کہ اپنی بیٹیوں کی شادیاں سادات خاندانوں میں ہی کریں اور اس طاغوتی دور میں اپنے اسلاف کی روایات کو محفوظ رکھیں۔

والسلام

النسابہ المحقق سید الشریف قمر عباس الاعرجی الہمدانی

نقیب سادات الاشرف پاکستان

فہرست

شجرہ نسب مؤلف

(1) سید قمر عباس شاہ الاعرجی الھمدانی بن
(2) سید اظہر حسین شاہ حسینی الھمدانی بن
(3) سید فضل حسین شاہ بن
(4) پیر سید محمد شاہ سادس بن
(5) پیر سید حیدر شاہ سرکار بن
(6) غوث زمان باوا سید سخی گل حسن شاہ ھمدانی بن
(7) سید انور شاہ ھمدانی بن
(8) سید شاہ عبداللہ ثانی بن
(9) سید شاہ عبدالھادی بن
(10) سید شاہ عبداللہ ھمدانی بن
(11) سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن
(12) سید شاہ اسماعیل ھمدانی بن
(13) سید شاہ زبیر ھمدانی بن
(14) سید شاہ نوراللہ ھمدانی بن
(15) سید شاہ فتح اللہ ھمدانی بن
(16) سید شاہ حسین ھمدانی بن
(17) سید شاہ محمود ھمدانی بن
(18) سید جمال الدین حسین بن
(19) سید علی المعروف میر سیاہ پوش بن
(20) سید احمد کبیر الدین بن
(21) سید نورالدین کمال بن
(22) سید شاہ احمد قتال بن
(23) میر سید حسن ھمدانی بن
(24) میر سید محمد ھمدانی بن
(25) قطب الاقطاب میر سید علی ھمدانی المعروف شاہ ھمدان بن
(26) سید شاہ امیر شہاب الدین سیاہ بزاش بن
(27) میر سید محمد الباقر حسینی بن
(28) میر سید علی الاکبر الوندی بن
(29) میر سید یوسف الحسینی بن
(30) میر سید محمد شرف الدین بن
(31) میر سید محمد محبّ اللہ بن
(32) ابوالکامل میر سید جعفر بلخی بن
(33) میر سید عبداللہ بلخی بن
(34) میر سید محمد اول جلا آبادی بن
(35) ابوالقاسم میر سید علی جلا آبادی بن
(36) ابوعلی حسن الامیر بن
(37) اباعبداللہ الحسین بن
(38) امام زادہ جعفر الحجۃ بن
(39) امام زادہ ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن
(40) امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن
(41) امام علی زین العابدین السجاد علیہ السلام بن
(42) سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن
(43) امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، تعریف اور ستائیش کے لائق وہ ذات برتر ہے، جس نے انسان جیسی بے ذکر مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کو بولنا، سننا اور دیکھنا سکھایا۔ اس کو علم دیا، تا کہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو جان سکے اور اس کی نشو و نما کے لیے تمام اسباب مہیا کیے، حتیٰ کہ اس کی تعلیم و تربیت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور انسان کی پہچان کے لیے اس کے قبائل بنائے تا کہ وہ پہچانا جائے۔ اللہ نے روئے زمین پر تمام بنی آدم علیہ السلام میں سے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد کو منتخب فرمایا، جیسا کہ اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے: ''ابراہیم نے خالق سے عرض کی کہ میری ذریت اور اولاد کو بھی ایسا ہی بنا دے اللہ نے فرمایا میرا عہد ہے تیرے ان فرزندوں کو نہ پہنچے گا جو ظالم ہوں گے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خطاب کرتا ہے اور احسان کے طور پر فرماتا ہے کہ میں نے تجھے خلائق کا امام اور پیشواء بنایا تب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے مذکورہ بالا دعا فرمائی جو قرآن مجید میں مرقوم ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے بنی نوع انسان میں سے اولاد ابرہیم کو منتخب کیا اور ان کو فضیلت بخشی اس کے بعد اللہ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام کو بنی ابراہیم میں سے منتخب کیا اور دوسروں پر فضیلت بخشی۔

واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے بنی کنانہ کو منتخب فرمایا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے۔'' (1) یعنی بنی ہاشم کو تمام اولاد اسماعیل علیہ السلام پر برتری دی گئی اور بنی ہاشم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے بڑھ کر فضیلت دی گئی اور اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بنی فاطمہ سلام اللہ علیہ کو سب سے زیادہ عزت اور بزرگی حاصل ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ سے چلا او قیامت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے جاری رہے گی اور اس نسل کو اللہ نے تمام بنی نوع انسان میں عزت اور بزرگی عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان تمام خاندانوں میں سے بہتر اور افضل ہے۔

مطب بن ابی وداعۃ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے خلقت کو پیدا کیا پس مجھ کو افضل مخلوق (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں۔'' (2) اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیائے کرام کی اولادوں سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں رکھی اور میری اولاد علی کے صلب میں رکھی۔'' (3,4,5,6,7,8) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جو بنی فاطمہ سلام اللہ علیہ ہیں قیامت تک جاری رہے گی۔ اور ان کی محبت امت پر فرض ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تمنا قرآن پاک میں اس طرح ہے: ''یعنی اے رسول کہہ دیجئے! میں تم سے کارِ رسالت نہیں مانگتا مگر میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔'' ریان بن صلت سے مروی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں تھے اور مرو میں مامون الرشید کے دربار میں گئے وہاں علمائے خراسان اور علمائے عراق جمع تھے تب امام علی رضا علیہ السلام سے سورۃ فاطر کی ایک آیت کے بارے میں مامون الرشید نے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے: ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَ﴾ (سورۃ فاطر 35:32) ''پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کیا۔'' اس پر حاضرین علما نے کہا کہ بندوں سے مراد امت محمدی ہے جب کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس سے مراد عترتِ رسول یعنی اولاد رسول ہے۔'' (9,10)

یہ سادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار اور قرابت دار ہیں۔ محی الدین ابن العربی تفسیر ابن العربی جلد دوم صفحہ نمبر 432 میں آل محمد علیہ السلام کا تعین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی محبت اور مودت ہم پر واجب کی گئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ علی، فاطمہ، حسن، حسین اور ان کی اولاد ہیں۔'' (11) اور الہامیہ شرح ہدایۃ النحو کے صفحہ نمبر 10 میں ہے: ''آل دو قسم پر ہے حسبی اور نسبی اور درود شریف میں آل نبی ہے جو ہمارے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان وسیلہ ہے۔'' (12) اسی لیے سادات بنی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ پر صدقہ حرام ہے اور اس کو محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے: ''سید وہ ہے جس پر روز قیامت تک صدقہ حرام ہے۔'' (13) ایک اور جگہ پر بیان ہے: ''حضرت امام حسن اور امام حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد کے لیے سیادت مخصوص ہے ان کی اولاد سے مرد ہوں یا عورت ہوں وہ قیامت تک سید رہے گا اور ساری کائنات پر ان کی تعظیم ہمیشہ کے لیے واجب ہے۔'' (14)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان کے ساتھ محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کے ساتھ محبت رکھ اور جوان کے ساتھ محبت کرے اس کے ساتھ محبت رکھ۔'' (15,16,17,18) اور اسی طرح بہت سی جگہوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہ السلام کو خصوصی طور پر یاد رکھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد قیامت تک امام حسنین کریمین علیہ السلام سے جاری رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کی شان میں یہ بھی فرمایا ہے: ''حسن اور حسین اہل جنت کے سردار اور رئیس ہیں اور یہ اپنے والد کے ہمراہ سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔'' اور حسنین کریمین علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہونا قرآن پاک سے بھی ثابت ہے: ﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءنَا وَأَبْنَاءكُمْ وَنِسَاءنَا وَنِسَاءكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (آل عمران 3:61) ''پس جو کوئی اس باب میں تیرے پاس علم آنے کے بعد جھگڑا کرے پس کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔'' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہ السلام کو طلب کر کے فرمایا: ''یہ میرے اہلبیت ہیں۔'' (19,20) اس آیت سے بڑھ کر اہلبیت کے افضل ہونے پر اور قوی دلیل کیا ہو سکتی ہے اور اہلبیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام، جناب بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہ السلام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد مباہلہ کے وقت ایک پہلو میں امام حسن علیہ السلام اور دوسرے پہلو میں امام حسین علیہ السلام کو لیا آگے جناب علی کرم اللہ وجہہ پیٹھ کے پیچھے جناب بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ کو جگہ دی پس معلوم ہوا کہ حق سبحانہ نے علی المرتضیٰ علیہ السلام کو نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد (حسن و حسین علیہ السلام) کو اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اور رسول کی بیٹی کو نساء فرمایا ہے۔ (21,22) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور مومنین کے حاکم اور سرداران میں سے ہی ہوں گے۔'' (23) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اولاد مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں یعنی میں، علی، حمزہ، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔'' (24)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک قرآن جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اہلبیت یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر دونوں میرے پاس وارد ہوں گی۔'' (25) ایسی ہزاروں حدیثیں ہیں جو اہلبیت کی شان میں بیان کی گئیں جن کو اہل اسلام نے اپنی معتبر کتابوں میں نقل کیا ہے

تاریخ علم الانساب

علم الانساب یعنی نسب دانی کا علم اہل عرب میں شروع سے ہی رہا ہے۔ دنیا کی باقی اقوام سے اہل عرب کو یہ امتیاز شروع سے حاصل رہا ہے کہ ان میں نسب جمع کرنا اور ان کو کتابی شکل میں محفوظ رکھنا چلا آ رہا ہے، جبکہ دنیا کی دیگر اقوام کے حالات اور شجرے اس طرح سے نہیں ملتے۔ یہ شرف اہل عرب کو حاصل ہے کہ نسل در نسل ہر شجرہ محفوظ رکھی جاتی ہے تا کہ آنے والی نسلوں تک ان کے اسلاف کی تفصیل پہنچ سکے۔ یہ خصوصیت آل اسماعیل میں شروع سے رہی ہے۔ اہل عرب میں با قاعدہ لکھی جانے والی انساب کی کتابیں تو بہت ہیں لیکن ان میں اول کون سی ہے اس بارے میں اختلاف ہے، کیونکہ اس وقت قلمی نسخے ہوتے تھے اور کئی نسخے گردش زمانہ کی نظر بھی ہو جاتے تھے۔ تاہم پھر بھی چند نام قابل ذکر ہیں۔ ان میں ابی المنذر رہشام بن محمد السائب الکلبی (المتوفی 204 یا 206 ہجری) کی کتاب جمہرۃ الانساب (26) مشہور ہے۔ جس میں اہل عرب کے شجرے ہیں، لیکن ابن الندیم اور دیگر علما ان سے قبل بھی کچھ علمائے انساب کا ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں۔ محمد بن السائب الکلبی (146 ہجری) ابو مخنف لوط بن یحییٰ الکلبی (اوسط قرون دوئم) ابو الیقظان سحیم بن حفض یا عامر بن حفض (190 ہجری) ابن ابی مریم مورج بن عمرو السدوسی (195 ہجری) ابی المنذر رہشام بن محمد السائب الکلبی (204 یا 206 ہجری) مصعب بن عبداللہ الزبیری اور ھیشم بن عدی (207 ہجری) اور ابوالحسن علی بن محمد المدائنی (215 ہجری) زبیر بن بکار قریشی (235 ہجری) خلیفہ بن شباب الاصفری (240 ہجری) ہیں۔ (27) اور یہ نام بالترتیب زمانہ ہیں۔ ان میں بعض کتابیں عرب میں مشہور ہیں، جیسے زبیر بن بکار قریشی کی کتاب ''نسب القریش'' اس کے علاوہ مبرد کی کتاب ''نسب عدنان وقحطان'' اور بلازری کی کتاب ''الانساب الاشرف'' قابل ذکر ہیں۔ لیکن یہ کتابیں عرب اور دیگر اہل قریش اور بنی عدنان کی تفصیل پر مشتمل ہیں جبکہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کی اولاد کا شجرہ جس پر اول کتاب تحریر کی گئی اور جو بعد میں لکھی جانے والی علم الانساب کی تمام کتابوں کے لیے مشعل راہ ہے وہ سید ابی الحسین یحییٰ نسابہ بن ابو محمد الحسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام ذین العابدین علیہ السلام بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے لکھی جو تیسری صدی کی کتاب ہے۔ (28) آپ ہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے آل محمد کے نسب کو لکھا۔ (29) آپ نے سب سے پہلے آل ابی طالب کے شجرے اکھٹے کئے۔ (30)

مندرجہ ذیل کتابوں کے مطالعہ کے بعد کتاب ہذالکھی گئی

(1) کتاب سر الانساب العلویہ: علامہ النسابہ شیخ ابی نصر سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ بخاری۔ المتوفی بعد سن 341 ہجری نجف الاشرف

(2) کتاب منتقلة الطالبیہ: علامہ نسابہ الشریف ابی اسماعیل سید القاسم الرسّی بن ابرہیم طباطبا بن اسماعیل الدیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن المثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام۔ 5 صدی ہجری، غری شریف

(3) کتاب الشجرہ المبارکہ فی النساب الطالبیہ: علامہ امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر الکبیر مکتبہ جامع السلطان احمد الثالث فی استنبول۔ المتوفی سن 606 ہجری

(4) کتاب الحجة علی الذاهب الیٰ تکفیر ابی طالبؑ: تالیف النسابہ الجلیل سید شمس الدین علی فخار بن معد الموسوی۔ المتوفی سن 630 ہجری النجف الاشرف۔

(5) کتاب غایة الاختصار فی البیوتات العلویہ المحفوظة من الغبار: تالیف علامہ نسابہ الشریف تاج الدین بن محمد بن حمزہ بن زہرہ الحسینی الحلبی۔ المتوفی بعد سن 753 ہجری

(6) کتاب عمدة الطالب الکبریٰ: للنسابة الشہیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشہیر با بن عنبة۔ التوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(7) کتاب عمدة الطالب الوسطی: للنسابة الشہیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشہیر با بن عنبة۔ المتوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(8) کتاب عمدة الطالب الصغریٰ: للنسابة الشہیر فی الآفاق سید جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن عنبة الحسنی الشہیر با بن عنبة۔ المتوفی 828 ہجری نسخہ قم، ایران

(9) کتاب المشجر الکشاف الأصول السادة الأشرف: بحر الانساب علامہ نسابہ جلیل سید محمد بن احمد بن عمید الدین علی الحسینی النجفی۔ المتوفی دسویں صدی ہجری (طبع مصر سن 1356)

(10) کتاب سراج الانساب در زبان فارسی: علامہ النسابہ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن کیا گیلانی مدفن نجف الاشرف۔ المتوفی دسویں صدی ہجری

(11) کتاب تحفة الازحار و زلال الانہار فی نسب ابناء الائمة الاطہار: علامہ سید ضامن بن شدقم بن علی بن سید حسن النقیب بن علی بن حسن بن علی بن شدقم الحسینی اشدقی العبید لی۔ المتوفی گیارہویں صدی ہجری نسخہ قم لائبریری شہاب الدین نجفی مرعشی۔

(12) کتاب شجرة الاولیاء فی تواریخ الانبیاء الیٰ خاتمهم والاوصیاء الیٰ قائم مشجراً: علامہ نسابہ سید احمد بن محمد الحسنی الاردکانی یزدی۔ سن تالیف کتاب 1244 ہجری نسخہ محفوظات قم نجفی مرعشی

(13) کتاب الاساس الانساب الناس: تالیف سید جعفر الاعرجی الحسینی البغدادی۔ طباعت اول 1428 ہجری نسخہ قم کتاب خانہ نجفی مرعشی اور مکتبہ ابوسعیدة الوثا نقیة عامہ نجف الاشرف محفوظ ہے

(14) کتاب مناهل الضرب فی الانساب العرب: علامہ نسابہ سید جعفر الاعرجی الحسینی البغدادی۔ المتوفی چودھویں صدی ہجری

(15) کتاب منیة الراغبین فی طبقات النسابین: علامہ نسابہ سید عبدالرزاق آل کمونہ الحسینی النجفی۔ المتوفی 1390 ہجری

(16) کتاب مشاهد العترة الطاهرة بیروت: سید عبدالزاق آل کمونہ الحسینی النجفی۔ المتوفی 1390 ہجری

(17) طبقات النسابین: علامہ نسابہ سید شہاب الدین نجفی مرعشی۔

(18) کتاب سالار عجم: مؤلف سید عبدالرحمٰن ھمدانی بن سید محمد شاہ ھمدانی۔ طباعت دوم جنوری 1990 عیسوی

(19) انساب الطالبین: مؤلف ڈاکٹر عبدالجواد 1379-1307 ہجری

اس کے علاوہ بھی چند کتابوں کا غور سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ جن میں کنز الانساب، ریاض الانساب، کنز السادات، گلزار شمس اور چند دوسری کتابیں شامل ہیں جن میں سادات عابدیہ، حسینیہ الاعرجیہ الحمد انیہ کا تذکرہ موجود ہے۔

آقائے نامدار رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہاں کے سردار سرور کونین محبوب رب المشرقین والمغربین ہیں اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرمایا: ''اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہ السلام تمام مخلوق کی پیدائش سے قبل اللہ کی تقدیس اور تسبیح میں مصروف تھے۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام کی بعثت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھی اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حبیب کا لقب دیا جو تمام انبیائے کرام سے بڑھ کر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا: ''ہم سب سے آخر ہیں اور سب سے پہلے ہیں۔''(31) اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں بنی آدم میں سے سابق (پہلا) ہوں۔''(32) اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: ''اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کب لازم کی گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ان کی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔''(33) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم انسانیت کو راہ راست پر لانے اور حق اور اعتدال کی جانب دعوت دینے کے لیے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت 17 ربیع الاول کو ہوئی جبکہ دوسری روایت 12 ربیع الاول کی بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ مبارک درج ذیل ہے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ علیہ السلام بن عبد المطلب علیہ السلام بن ہاشم بن مناف بن قصی (قریش) بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن اشرع بن ارغو بن قائع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام) بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام(34)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف ہے اور یہ تمام افراد خدا پرست تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دادا کے متعلق فرمایا نیز جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''حضرت عبدالمطلب نے زمانہ جہالیت میں پانچ طریقے مقرر کیے تھے اور اللہ نے ان کو اسلام میں جاری فرمایا۔ (1) عبدالمطلب نے باپوں کی بیویاں بیٹوں پر حرام رکھ دیا پس اللہ نے اس کے موافق آیت نازل کر دی ''جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح مت کرو۔'' (2) عبدالمطلب نے کہیں سے کوئی مال پایا تو اس میں سے پانچواں حصہ نکالا اور اسے راہ خدا میں تصدیق کیا پس اللہ نے آیت نازل فرمائی: ''یعنی معلوم کرو کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔'' (3) جب عبدالمطلب نے چاہ زم زم کو کھودا تو اس کا نام سقائیۃ الحجاج رکھا اور اسی لیے اللہ نے بھی ایسا ہی کہا (4) آدمی کے قتل میں خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کئے (5) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی عبدالمطلب نے سات شوط مقرر کئے اور اللہ نے اس کو اسلام میں جاری فرمایا۔''(35) اس کے علاوہ ایک اور حدیث بھی ہے جو امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا: ''عبدالمطلب جوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کرتے تھے اور نہ بتوں کو پوجتے تھے اور جو جانور بتوں کے استھان اور ان کے نام پر ذبح ہوتا اس کو نہ کھاتے تھے اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے۔''(36) اس کے علاوہ ایک اور روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ''جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروردگار بعد تحفہ درود وسلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش دوزخ کو حرام کر دیا اس پشت پر جس نے تم کو اتارا اور شکم پر جس نے تم کو اٹھایا اور اس گود پر جس نے تمہاری پرورش اور کفالت کی۔''(37,38) یعنی حضرت عبداللہ علیہ السلام، بی بی آمنہ علیہ السلام اور حضرت ابوطالب علیہ السلام اس کے علاوہ آپ کے بارے میں ایک اور روایت ہے ابن الہیثم سے مروی ہے کہ میں نے علی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوطالب تمام احوال میں عبدالمطلب کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کر گئے اور وصیت فرمائی کہ مجھے عبدالمطلب کی قبر میں دفن کرنا پس (میں علی) نے وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی وصیت کے موافق عمل کرو۔'' راوی کہتا ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے ان کو غسل دیا کفن پہنا کر حجون قبرستان میں لے گئے عبدالمطلب کی قبر کو کھودا تختہ اٹھایا تو ان کا منہ قبلہ کی جانب تھا یہ حال دیکھ کر میں نے اللہ کی حمد وثناء کی اور تختہ اوپر رکھ دیا اور وہ یعنی ابوطالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیاء تھے۔(39)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ ازواج مطہرات تھیں مگر دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہ السلام سے باقی رہی اور یعنی کہ بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہ سے آگے بڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا سلسلہ چلا اور الحمد اللہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا یعنی کثرت اولاد کی بشارت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو بے اولاد اور بے نشان بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوف فرمایا: ''تمام نسب قطع ہو جائیں گے مگر میرا نسب قیامت تک جاری وساری رہے گا۔'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال 63 سال کی عمر مبارک میں اس دنیا سے پردہ کیا۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام 13 رجب المرجب 30 عام الفیل بروز جمعۃ المبارک کعبہ کے اندر متولد ہوئے آپ کی والدہ بی بی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں اور آپ علیہ السلام کے والد حضرت ابو طالب علیہ السلام بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تھے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابو الحسن تھی آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی، داماد اور اول مددگار اور ایمان لانے والے بھی ہیں، حسنین کریمین علیہ السلام کے پدر بزرگوار بھی ہیں۔ آپ علیہ السلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اور دوسری جگہ فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' آپ علیہ السلام نے ہی عمرو ابن عبدود کو خندق میں، حارث اور مرحب کو خیبر میں واصل جہنم کیا۔ جو شان اسلام میں آپ کی ہے وہ کسی کی نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام جیسا سسر کسی کو نہیں ملا، آپ علیہ السلام جیسی بیوی کسی کو نہیں ملی اور آپ علیہ السلام جیسے بیٹے بھی کسی کو نہیں ملے۔ آپ علیہ السلام اخلاق اور عادات میں انبیائے کرام کی سیرتوں کے پیکر تھے کیونکہ آپ علیہ السلام کی پرورش خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے تمام زندگی رضائے الٰہی میں گزار دی۔ آپ علیہ السلام 63 سال کی عمر مبارک میں مسجد کوفہ میں بروز 19 رمضان 40 ہجری عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی کی ضرب سے زخمی ہوئے اور 21 رمضان کو شہید ہو گئے۔ آپ علیہ السلام کا مزار اقدس نجف الاشرف عراق میں مرجع الخلائق ہے۔ آپ علیہ السلام نے بی بی فاطمہ الزہرہ علیہ السلام کی پردہ داری کے بعد بھی عقد فرمائے جن سے اولاد چلی اور تفصیل درج ہے:

(1) اولاد از بی بی فاطمہ الزہرہ علیہ السلام: امام حسن، امام حسین، بی بی زینب، بی بی ام کلثوم، شہزادہ محسن (شہید) علیہ السلام

(2) اولاد از ام البنین علیہ السلام بنت حترام بن خالد بن جعفر بن ربیع کلابی: ابوفضل العباس علیہ السلام، عبداللہ، عثمان، جعفر

(3) اولاد از اسماء بنت عمیس: یحییٰ

(4) اولاد از ام حبیبہ بنت ربیع الثعلبیہ: بی بی رقیہ

(5) اولاد از حور بنت ابی العاص بن ربیع: ام جعفر، رملۃ الصغریٰ، ام کلثوم صغریٰ، زینب صغریٰ، امامہ، جمانہ

(6) اولاد از خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن نوع الحفیہ: عون، محمد الاکبر (محمد حنفیہ)، محمد الاوسط، محمد الاصغر

(7) اولاد از احد بنت امراؤالقیس بن عول کلامیہ: عمر الاطرف

(8) اولاد از لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن ثابت بن رتقی الحنیفہ: ابوبکر، عبیداللہ

(9) اولاد از ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفی: ام الحسن، ام الحسین، ام الکرم، ام ہانی (40)

سیدۃ النساء العالمین حضرت بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا

آپ علیہ السلام کی ولادت 20 جمادی الثانی بعثت نبوی کے پانچویں سال مکہ معظمہ میں ہوئی آپ علیہ السلام کی والدہ بی بی خدیجہ الکبریٰ علیہ السلام تھیں۔ آپ علیہ السلام کے باری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور جنت میں بھی آپ عورتوں کی سردار ہیں۔'' آپ علیہ السلام کی فضیلت اس قدر تھی کہ جب آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نمودار ہوتیں تو وہ آپ علیہ السلام کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ قیامت تک آپ علیہ السلام کی اولاد جاری وساری رہے گی اور سادات عظام حسنین کریمین علیہ السلام کی اولاد آپ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہ آپ علیہ السلام ہی کا شرف ہے کہ اولاد میں آئمہ ھدیٰ، اولیائے کرام، عالم اور صالحین بہت زیادہ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے 3 جمادالثانی 11 ہجری کو بمقام مدینہ منورہ میں پردہ فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔ آپ علیہ السلام کی آخری وصیت یہ تھی: ''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے اور وہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور شہادت دیتی ہوں کہ جنت حق ہے اور اللہ تعالیٰ قبروں میں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اے علی! میں فاطمہ دختر رسول اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے میرا نکاح کیا تا کہ میں دنیا اور آخرت میں تمہاری بیوی رہوں اور تم غیر کی نسبت میرے لیے زیادہ تر اولیٰ ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا اور کفنا کر رات کے وقت مجھ کو دفن کرنا اور کسی کو خبر نہ دینا میں تم کو اللہ کے سپرد کرتی ہوں اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی سلام کرتی ہوں۔ (41)

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 15 رمضان 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابو محمد، لقب مجتبیٰ، والدہ بی بی فاطمہ بنت رسول اللہ علیہ السلام اور والد علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے۔ آپ علیہ السلام علم، حلم اور خلق وخو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہہ تھے۔ آپ علیہ السلام بہت سخی اور مہمان نواز تھے۔ آپ علیہ السلام کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ تمام غرباء آ کر سیر ہوتے تھے۔ مسافروں، یتیموں اور قیدیوں کے لیے سائبان رحمت تھے۔ آپ علیہ السلام کی عنایتوں کا سلسلہ بہت دراز تھا۔ آپ علیہ السلام کی شہادت 47 سال کی حیات مبارک میں جعدہ بنت اشعث کندی کے زہر دینے سے 28 صفر المظفر 50 ہجری کو ہوئی آپ کا مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔ آپ کی اولاد میں زید، حسن المثنیٰ، عمر، عبدالرحمٰن، حمزہ، قاسم، ابوبکر، اسماعیل، یعقوب، حسین، عبداللہ، بی بی فاطمہ، طلحہ، رقیہ اور ام سلمٰی شامل ہیں۔(42)

امام حسنؑ کی اولاد میں سے دو بیٹوں کی اولاد مشہور ہے۔ اول زید بن امام حسنؑ اور دوسرے حسن المثنیٰ۔ اول ہم زید بن امام حسنؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہیں۔ زید کی والدہ ام بشیر فاطمہؓ بنت ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبۃ الانصاری (43)۔ زید بن امام حسنؑ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حسن تھا۔ ان کی والدہ ام الولد تھیں۔ حسن بن زید بن امام حسنؑ کے سات بیٹے تھے۔ اول قاسم بن حسن بن زید بن امامؑ حسن۔ آپ کی والدہ ام سلمہ بنت حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امامؑ حسن تھیں۔ آپ کے تین بیٹے۔ عبدالرحمان، محمد اور حمزہ تھے۔ محمد بن قاسم بن حسن بن زید بن امامؑ حسن کی والدہ امامہ بنت صلت بن ابی عمرو بن ربیہ من ثقیف تھیں۔ عبدالرحمان بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کی والدہ ام ولد تھیں۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ محمد، علی اور جعفر۔ محمد کی والدہ سکینہ بنت عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر تھیں۔ جبکہ جعفر کی والدہ ام حسن بنت حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علیؑ۔ دوئم ابراہیم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔ آپ کی والدہ ام القاسم بنت جعفر بن حسن مثلث بن حسن بن حسن بن علیؑ تھیں۔ آپ کا ایک بیٹا محمد اور محمد کا ایک بیٹا حسن تھا۔ جس کی والدہ ام سلمہ بنت عبدالعظیم بن عبداللہ الشدید بن علی تھیں۔ سوئم زید۔ چہارم علی۔ پنجم عبداللہ۔ ششم اسماعیل۔ ہفتم اسحاق یہ سب حسن بن زید امام حسنؑ کے بیٹے تھے۔ اوران کی مائیں ام ولد تھیں۔

امام حسنؑ کے دوسرے بیٹے حسن مثنیٰ تھے۔ جن کی والدہ حولہ بنت المنظور بن زبان بن سیار بن عمرو بن جابر الفذاری (44)۔ آپ کے پانچ بیٹے تھے۔ حسن مثلث، عبداللہ المحض، ابراہیم الغمر، جعفر اور داود تھے۔ اول حسن المثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔ آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔ آپ کا ایک بیٹا علی تھا۔ علی کی والدہ ام عبداللہ بنت عامر بن عبداللہ بن بشر کلابی تھیں۔ آپ کے دو بیٹے حسن اور حسین تھے۔ حسن اور حسین کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن امام علیؑ اور حسین نے خلیفہ ھادی کے خلاف خروج کیا۔ جو جنگ فخ کے نام سے مشہور ہے۔ دوئم عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔ آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔ آپ کے آٹھ بیٹے تھے۔ جن میں محمد نفس زکیہ، ابراہیم، اور موسیٰ الجون، کی والدہ ہند بنت ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ تھیں۔ ادریس اور سلیمان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالملک بن حارث بن خالد بن عاص بن ہشام بن المغیرہ مخزومی تھیں۔ حسن، عبداللہ اور یحییٰ کی والدہ قریبہ بنت دکیح بن ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ بن الاسود تھیں۔ جبکہ موسیٰ کی والدہ ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابوبکر بن ابی قحافہ تھیں۔ سوئم ابرہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن۔ آپ کی والدہ فاطمہ صغریٰ بنت امام حسینؑ تھیں۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ علی، اسحاق اور اسماعیل۔ چہارم جعفر بن حسن المثنیٰ آپ کی والدہ ام ولد تھیں۔ اولاد میں دو بیٹے عبداللہ اور حسن مشہور ہیں۔ حسن کی والدہ عائشہ بنت عوف بن حارث بن طفیل بن عبداللہ ازدی تھیں۔ پنجم داوٗد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن۔ آپ کی والدہ ام ولد تھیں اور اولاد میں دو بیٹے عبداللہ اور سلیمان تھے۔

حسنی سادات جو منصور دوانقی کی عہد میں شہید ہوئے

(1) ۔ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علیؑ مدینہ میں اور (2) ابراہیم بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کوفہ کی قریب خمری نامی علاقہ میں 145 ہجری کو

شہید ہوئے۔ اس جنگ کی وجہ سے محمد نفس زکیہ کی اولاد کو بھی قتل کیا گیا۔ جن میں (3) علی بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو مصر میں قتل کیا (4) موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کو جزیرہ میں قتل کیا (5) عبداللہ الاشتر بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو کابل میں قتل کیا اور بعض روایات میں ہے کہ سندھ میں قتل کیا۔ (6) حسن بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض کو یمن میں قتل کیا گیا۔ (45)

منصور کی زمانے میں جن سادات حسن المثنیٰ بن امام حسنؑ کو قید کیا اور قید میں شہید ہو گئے۔

(1) عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علیؑ (2) ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (ان کو زندہ دفن کر دیا گیا)۔ (3) حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (زندان میں وفات پائی) (4) علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (قید میں وفات پائی) (5) یعقوب بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن (زندان میں وفات پائی) (6) عباس بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ (زندان میں وفات پائی) (7) عبداللہ بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ (زندان میں وفات پائی)

عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے ساتھ جو قید ہوئے

(1) سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالب (2) حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (3) اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن بن امام حسنؑ (4) علی بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (5) علی بن عباس بن حسن مثلث بن امام حسنؑ (46)

ھادی بن مہدی بن منصور کے زمانے میں سادات نے مقام فخ پر خروج کیا اور درجہ ذیل شہید ہوئے

(1) حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالب (2) سلیمان بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (3) عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ (4) حسن بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ (امان کی منادی کے بعد گرفتار ہوئے۔ بعد میں موسیٰ بن عیسیٰ نے قتل کیا) (5) عبداللہ بن حسن بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں ادریس بن عبداللہ محض فرار ہو کے مصر پہنچے وہاں صالح بن منصور کے آزاد کردہ غلام ضحاک جو محکمہ ڈاک کا افسر تھا نے انہیں تیز رفتار گھوڑے پر بیٹھا کر مغرب (مراکش) روانہ کر دیا۔ اور دوسرا بھائی یحییٰ بن عبداللہ محض فخ سے نکل کر دیلم چلے گئے۔

ابن طباطبا محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ اور ابوالسرایا سری بن منصور شیبانی نے مامون رشید کے خلاف خروج کیا اور شہید ہونے والے سادات

(1) حسن بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالبؑ قنطرۃ میں کوفہ کے قریب شہید ہوئے۔ (2) حسین بن اسحاق بن حسن بن زید بن امام حسنؑ وقعتہ السوس میں قتل ہوئے (3) محمد بن حسین بن حسن بن علی الاصغر بن امام زین العابدینؑ یمن میں قتل ہوئے۔ (4) زید بن عبداللہ بن حسن بن زید بن امام حسنؑ وقعتہ السوس میں قتل ہوئے۔ (5) علی بن حسین بن حسن بن علی الاصغر بن امام زین العابدینؑ یمن میں قتل ہوئے۔ (6) علی بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن علیؑ ابن ابی طالبؑ یمن میں قتل ہوئے (7) عباس بن محمد بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ۔ ہارون نامی شخص نے لوہے کا عمود مارا اور قتل ہوئے۔ (47)

ہارون رشید کی قید میں شہید ہونے والے سادات

امام موسیٰ کاظم بن جعفر بن محمد بن علی بن امام حسینؑ سندھی بن شاہک نے زہر دیا (2) یحییٰ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ۔ یحییٰ جنگ فخ نکل کر دیلم چلے گئے اور ہارون کے خلاف لشکر جمع کیا۔ ہارون نے امان دی اور سادات کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا۔ یحییٰ جب جنگ سے باز آئے تو ان کو قید کر کے قتل کر دیا۔ (48)

سید الشہداء امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 3 شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت فاطمہ الزہرہ علیہا السلام اور والد جناب حضرت علی علیہ السلام تھے، آپ علیہ السلام نے تمام حیات مبارک ترویج خدا پرستی میں گزاری اور حقانیت کی نصرت میں کربلا میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ شہید ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی شہادت اور قربانی کو اللہ نے قرآن میں ذبح العظیم سے تعبیر کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے عشق خداوندی میں سر کٹوا کر ثابت کر دیا کہ حق ہرگز سرنگوں نہیں ہوسکتا۔ یزید نے مکر و حیلہ سے اسلام کا نقشہ بگاڑنا چاہا مگر آپ علیہ السلام اس کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور آخروہ آپ علیہ السلام سے بیعت نہ کروا سکا۔ آپ علیہ السلام نے بنو امیہ کی بداعمالیوں کو بے نقاب کیا اور حق کو سربلند کیا۔ آپ علیہ السلام کا اسوہ مبارک امت محمدیہ کے لیے بہترین اسوہ ہے۔ جب گمراہ قوم نے آپ علیہ السلام کو تنگ کرنا شروع کیا اور بیعت کا مطالبہ کیا تو آپ علیہ السلام نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا، تا کہ شہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان کارزار نہ بنے۔ اسی سرزمین کربلا میں آپ 61 ہجری بروز جمعہ اپنے بھائی بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کی اولاد میں امام زین العابدین ،علی اکبر،علی اصغر، اور جعفر کا نام آتا ہے۔ جبکہ بیٹیوں میں بی بی فاطمہ صغریٰ، بی بی سکینہ اور بی بی فاطمہ کبریٰ کا نام آتا ہے۔ جبکہ آپ کی نسل امام زین العابدینؑ سے چلی۔

کربلا آل ابو طالبؑ سے شہید ہونے والے حضرات

(1) حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالبؑ (2) علی الاکبر بن امام حسین بن امام علیؑ (3) القاسم بن امام حسن بن امام علیؑ (4) عبداللہ بن حسن بن امام علیؑ (5) ابوبکر بن امام حسن بن امام علیؑ (6) عباس بن علی بن ابی طالبؑ جو لشکر کے علمدار اور سقائے اہلبیت تھے۔ (7) عبداللہ بن علی بن ابی طالبؑ (8) جعفر بن علی بن ابی طالبؑ (9) عبداللہ (علی اصغر) بن امام حسین بن امام علیؑ (10) محمد الاصغر بن علی بن ابی طالبؑ (11) عون الاکبر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ (12) محمد بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ (13) ابوبکر بن علی بن ابی طالبؑ (14) عثمان بن علی بن ابی طالبؑ (15) عبداللہ بن عقیل بن ابی طالبؑ (16) جعفر بن عقیل بن ابی طالبؑ (17) عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالبؑ (18) محمد بن ابی سعید بن عقیل بن ابی طالبؑ (19) عبداللہ بن مسلم بن عقیل بن ابی طالبؑ (20) مسلم بن عقیل بن ابی طالبؑ۔ سفیر امام حسینؑ (کتاب المعقبین فی ولد الامیر المومنین از سید یحییٰ نسابہ صفحہ نمبر 111، 112 نشر مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین نجفی المرعشی الدرسات التحقیق اشراف السادات قم المقدس ایران۔

امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت 15 جمادی الاول 38 ہجری کو ہوئی آپ علیہ السلام کی کنیت ابو محمد اور لقب سجاد تھا۔ آپ علیہ السلام کی عبادت کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو سید الساجدین اور زین العابدین کہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی والدہ بی بی شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن ہرمز بن نوشیروان عادل تھیں، جو کہ ایران کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ علیہ السلام کی کتاب صحیفہ کاملہ عبادت گذاروں اور صالحین کے لیے بہترین کتاب ہے۔ آپ علیہ السلام نے ساری زندگی مشکلات اور مصائب میں گزار دی۔ اپنے سامنے کربلا کے سارے مناظر دیکھے۔ اپنے عزیز و اقارب شہید ہوتے دیکھے اور خاندان نبوت کو اسیری اور مظالم برداشت کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ علیہ السلام بیبیوں کے ساتھ شام کے زندان میں قید رہے آپ گیارہ محرم کربلا سے کوفہ روانہ ہوئے۔ امام علیہ السلام نے 57 سال کی حیات مبارکہ میں 91 ہجری کو شہادت پائی۔ آپ علیہ السلام کو ولید بن عبدالملک بن

مروان الاموی نے زہر دلوایا تھا۔ آپ علیہ السلام جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ آپ علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ جن میں سے چند قابل ذکر ہیں: امام کے پردہ کرنے کے بعد ان کے فرزندوں میں امام محمد باقر علیہ السلام، عبداللہ باہر، زید، عمر الاشرف، علی اور حسین الاصغر موجود تھے۔ (49) دوسری روایت یہ ہے آپ علیہ السلام کے بیٹوں میں امام محمد باقر علیہ السلام، عبداللہ باہر، حسین لاصغر، حسن، قاسم، حسین الاکبر، علی الاصغر، زید شہید، عمر الاشرف، سلیمان اور عبدالرحمٰن ہیں۔ (50) آپ علیہ السلام کی اولاد ان چھ فرزندان سے چلی
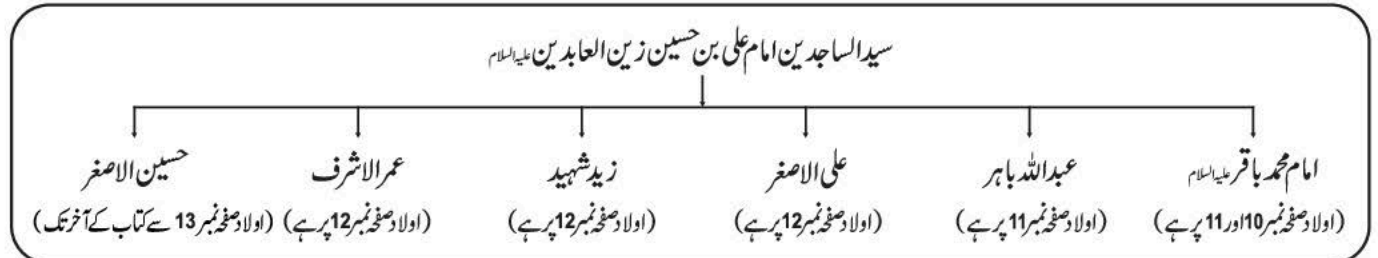
دفتر سادات العابدیہ

امام محمد الباقر بن امام زین العابدین علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت یکم رجب المرجب 57 ہجری بمقام مدینہ منورہ ہوئی آپ علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام تھیں۔ آپ علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک بن مروان نے 57 سال کی عمر میں 114 ہجری کو زہر دلوایا جس سے آپ کی شہادت ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے فرزندان میں امام جعفر الصادق علیہ السلام، علی، عبداللہ، زید اور عبیداللہ ہیں۔ (51) جبکہ آپ علیہ السلام کی اولاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیادہ مشہور ہے۔ آپ علیہ السلام کنیت ابوجعفر تھی۔

امام جعفر الصادق بن امام محمد الباقر علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 17 ربیع الاول 83 ہجری کو مدنیہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں۔ آپ علیہ السلام کا لقب صادق تھا۔ آپ علیہ السلام کو منصور دوانقی نے زہر دلوایا جس سے آپ علیہ السلام کی شہادت بتاریخ 15 شوال 148 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام بھی جنت البقیع میں مدفن ہیں اور آپ علیہ السلام کی عمر مبارک 65 برس ہے۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، عبداللہ، علی العریضی، اسماعیل، محمد الدیباج، اسحاق المؤتمن ہیں۔ (52) ان میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، علی العریضی، اسماعیل، محمد الدیباج اور اسحاق المؤتمن کی اولاد دنیا میں موجود ہیں۔

امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادق علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 7 صفر المظفر 128 ہجری کو مقام ابوہ، مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ حمیدہ بربریہ تھیں۔ آپ کو 55 سال کی عمر میں سندھی بن شاہک نے ہارون الرشید کے حکم سے زہر دیا۔ آپ علیہ السلام اس کے زندان میں قید تھے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن اور ابوابرہیم تھی۔ آپ علیہ السلام بغداد میں دفن ہوئے جو کہ بعد میں آپ علیہ السلام کی نسبت سے علاقہ کاظمین مشہور ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم المرتضیٰ، ابراہیم الاکبر، محمد العابد، عبداللہ، عبیداللہ، حمزہ، جعفر، زید النار، عباس، ہارون، حسن، حسین، اسحاق الموافق، اسماعیل، عمر، احمد، القاسم، یحییٰ، عبدالرحمٰن، محمد اور جعفر الاصغر ہیں۔ (53) آئمہ میں آپ علیہ السلام کی اولاد سب سے زیادہ ہے۔ آپ علیہ السلام کے ان فرزندان کی اولاد دنیا میں موجود ہے: امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم المرتضی، محمد العابد، عبداللہ، عبیداللہ، حمزہ، جعفر، زید النار، عباس، ہارون، اسحاق الموافق، حسن اور حسین۔

امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 11 ذیقعد 153 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کی شہادت پچاس سال کی عمر میں مامون الرشید کے زہر دلوانے سے بتاریخ 23 ذیقعد 203 ہجری کو ہوئی۔ آپ علیہ السلام کا مدفن طوس ہے جو آجکل مشہد کے نام سے ایران میں مشہور ہے۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف امام محمد التقی الجواد علیہ السلام ہیں۔

امام التقی الجواد بن امام علی رضا علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 10 رجب المرجب 195 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابوجعفر مشہور تھی۔ آپ علیہ السلام کی شہادت 25 سال کی عمر مبارک میں معتصم باللہ عباسی کے زہر دلوانے سے بتاریخ 29 ذیقعد 220 ہجری ہوئی۔ آپ علیہ السلام کا مزار آپ علیہ السلام کے دادا کے ساتھ کاظمین بغداد میں ہے۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام علی النقی علیہ السلام، محمد، موسیٰ المبرقع اور حسن ہیں۔ (54) آپ علیہ السلام کی اولاد امام علی نقی علیہ السلام اور موسی المبرقع سے چلی۔

امام علی نقی الھادی بن امام محمد تقی علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی ولادت 5 رجب المرجب 214 ہجری کو حوالی، مدینہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن، اور والدہ ثمانہ خاتون تھیں۔ آپ علیہ السلام کی شہادت 40 سال کی عمر میں معتز باللہ العباسی کے زہر دلوانے سے بتاریخ 3 رجب 254 ہجری کو سامرا، عراق میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں امام حسن

امام حسن عسکری بن امام علی نقی علیہ اسلام آپ کی ولادت 10 ربیع الثانی 232 ہجری کو مدینہ میں ہوئی والدہ حدیثہ خاتون تھیں۔ آپ کی شہادت 8 ربیع الاول 260 ہجری کو معتمد باللہ عباسی کے زہر دینے سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا امام محمد مہدی علیہ سلام ہیں

امام محمد مہدی علیہ سلام بن امام حسن عسکری علیہ اسلام آپ کی ولادت 15 شعبان 256 ہجری کو بمقام سامرہ عراق میں ہوئی آپ کی والدہ نرجس خاتون تھیں۔ آپ بحکم الٰہی غائب ہوگئے۔ اور قیامت سے قبل ظہور فرما کر دنیا سے شر وفساد کا خاتمہ کریں گے۔ صالحین تب تک آپ کے انتظار میں ہیں۔

حضرت عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ اسلام نام عبداللہ لقب باہر آپ کی خوبصورتی اور وجاہت کی وجہ سے پڑ گیا۔ آپ ولی صدقات النبی وامیر المومنین تھے۔ (55)۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ اسلام تھیں۔ (56,57)۔ آپ کی اولاد محمد الارقط سے چلی۔

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے

اولاد حضرت عبداللہ باہر

- محمد الارقط
  - عباس
  - اسماعیل
    - حسین الطفج
      - عبداللہ الاکبر
        - ابوالقاسم حمزہ ـ علی
        - زہیر ـ احمد ـ محسن
        - حمزہ ـ ابوالقاسم ـ احمد
        - ناصر الدین محمد (ان کی اولاد قم ایران میں ہے)
      - احمد الطفج (اولاد شیراز میں ہے)
      - اسماعیل الرخ
        - حسین ـ عبداللہ
          - حمزہ الاصغر (رے سے قم منتقل ہوئے) ـ علی وردار (اولاد رے اور جرجان میں ہے) ـ حسین
            - محمد الکوکبی ـ عبداللہ
            - عبدالغفور ـ عبدالحسین ـ محمد حکیم ـ عبدالرحیم ـ عبدالصبور ـ عبدالرحیم ـ علی ـ عبدالصمد ـ عبدالغفور
            - عبدالعزیز ـ عبداللہ ـ عبدالواحد ـ عبدالکریم ـ محمد علی ـ محمد ابراہیم ـ ناصر الدین ـ عبدالمطلب (58)
    - محمد
      - اسماعیل الناصب
        - محمد
      - علی
      - احمد الرخ
      - ان کی اولاد نیچے بیان ہے

اولاد محمد بن اسماعیل بن محمد الارقط بن عبداللہ باہر بن امام سجاد علیہ السلام

- احمد الرخ
  - حمزہ القمی
    - ابوجعفر محمد
    - ابوالقاسم علی (نقیب قم)
    - ابوالفضل محمد (شریف فاضل)
      - ابوالحسن علی
        - مطہر (ذوالفخر نقیب)
        - محمد الاکبر
        - علی
        - محمد
        - عز الدین یحیٰ (نقیب رے و قم خوازم شاہ نے قتل کیا)
        - محمد (والد کے قتل کے بعد بغداد منتقل ہوئے)
      - محمد
        - مرتضی
        - فخر الدین علی
  - حسن
    - احمد
    - حسن
    - احمد
    - حسین المصری (اولاد شام اور مصر میں ہے)
  - ابوعبداللہ جعفر
    - حسین
      - ابوالحسن علی
      - جعفر الاحوال
        - الحسین (علم الانساب کے ماہر تھے المعروف با بن جداع)
  - ابوجعفر محمد الکوکبی
    - علی
    - ابوالحسن احمد (نقیب النقباء بغداد در زمانہ معز الدولۃ بن بویہ)
  - عبداللہ (بنو غریق آپ کی اولاد ہے جو شام اور مصر میں ہے)
    - محمد طالوت
      - عبداللہ
      - محسن
      - عبداللہ ابی القاسم (اولاد دبلیۃ مصر میں ہے)
    - علی
      - احمد
      - یحیٰ
      - اسماعیل الکاسر
    - حسین الاحوال
      - حسن
      - ابراہیم الضریر
      - الحسن
      - محمد
      - ابراہیم المعدل (اولاد مصر میں ہے)
- علی ـ ابراہیم ـ علی ـ ابراہیم ـ خاتم ـ صالح ـ جعفر ـ موسیٰ ـ ہاشم
  - یحیٰ
    - عبداللہ
    - محمد
    - عبداللہ
    - شاہ نعمت اللہ (آپ مشائخ تصوف میں سے تھے) (59)
  - اسحاق
    - فتح
    - ابوعلی
    - موسوم الدین
    - ابوالقاسم
    - علی
    - صالح
    - ابراہیم
    - اسماعیل
    - محمد رضا (آپ فقیہ تھے کتاب فقہ الرضوی کے مصنف ہیں) (60)

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے
اولاد زید شہید بن امام سجاد علیہ السلام
یحییٰ
حسین ذی الدمعۃ
محمد
عیسیٰ موتم الاشبال
عمر — محمد — ابی عبداللہ — حسین — ابوالحسن جنیدی — زید — داؤد — حمزہ — علی — محمد — حسن — یوسف
سید محمد گیسودراز بندہ نواز — یوسف ثانی — علی — محمد
ابوالفضائل — ابوالفراح واسطی — داؤد — حسین — یحییٰ — زید سوم — عمر ابوزید — زید — علی — حسن — علی العراقی — الحسین — علی — محمد
ابوالفتح — ابوالحسن — علی — محمد — حسن فخرالدین — ھادی — حسن — سید نورحسین — سید فتح علی زیدی (مدفن درموضع سنبھرہ مظفرنگر ہندوستان)
سید سخی شاہ سفیر زیدی (دربار سوہاوہ)(61)
پیچھے صفحہ نمبر 10 سے
اولاد علی الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام
حسن الافطس
حسین
علی الحوری
عمر
عبداللہ شہید
حسن المکفوف
ان تمام حضرات کی اولاد ہے اور خاص کر کہ طبرستان مدائن میں بکثرت موجود ہے،
اولاد عمر الاشرف بن امام سجاد علیہ السلام
پیچھے صفحہ نمبر 10 سے
علی الاصغر محدث
ابوالقاسم علی (مذہب زیدیہ پر تھے)
عمر الشجری
ابومحمد الحسن داعی الکبیر
ابوجعفر محمد صوفی — جعفر — محمد — اسحاق — علی — حسن — عباس — حمزہ — علی — احمد — حمزہ
شمس الدین محمد — قاسم — محمد — حسن — محمد — احمد — محمد — عباس — عمر — اسحاق — موسیٰ
حسین — حسن — علی — محمد — احمد — ابوعلی حسین (سادات عزام کربلائے معلا ساکن سبزوار)
داعی — فضلان — داعی — احمد (نقیب قم) — محمد الشعرانی — حسن — احمد — علی — ابوعبداللہ محمد
شاہ — مجدالدین — ابوالحسن علی — صلاح الدین — محمد — عبداللطیف — نصراللہ — اسماعیل — رکن الدین علی
علی سلطان مظفرالدین شاہ قاچار — حسن — ابوالوفا — محمد — ابوالخیر — ابراہیم
احمد — جعفر — علی — محمد — مانکدیم — محمد — احمد طبری — محمد — احمد العربی — ابوجعفر محمد
یحییٰ — حسن — فخرالدین — شرف الدین علی — نظام الدین یحییٰ — احمد — عبدالعزیز — علی رضا
امیر علی رضا مشہدی — محمد رضا

دفتر العابدیہ الحسینیہ

تذکرہ امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام

آپ امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند ہیں آپ کی کنیت اباعبداللہ آپ کی والدہ بقول ابی نصر بخاری ام عبداللہ سیدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ہیں۔(62-63) یعنی آپ امام محمد باقر علیہ السلام اور عبداللہ باہر کے مادری اور پدری بھائی تھے۔ علم الانساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ کتاب ہذا کی ماخذ کتب میں جتنے نام تحریر کیے گئے ہیں ان میں آپ کا ذکر موجود ہے اور فاضل اور محدث تھے۔(64) آپ کی اولاد بزرگ اور علم شمار کی جاتی ہے۔(65) آپ خود بھی عالم فاضل، علامہ، بحرالمطمطم تھے۔(66) بقول ابی نصر بخاری آپ کی اولاد بہت زیادہ ہے۔ عراق حجاز و بلاد عجم و مغرب میں(67) اور بقول شریف موید الدین نقیب واسط آپ کی اولاد کثیر ہے۔ عراق، حجاز، شام بلاد عجم، مغرب، امراء المدینہ، ملوک رے، ملوک بلخ(68) ہے۔ آپ کی ولادت کے سن میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات بمطابق صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ نمبر 22 میں 159 سن ہجری ہے۔ جمرہ میں ابن حزم کے قول کے مطابق 157 سن ہجری بہ عمر 57 برس ان کی رحلت ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اس حساب سے ان کی ولادت 100 ہجری کو قرار پاتی ہے، لیکن یہ درست نہیں اس لیے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت 94 یا 95 ہجری میں ہوئی یعنی حسین الاصغر کی ولادت آپ علیہ السلام کی شہادت سے چند سال قبل ہی واقع ہوئی۔(69)

صاحب ''غایۃ الاختصار'' نے انہیں زاھد، عابد، محدث وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا ان کی اولاد جلیل اور باعظمت ہوئی۔ سب ان کا احترام کرتے اور ان کی اطاعت کرتے۔ انہوں نے اپنے والد محترم اور بھائی امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے احادیث کی روایت کی ہے اور انہی لوگوں نے ان سے نقل کیا ہے۔ یہ اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے عبادت کرنے میں بہت زیادہ مشابہ تھے۔ جناب طوسی نے انہیں اصحاب آئمہ سید الساجدین، امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر الصادق علیہ السلام میں شمار کیا ہے۔ شواہد النبوۃ میں حسین الاصغر بن علی بن حسین علیہ السلام سے منقول ہے: ''ابراہیم بن ہشام مخزومی والی مدینہ ہر روز جمعہ کو ممبر کے نزدیک بٹھا کر امیر المومنین کی اہانت میں زبان کھولتا اور ناسزا کہتا۔ ایک جمعہ کو مجمع کثیر مسجد میں جمع تھا۔ میں ممبر کے پہلو میں سوچتے سوچتے سو گیا دیکھا کہ قبر رسول ﷺ شق ہوئی اور اس سے ایک مرد سفید لباس پہنے نکلا اور کہنے لگا: ''اے اباعبداللہ اس شخص کی باتیں تجھ کو غمگین کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی ''ہاں'' انہوں نے فرمایا ''آنکھ کھول کر دیکھو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔'' جب میں نے آنکھ کھول کر دیکھی تو وہ ممبر سے گرا اور مر گیا۔''(70) شیخ ابوالحسن محمد بن محمد نسابہ العمری نے کتاب المجدی فی الانساب الطالبین کے صفحہ نمبر 396 پر پانچ بیٹے درج کئے ہیں جو درج ذیل ہیں: عبید اللہ الاعرج، عبد اللہ العقیقی، علی السجاد، ابو محمد حسن الدکتہ اور سلیمان۔ صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ نمبر 22، انساب الطالبین صفحہ نمبر 219 اور کتاب سراج الانساب کے صفحہ نمبر 115 پر آپ کا ذکر جس طرح کیا گیا ہے وہ آپ کی خدمت میں ایسے ہی بیان کیا گیا ہے۔

مادر حسین الاصغر ام ولد نام او سعاده[1]، وبعضی دیگر گفته‌اند : که او برادر مادر وپدری امام محمد باقر علیه السلام است، واو عفیف ومحدث وفاضل بود، وکنیهٔ او أبوعبدالله بود، وفات یافت در سنهٔ سبع وخمسین ومائه، پنجاه وهفت سال عمر او بود.

وأولاد او بزرگ وعالم بوده‌اند به حجاز وعراق وشام وبلاد عجم ومغرب.

وبه قول أبي نصر بخاری مادر او مادر امام محمد باقر علیه السلام است، ونسل او بسیاراست در عراق وحجاز وبلاد عجم ومغرب.

وازپنج پسر نسل دارد : عبیدالله الاعرج، وعبدالله العقیقی، وعلي، وحسن وسلیمان.

(۱) در عمده : ساعده.

قال: وأبو عبدالله الحسين بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام أمه أم ولد تدعى سعادة، ولا يصح قول من قال ان أمه أم عبدالله بنت الحسن بن علي بن أبي طالب عليه السلام أم أخويه محمّد الباقر عليه السلام وعبدالله الباهر. توفي الحسين الأصغر سنة سبع وخمسين ومائة وله سبع وسبعون سنة دفن بالبقيع. وانما قيل له الحسين الأصغر لأن له أخاً أكبر منه يسمى الحسين بن علي بن الحسين عليه السلام.

١. وفي «صحاح الأخبار للرفاعي، ص ٢٢»: وأما الحسين الأصغر بن الامام زين العابدين عليه السلام فهو المحدث الفاضل العلامة البحر المطمطم توفي سنة ١٥٩هـ ودفن بالبقيع وقال الشريف مؤيد الدين نقيب واسط: أما عقبه فعالم كثير بالحجاز والعراق والشام وبلاد العجم والمغرب وهم أمراء المدينة وسادات العراق وملوك الري أعقب من خمسة رجال وهم: عُبيدالله الأعرج وعبدالله وعلي والحسن أبو محمّد سليمان.

پیچھے صفحہ نمبر 10 سے

تذکرہ سلیمان بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ ام الحکم بنت سلیمان بن عاصم بن عمر بن خطاب تھیں۔(71) جبکہ بقول جمال الدین احمد آپ کی والدہ عبدۃ بنت داؤد بن امامہ بن سہل بن حنیف انصاری تھیں۔(72) ان کی اولاد کا تذکرہ بہت کم ملتا ہے۔ علمائے انساب یہ لکھتے ہیں کہ آپ کی اولاد مغرب کی جانب کوچ کر گئی۔ آپ کی اولاد مصر میں بنی فواطم سے مشہور ہے۔(73)
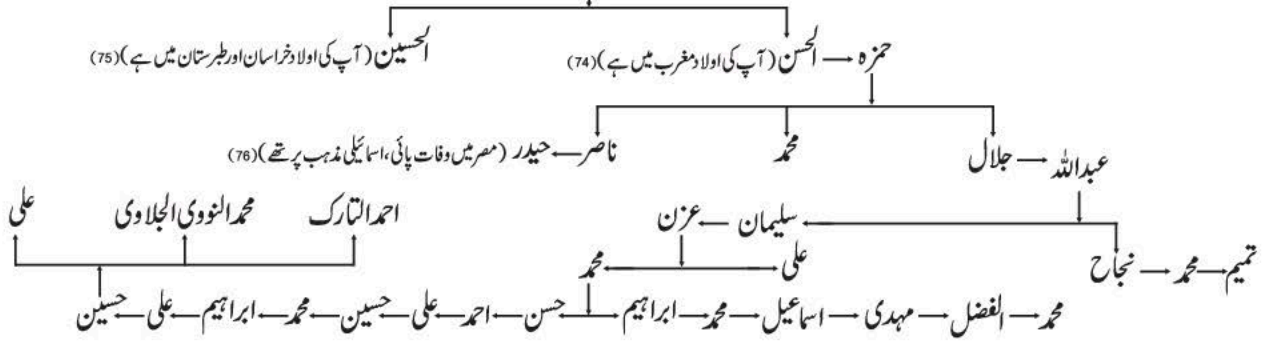
تذکرہ ابو محمد حسن الدکۃ بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

بقول ڈاکٹر عبدالجواد کتاب ''انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ'' کہ ابو نصر بخاری کہتا ہے کہ آپ کی والدہ خلیدۃ بنت عتبہ بن سعید بن عاص تھیں۔(77) جبکہ سید جمال الدین احمد کے بقول آپ سلیمان بن حسین الاصغر کے مادری اور پدری بھائی ہیں۔(78) اور ابو نصر کے بقول آپ نے نزیل مکہ میں وفات پائی۔(79) جبکہ شیخ ابو الحسن عمری کے بقول آپ نے روم میں وفات پائی۔(80) آپ کی کنیت ابو محمد تھی، جبکہ آپ کی اولاد درج ذیل ہے

اولاد ابو محمد حسن الدکۃ بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

محمد الاکبر (اولاد صفحہ 15 پر ہے)

یحیٰ ← عبداللہ ← علی ← محمد ← الفضل ← محمد ← الفضل

اسماعیل ← مہدی

سعدالدین ← مرتضیٰ ← علی ← سعدالدین ← محمد ← ابراہیم

حسین ← عبداللہ ← محمد ← حسین

سید امین ← حیدر ← عزیز ← افضل ← سعدالدین علی ← اسماعیل ← حسن ← جعفر

سید عزالدین ← سید عبدالمطلب ← سید محمد ← میر سید علی (سادات فیشان نیشاپور ایران)(82)

شاہ حسین (سادات اردلان نیشاپور ایران)(81) ← محمد ← حسین ← فضل ← علی ← افضل ← سعدالدین ← اسماعیل ← حسن ← حسین ← جعفر ← حسن
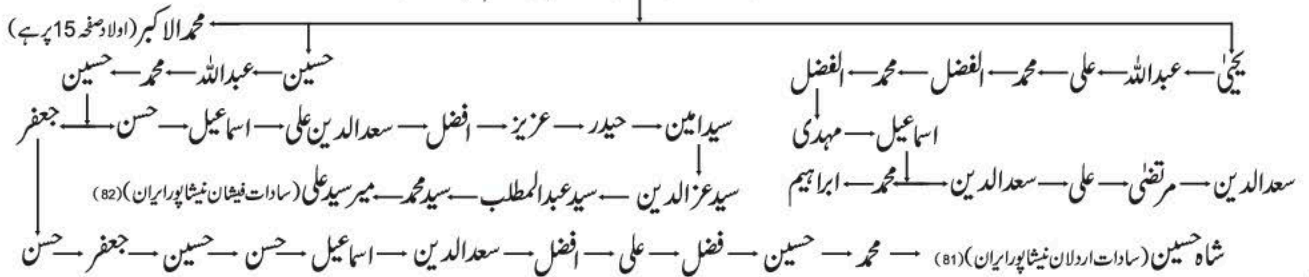
سادات الحسینیہ المرعشیہ

حسینی مرعشی سادات حسن بن حسین الاصغر کی اولاد سے ہیں اور یہ ایران میں خوب پھیلے آٹھویں ہجری میں طبرستان اور مازندران اور ملحقہ علاقوں پر حکومت کی ۔ یہ شیعہ حکومت تھی جنگی وجہ سے ایران میں مذہب شیعہ کو خوب پذیرائی ملی ۔ ان کی دولت کا موسس سید قوام الدین صادق تھے ۔ قوام الدین کا لقب میر بزرگ تھا جو شہر آمل میں دفن ہیں ۔ کیا افراسیاب کے عہد میں مراعشیان کا رسوخ پورے مازندران پر بڑھ گیا ۔ مرعشی اثناء عشری شیعہ سے اور ان کے عہد میں مازندران میں شیعہ عقائد کی خوب ترویج ہوئی ۔ مازندران کا پایہ تخت ساری تھا ۔ سادات مرعشیہ کی ایران میں چار شاخیں مشہور ہیں ۔ (1) مرعشیان اصفہان (2) مرعشیان قزوین (3) مرعشیان مازندران (4) مرعشیان شوستر ۔ ان کے جد امجد سید امیر العراقین عبداللہ بن حسن الدکہ بن حسین الاصغر شوستر میں دفن ہوئے ۔ (83) ۔ سادات مرعشیہ کے درجہ ذیل حکمران گزرے ہیں ۔

اسلامی حکمران دولت سادات مرعشیان مازندران 760 ہجری تا 986 ہجری

(1) سید قوام الدین صادق مرعشی المعروف میر بزرگ (760 تا 781 ہجری) (2) سید کمال الدین بن سید قوام الدین (781 ہجری تا 795 ہجری) (3) سید علی بن سید کمال الدین مرعشی (809 تا 812 ہجری) (4) سید مرتضیٰ بن سید کمال الدین مرعشی (812 تا 813 ہجری) (5) سید علی بن سید میر کمال مرعشی (814 تا 820 ہجری) (6) سید مرتضیٰ بن سید علی مرعشی (820 تا 837 ہجری) (7) سید محمد مرعشی بن سید مرتضیٰ مرعشی (837 تا 856 ہجری) (8) سید عبدالکریم مرعشی بن سید محمد مرعشی (856 تا 865 ہجری) (9) سید عبداللہ مرعشی بن سید عبدالکریم مرعشی (865 تا 873 ہجری) (10) سید زین العابدین بن سید کمال الدین مرعشی (873 تا 880 ہجری) (11) سید عبدالکریم مرعشی بن سید عبداللہ مرعشی (880 تا 882 ہجری) (12) سید زین العابدین بن سید کمال الدین مرعشی (882 تا 892 ہجری) (13) سید شمس الدین مرعشی بن سید کمال الدین مرعشی (892 تا 905 ہجری) (14) سید عبدالکریم مرعشی بن سید عبداللہ مرعشی (905 تا 908 ہجری) (15) سید کمال الدین بن سید شمس الدین مرعشی (908 تا 916 ہجری) (16) سید عبدالکریم بن سید عبداللہ مرعشی (916 تا 932 ہجری) (17) سید امیر شاہی بن سید عبدالکریم مرعشی (932 تا 939 ہجری) (18) سید میر عبداللہ بن سید محمود مرعشی (939 تا 969 ہجری) (19) سید میر سلطان مراد مرعشی بن سید امیر شاہی (969 تا 984 ہجری) (20) میرزا خان بن سلطان مراد مرعشی (984 تا 986 ہجری) ۔

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے

اولاد محمد الاکبر بن ابو محمد حسن الدکہ بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

(ابوالحسن عمری کے بقول آپ نے محمد الدیباج بن امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مل کر مامون الرشید کے زمانے میں مدینہ سے خروج کیا ۔) (84)

پیچھے صفحہ نمبر 15 سے
اولاد ابوعلی حسن بن علی المرعش بن عبیداللہ الامیر بن محمد الاکبر بن ابومحمد حسن الدکة بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام
ابوطالب حسن المکی
ابوطالب عزیز
ابی الھیجا الحسین
ابوطالب سراہنگ
قاسم
محمد
عبدالملک
عبداللہ
ابی القاسم احمد
مرتضیٰ
محمد
ابی محمد دارا
زید
عادل شاہ
جلال الدین
عادل شاہ
حسین (مسعود)
قاسم
محمد
معین الدین
ابی الحرب
محمود
قبلہ امیر
حمزہ
حسن الفقیہ
ابویعلی حمزہ الاصغر
(اولاد سادات مازندران اصفہان، تستر اور شوستر)
کمال الدین صادق نقیب الاشراف ← عبداللہ نقیب ← ابوعبداللہ محمد نقیب ← ابوہاشم نسابہ ← ابوالحسن علی
سلطان سید قوام الدین صادق المعروف میر بزرگ حاکم مازندران
رضی الدین حاکم آمل
ظہیرالدین
قوام الدین
نصیرالدین
سید علی
سید یحییٰ
زین العابدین
سلطان الاعظم علی کمال الدین حاکم ساری
فضل اللہ
ظہیرالدین
ظہیرالدین
علی
سید محمد
عبدالمطلب
قوام الدین
علاؤالدین
سید مرتضیٰ
حسن
ابوالفضل
شمس الدین
رضی الدین
کمال الدین
قوام الدین
رضی الدین
مرتضیٰ
ابراہیم
اسداللہ
محمد
علی
سلطان اعظم خان سید علی بزرگ حاکم ساری
سلطان سید مرتضیٰ خان ملک امیر طبرستان
سلطان سید محمد خان مرعشی
سلطان سید عبدالعزیز
سید غیاث الدین
سید نصرالدین
سید عبدالوہاب قبر فی گیلان
سید مرتضیٰ
ابومحمد علاؤالدین حسین مؤلف کتاب سادات مرعشیہ
قوام الدین حسین
نظام الدین علی
تاج الدین حسن
علاؤالدین حسین
قوام الدین محمد
میرزا ابوالحسن
سید میرزا شفیع
خلیفہ ہدایت اللہ
امیر سید علی المعروف خلیفہ سلطان
اسداللہ مسئول حضرت امام علی رضاؑ
سید شجاع الدین محمود مرعشی
الصدر رفیع الدین محمود
علاؤالدین حسین
میرزا ابراہیم
میرزا حسن
میرزا فصیح الدین
سید علی
میرزا محمد
طاہر
امیر محمد صادق
میرزا فضل اللہ
میرزا معین الدین
کمال الدین
امین الدین
سید میر عبدالکریم اول
(اولاد صفحہ نمبر 17 پر ہے)
عبدالرزاق
قوام الدین
عبدالرحیم
سید کمال الدین
سید علی خان
قوام الدین
عبداللہ
امیر حسن
عبدالکریم
حسین خان
میر عبدالعظیم خان
حسین خان
کمال الدین
عبدالعظیم
زین العابدین
میرزا علی خان
مرادخان
مرزا خان
شمس الدین
زین الدین
علی
محمد مرتضیٰ
قوام الدین
نظام الدین
علی
حسین
سید علی نسابہ (من علما دولت شاہ عباس صفوی) ← ہبیت اللہ ← علاؤالدین
حسن
قوام الدین
عبدالقادر
محمد شفیع نسابہ ← قوام الدین ← محمد
مظفر ← قبلہ امیر ابوالقاسم ← مرتضیٰ ← محمد ← معین ← فغفور ← منصور القادر ← شکر اللہ ← زین العابدین ← سید صفی اللہ المعروف میر بزرگ
(سادات مرعشیہ قذوین)

پچھلے صفحہ نمبر 16 سے

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے
اولاد عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام
بقول صاحب عمدۃ الطالب صفحہ نمبر 282-280 کہ آپ کی والدہ ام خالد بنت حمزہ بن معصب بن زبیر بن عوام تھیں۔ جبکہ بقول ڈاکٹر عبدالجواد در شرح سر انساب العلویہ آپ کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں۔(85) اور آپ اپنے والد کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔(86) ابن مہنا کہتے ہیں کہ یہ صاحب حیثیت لوگوں میں زاہد اور متقی شخص تھے۔ ان کی اولاد مکہ، مدینہ، بغداد، واسط، خراسان اور مصر وغیرہ میں رہی۔ انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں 141 سن ہجری میں رحلت فرمائی۔(87)
جعفر صحصح
ابوعبداللہ احمد المنقدی
اسماعیل المنقدی
ابوہاشم محمد العقیقی (اولاد صفحہ نمبر 20 پر ہے)
ابوجعفر عبداللہ خلیص
حسن العقیقی
ابوالحسن علی رئیس مکہ (اولاد صفحہ نمبر 19 پر ہے)
ابرہیم ابواحمد
ابوجعفر محمد صاحب الخلیص
محمد
علی
طاہر
حسن
حسین
محمد شاہ
شمس الدین حسین
تاج الدین
عزالدین
فخرالدین
علی
عزالدین
صادق
نورالدین
کمال الدین
مرتضٰی
عبدالرحیم
عبدالکریم
ابراہیم سیاہ ناخن
ابی حسن قاسم
ابومحمد الحسین رئیس ساریہ
محمد
جعفر
ہادی
خلیفہ
یحیٰی
ابوحرب محمد
حمزہ
ابراہیم کیا کی
ابورضا الکیا مالک طبرستان
قوام الدین
عبداللہ
علی
قوام الدین
(ان کی اولاد طبرستان میں ہے)
احمد بورامین
عبداللہ
علی کیا کی الطبری
عبداللہ ناصر
حسین مانکدیم
نوح
مہدی
علی
محمد
قاسم
ابی فتح محمد الفقیہ بورامین
ابوزید
ہادی رئیس بورامین
زید الرئیس
علی
ابی زید
حسن
محمد جمال الدین
حسن فخرالدین
قاسم
مرتضٰی علاؤالدین
عزت مآب حسن فخرالدین حاکم رے
شرف الدین علی
مرتضٰی
عبدالطیف ـــ موسیٰ ـــ ابراہیم ـــ امام زادہ اسماعیل ـــ کمال الدین حسینی ـــ جمال الدین حسینی
اسماعیل ـــ میر مطاہر ـــ میر محمد ـــ احمد ـــ اسماعیل ـــ حاج سید آقا ـــ حاج سید محمد رضا
حاج سید اسماعیل (سادات شمگون تہران ایران)
احمد
حسن
احمد
عقیل
معالی
بشائر
اسماعیل
محمد
ابومحمد نقیب بصرہ
ابوالمعالی نقیب حائر
حسین
علی
حسن
احمد
حسن
ابی برکات احمد
علی الاحوال
احمد البکری (آل بکری دمشق ان کی اولاد ہے)
مناقب
عبدالوہاب
مظفر
شمس الدین
ابومحمد حسن البکری
حسن
ابی طالب محمد الملقب عتاب (جد آل عدنان نقباء دمشق)

پیچھے صفحہ نمبر 18 سے

پیچھے صفحہ نمبر 18 سے
اولاد ابو ہاشم محمد العقیقی بن جعفر صحصح بن عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر
ابوالحسن علی رئیس مدینہ
ابومحمد الحسن
ابوالحسن ابراہیم
ابومحمد جعفر
ابوالعلا علاؤالدین
حسین
احمد
حسین الاسود
احمد
حسین الموسوس (مصر میں بنی موسوس مشہور ہے)
احمد الزاہد
علی
ابوالقاسم حسین
عبداللہ
حسن
ابوزید جعفر
محمد
یحییٰ
ابی الحسین علی ← ابی الغنائم حسن ← فضل اللہ ← عبدالعزیز عرف شروطی ← محمد الاکرم
نفیس
شرف
حسن
ابوالغنائم محمد
احمد طلحہ
حسن
ابی عبداللہ محمد البذار
حسین عزالدین
عبداللہ مانکدیم
یحییٰ قاضی
قاسم امیر فارس
طاہر الارزق
ابوعلی احمد المحدث
ابوالحسن علی
قاسم
حسین
الامیر محمد الشالوش (ان کی اولاد آل شالوش کہلاتی ہے)
حسین
ابومحمد الحسن الاشل
ابوالحسن علی العقیقی
ابوالقاسم احمد عفیف حسینی الدمشقی
محمد
یحییٰ
ہادی
حسین
علی
احمد
علی
حسین
محمد
ابی الفضائل اسماعیل الملقب شرف السادہ نقیب جرجان
طاہر البدل
محمد
حسین
حیدر
احمد
علی
عبداللہ
عباس
ابوعباس فضل
ابوجعفر احمد الحاجب
ابومحمد حسن
ابوحسین زید
عبداللہ
ابوجعفر محمد
زید
حسن
مانکدیم
عباس
حسین
احمد
جعفر
حسن
اسماعیل
زید
حسن
محمد
حسین
ابوالفضل
مانکدیم
ابوطالب
حسین المقل
احمد
محمد سیاہ ریش
ابوالحسن علی
عباس ثانی
عبداللہ
حسین (اولاد دبترہ میں ہے)
حسین ← ابی العباس رئیس بجھ
الہادی
محمد
ابی طالب
محمد
احمد
حسن
علی
زید
محمد
حسین
غیاث الدین
صلاح الدین
بدرالدین
حسین
شعبان
علاؤالدین
خیراللہ
علاؤالدین
علی
مہدی

پیچھے صفحہ نمبر 14 سے
اولاد علی السجاد بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام
آپ کی والدہ بقول ابونصر در کتاب انساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد نوفلیہ نامی کنیز تھیں۔(88) عمدۃ الطالب میں آپ کا ذکر صفحہ 280-279 پر ہے۔ ابن عنبہ اور ابو نصر بخاری کا قول ہے کہ یہ خاندان بنی ہاشم میں صاحب علم و فضل، خوشگو اور صاحب بیان تھے۔ ابن مہنا نے بھی یہی کہا ہے کہ بنی ہاشم کے لوگوں میں صاحب فضیلت تھے۔(89)
احمد حقینہ
(اولاد صفحہ نمبر 23 پر ہے)
عیسیٰ الکوفی غضارۃ
موسیٰ خمصۃ
(اولاد صفحہ نمبر 24 پر ہے)
ابومحمد جعفر الکوفی
ابوجعفر محمد
ابوالحسن احمد العقیقی الکوکبی
ابی عباس محمد
ابوالحسن محمد مضیرہ
(اولاد صفحہ نمبر 22 پر ہے)
ابوہاشم محمد الفیل
ابی علی محمد
ابوالقاسم محمد الکرش
ابویعلی حمزہ
ابوجعفر محمد
ابوالحسن علی
ابومحمد الحسن
ابوالقاسم حسین
ابوالحسن عیسیٰ
ابوالقاسم حمزہ
ابوطالب حسین
ابومحمد القاسم البزار
ابومحمد الحسن
ابی طالب محمد الفارسی
ابوعلی محمد الفارسی
ابوالفضل احمد
ابوالقاسم علی نقیب فارس
ابوطالب اسماعیل
ابومعالی
ہیبت اللہ
اسماعیل
حمزہ
حسن صلاح السادہ نقیب اسفرائین
ابوالحسن مہدی
ابی عبداللہ
علی سید الامام
ابوابراہیم محمد
ابوالقاسم اسماعیل
مانکدیم
علی
ابوطالب محمد
ابوالحسن علی ضیاہ السادہ
حسن
حسین
ابراہیم البلاد
ابوالحسن علی کافور
ابوالحسین زید
ابومحمد الحسن الاعور الدندانی
حسین اکبر الدندانی
حمزہ
ابوہاشم جعفر
ابوعیسیٰ محمد
زید الضریر
احمد
طاہر
میبّب
حسن
قاسم
جعفر
ابوطیب محمد
خواجہ صدیق اکبر
خواجہ صدیق اصغر
حاجی محمد
حاجی امل
حاجی سلیمان
حاجی محمد
خواجہ صدیق
خواجہ محمد گنجی (سادات گنج خانی)
علی
حمزہ
احمد السمر
ابوبرکات حسن
محمد
حسن
عبداللہ
علی
قاسم
حسن
محمد
محمد
اسماعیل
ابی الحسن علی الفارسی نیشاپوری
حسین
محمد حسن آبادی
موسیٰ الجعد کی اولاد طبرستان
عبداللہ
ابوقاسم علی
محمد
مہدی
ابی الفتح النصر الونکی
محمد
ابی القاسم علی الصابر الونکی (قاضی نسابہ رے)
حسن
محمد
موسیٰ
عبداللہ
حسن
ادریس
ابوالفضل
معترق
حسین
محمود
حسن
محمد
حسان
ابراہیم
ابوالفتوح
حسن
محمد۔ ہادی۔ عبداللہ۔ محمد۔ جلیل الدین۔ سید محمد قطب الدین۔ عربی۔ عبدالناصر۔ عبدالکریم۔ جزاع۔ علی۔ زیدان۔
جد (آل السادہ قطب الدین) الحسینی عراق

پیچھے صفحہ نمبر 21 سے
اولاد محمد مضیرہ بن جعفر الکوفی بن عیسیٰ کوفی غصارہ
ابوالحسین عیسیٰ الجندی بغداد
علی بفارس
جعفر المعروف ابن سریہ
حسن
حسین
محمد
ابوعبداللہ محمد القمی
حسین
ابوالعباس محمد
حسین المہدی
جعفر
عیسیٰ
علی
حسین المرندی
ابوتمام محمد
ابوالحسن علی
علی الجندی
محمد
المطہر
علی
عیسیٰ
زید
محمد
یحییٰ
طالب
ناصر
نصراللہ
فضل اللہ
طاہر
مظہر
شمس الدین محمد
عبدالطیف
سید عبدالجلیل (سادات اسفریز قدم گاہ امام علی رضاؑ)
ابومحمد جعفر الملقب میرک
ابوابراہیم اسماعیل
ابویعلی علی
ابوالقاسم حمزہ
ابوطاہر المطہر
ابوعبداللہ حسین
ابوعبداللہ حسین
ابوالحسن علی
ابومحمد عزیز
ابومحمد الداعی
ابوطالب المحسن
ابوالحسن علی الخطیب بخجند
سید العجل نقیب اسبیجاب
ابومحمد فضل نقیب مرغنیال
طاہر
حمزہ
احمد
محمد
احمد
مبارک شاہ
اشرف
محمد
ہاشم
سید محمد النقیب ہرات
ابوعبداللہ محمد
ابوابراہیم حسن
ابومحمد جعفر
طاہر
ابوزید مہدی
ابوالقاسم عیسیٰ
ابوابراہیم اسماعیل الملقب ضریر
ابوالقاسم عیسیٰ
طاہر
ابی زید مہدی
حسین علاؤالدین
ابوالحسن علی شہاب الدین
حسن تاج الدین رئیس بیہق
فضل
ابوطاہر مطہر
مسعود
ابوالمعالی علی نقیب طخارستان
ابی برکات مجدالدین
محمد
علی
ابی القاسم المطہر اکمل الدین

پیچھے صفحہ نمبر 21 سے
اولاد احمد الحقینہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ
محمد
علی الحقینی
ابو حقینہ الحسن
حسین
محمد
جعفر
محمد
عباس
حسن
موسیٰ
عبیداللہ
محمد
محمد الداعی ابی احمد الحسن
زید
ابو عبداللہ
حسن
علی
عبداللہ الملقب قتین
(اولاد مصر طرابلس حجاز بغداد موصل اھواز اور بخارا میں ہے)
محمد الداعی
ابی احمد الحسن
محمد الداعی
حسن
موسیٰ
محمد
علی
عبداللہ
ابو جعفر احمد
ابو جعفر محمد الفقیہ
عبیداللہ سدرہ
(سادات بنو سدرہ بغداد میں ہے)
محمد البزاز
(اولاد بخارا میں ہے)
عبداللہ
حسین
ابی احمد عبداللہ
ابو القاسم
حسن
محمد
علی
نظام الدین
محمود
جلال الدین
نجم الدین
ابی عبداللہ حسین
حسن
عبداللہ
حیدر
ہیبت اللہ
جعفر
احمد
ابی بشائر ابراہیم
ابو طراب حیدر النقیب
محمد الطرابلسی
ابو طالب عرف ابن تاج
جعفر سید رضی طرابلسی
سید مرتضٰی
نظام الدین
جلال الدین
امیر حاج
امیر سید (سادات حسینیہ سیر و گیلان)
علی
محمد المقب اندا
موسیٰ الحقینی
علی
حسین
محمد
محسن
حسن السدید عقب مصر
حسین
عبداللہ
زید
زید الطروش
ابو الحرب حسن
ابو الفضل جعفر مہدی
ابو احمد عبداللہ
ابی الحسن علی
ابی عبداللہ محمد مہدی (خرج بعد ناصر الحسینی بلد یمان فی عہد سلطان ملک شاہ)

پیچھے صفحہ نمبر 21 سے
اولاد موسیٰ خمصہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ
حسن
محمد خمصہ
حسن خمصہ
ابوعبداللہ حسین الکعکی
علی
محمد
سید احمد توختہ ترمذی
محمد
حسن
ابی عبداللہ جعفر نقیب موصل
موسیٰ
سید محمد اسماعیل
(حاکم سمرقند)
سید محمد توختہ
سید مرتضیٰ
سید محمود واصل ← سید مرتضیٰ ← سید محمد
سید عمر الاعلیٰ
سید جعفر
سید سعد الدین اجمل ← خون میر ← شاہ مسعود ← محبّ علی ← نادعلی ← یوسف علی ← عبدالحسین ← چراغ علی ← بہار در علی
جان محمد
قیام الدین
سید ابوبکر المعروف سید بوعلی
الامیر الامرا سید حمزہ (کان امیر فی عہد سلطان نوح بن نصر اول سامانی)
سید سلیمان شہید حاکم بلخ
سید احمد سیانوی (سپاہ سلار جد سادات ترمذیہ فی الہند و پاکستان)
عباس
قاضی سید محمد قاسم
قاضی سید محمد ہاشم (اولاد فی بلخ و سمرقند)
سید زید شہید
المعروف شاہ زید سالار لشکر
سید حامد
سید حسن بزرگ ← ظہیر الدین سمنانی ← شرف الدین ← سید صدف علی سوندہا
اسد محمد
عبدالرحیم
سید حسن کھکن ← سید شاہ سلیمان کفرشکن
سید عبدالحمید
سید عبدالوھاب
سید عبدالوحید ← سید جلال الدین ← سید مسعود الملک سالار غازی
سید ضیاء الدین
سید غیاث الدین
سید راجہ شہید
سید نور الدین
سید شمس الدین
سید علاؤ الدین
سید قطب الدین
دوست محمد (سادات غازی پور) ← سید محمد یحییٰ
سید نصیر الدین
سید بدر الدین

دفتر العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ

تذکرہ ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

آپکی والدہ ام خالد بنت حمزۃ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں۔(90-91)علم الانساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکرموجود ہے۔صاحب عمدۃ الطالب نے آپ کا ذکرصفحہ نمبر 283 تا 304 پرکیا ہےاور صاحب اساس الانساب الناس نے صفحہ نمبر 288 تا 321 پرآپ کی اولاد کا ذکرکیا۔آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔آپ کواعرج اس لیے کہتے ہیں۔کہ آپ کے ایک پاؤں میں نقص تھا۔آپ انبیاء کی سنتوں کوادا کرنے والے،مساکین کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔آپ کواللہ نے غیر معمولی فراست سے نوازا تھا۔ابو مسلم خراسانی کے خروج کے زمانے میں آپ اور امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طرف تھے۔یعنی اس حق میں کہ سادات جنگ میں ابومسلم خراسانی کا ساتھ نہ دیں۔جبکہ محمد نفس ذکیہ اور حسن الافطس دوسری طرف یعنی سادات کو بنی امیہ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے والے تھے۔آخروہی ہوا ابومسلم خراسانی نے ملک حاصل کرنے کے بعد یعنی بنوامیہ کا تختہ الٹنے کے بعد ملک ابوالعباس سفاح عباسی کے حوالے کردیا اور اس نے سادات حسنی کا قتل عام کرنا شروع کردیا حتیٰ کہ نفس ذکیہ اور ابراہیم باخمر بھی شہید کردئے گئے۔ابوعلی عبیداللہ الاعرج کو خراسان کے لوگوں نے قابل احترام شمار کیا۔لیکن ابومسلم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش نہیں آیا سلیمان بن کثیر خزاعی حضرت عبیداللہ الاعرج سے کہا کہ ہم نے برا کیا جو عباسیوں کی بیعت کی اب ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔عبیداللہ الاعرج نے گمان کیا کہ شاید ابومسلم ان کے ساتھ مکروفریب سے کام لے رہا ہے۔یہ بات عبیداللہ سے سلیمان نے ایک ایسی جگہ کہی اور بوسہ بھی لیا جہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔اسی بنا پر ابومسلم نے سلیمان بن کثیر خزاعی کو قتل کروادیا۔آپ سفاح کے دربار بھی گئے اس نے آپ کو مدائن میں ''ذی امران'' جائیداد دی اس جاگیر کی آمدن 80,000 ہزار دینار سالانہ تھی۔آخر آپ اسی جائیداد میں رحلت فرما گئے اور وہیں دفن ہوئے۔عمدۃ الطالب اور سراج الانساب کے مطابق آپ نے اپنے والد کی زندگی میں وفات پائی۔صاحب المجدی ابوالحسن عمری کے مطابق آپ کی عمر 46 سال تھی۔جبکہ سرالانساب العلویہ میں ابی نصر بخاری کی مطابق آپ کی عمر 73 سال تھی۔آپ کی اولاد روئے زمین پر کثرت سے موجود ہے۔آپ کے فرزندان یہ ہیں۔علی الصالح،جعفر الحجۃ،محمد الجوانی، حمزہ،مختلس الوصیۃ۔جبکہ بحارالانوار کی چھٹی جلد میں علامہ باقر مجلسی نے صفحہ نمبر 180 تا 181 آپ کا یوں تذکرہ کیا۔عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین علیہ السلام اعرج سے مشہور تھے۔اس لیے کہ ان کے پاؤں میں نقص تھا۔ان کی کنیت ابوعلی تھی۔والدہ دختر حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام۔عبیداللہ نے محمد نفس ذکیہ کی بیعت سے انکار کردیا تھا۔چنانچہ محمد نے قسم کھائی تھی کہ میں عبیداللہ کو جہاں دیکھوں گا قتل کردوں گا۔جب عبیداللہ محمد کے سامنے لائے گئے تو محمد نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔تاکہ وہ انہیں نہ دیکھ سکیں اور انہیں قتل نہ کرنا چاہا۔جو اس ڈر میں تھے کہ قسم ٹوٹ نہ جائے۔عبیداللہ سفاح کے پاس آئے تو اس نے مدائن میں انہیں کچھ جائیداد کی منظوری دے دی جس کی سالانہ آمدنی 80,000 ہزار دینار تھی۔پھر یہ ابومسلم کے پاس خراسان آئے تو اس نے انہیں بہت کچھ مال سے نوازا اور خراسان والوں نے ان کی قدرومنزلت کی جب سفاح کو ان کا وہاں قیام گراں گزرا تو اس نے ان سے بدسلوکی شروع کردی۔غایۃ الاختصار کے صفحہ 151 پر مذکور ہے کہ بنی عباس کی حکومت سے پہلے ابومسلم نے انہیں اپنی بیعت کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کردیا۔ابومسلم نے بیعت پر اصرار کیا اور باہمی بدمزگی بڑھی تو عبیداللہ پیچھے کی طرف مڑے اور گر پڑے جس سے ان کے پاؤں میں لنگ آگئی۔ جب بنی عباس کی حکومت ہوئی تو انہوں نے بندنجین (بندالشیر) وغیرہ کی جائیداد انہیں دے دی۔آخرکار عبیداللہ اپنی اسی جائیداد میں رہ کر رحلت کرگئے۔(92)

سراج الانساب صفحہ 115 تا 116 انساب الطالبین صفحہ 230،عمدۃ الطالب صفحہ 283 تا 304 آپ کا تذکرہ موجود ہے۔کچھ نمونے درج ذیل ہیں:

ثانياً: عبيدالله الأعرج بن الحسين الأصغر ـ قال صاحب عمدة الطالب ص ٢٨٣ـ٣٠٤ يكنى أبا علي وكان في احدى رجليه نقص فسمى الأعرج. وكان عبيدالله قد تخلف عن بيعة النفس الزكية محمّد بن عبدالله المحض، فحلف محمّد ان راه ليقتله فلما جيء به غمض محمّد عينيه مخافة أن يحنث. وفي عقبه التفصيل لأنّهم عدّة بطون وأفخاذ وعشائر فأعقب من أربعة رجال: جعفر الحجة، و علي الصالح، و محمّد الجوّاني، و حمزة مختلس الوصية:

قال: وورد عبيد الله بن الحسين على أبي مسلم بخراسان فأجرى له أرزاقاً كثيره وعظمه أهل خراسان فسأل كذلك أبا مسلم وكان في احدى رجلي عبيدالله نقص.

و قال سليمان بن كثير الخزاعي لعبيدالله: انا غلطنا في أمركم و وضعنا البيعة في غير موضعها فهلم نُبايعكم وندعو الى نصركم. فظن عبيدالله بن الحسين ان ذلك دسيساً من أبي مسلم فأخبر به أبا مسلم فخفاه ونقل مكانه وقال له: يا عبيدالله ان نيسابور لا تحملك، وقتل سليمان بن كثير الخزاعي رحمه الله (و كان في نفسه عليه شيء قبل ذلك)، و توفي عبيدالله بن الحسين بن علي بن الحسين بن علي عليه السلام في ضيعته بذي أوان وهو ابن سبع و ثلاثين سنة في حياة أبيه،

كنيهٔ عبيدالله الاعرج أبوعلي ، مادر او ام خالد بنت حمزة بن مصعب بن زبير ، پای او اندکی نقصانی داشت بدآن سبب اورا عبيدالله أعرج خواندی .

واو به رسولی پیش أبوالعباس سفاح رفت ، سفاح اورا دهی دادکه اورا ذی امران نام بود ، که در هریک سال هشتاد هزار دینار حاصل آن ده بود ، بامحمد نفس زکیه تخلف کرد محمد سوگند یادکه هر وقت او را ببیند وی را بکشد .

واورا رها کردند به خراسان رفت پیش أبومسلم مروزي ، مردم خراسان اورا بسیار معزز ومکرم داشتند ، أبومسلم را بدآمد ، سلیمان بن کثیر الخزاعی عبيدالله را گفت : که ما بد کردیم با عباسیان بیعت کردیم اکنون باشما بیعت می کنم .

عبيدالله گمان بردکه أبومسلم بااو مکر می کند، عبيدالله این سخن باأبومسلم به گفت ، ابومسلم به او جایی گفت ومکانی بر او تقبل کرد وگفت : یاعبیدالله نیشابور طاقت تو ندارد أبومسلم از سلیمان بن کثیر چیزی دیگر دردل داشت ، اورا بدان بهانه به کشت .

عبيدالله بازگشت وبدان ده آمدکه بدو داده بودندکه اورا ذی أمران یاذی أمان گفتندی ، وآن موضعی بودکه در حیات پدر داشت ، ودرآن ده وفات کرد به قول أبونصر بخاري سی وهفت ساله بود ، وبه قول أبوالحسن چهل وشش ساله[1] .

ونسل عبيدالله الأعرج بن حسين الاصغر از چهار پسرند : جعفر الحجه ، وعلي الصالح المستجاب الدعوه ، ومحمد الجواني ، وحمزه .

---

(۱) المجدی أبوالحسن عمري ص۱۹۵ .

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولادعلی الصالح بن ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین علیہ السلام

آپ کو صاحب مستجاب الدعوۃ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔اور آپ کو صالح الزوج بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ کی شادی ام سلمہ بنت عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر سے ہوئی۔آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

پیچھے صفحہ نمبر 27 سے
اولادعبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر
ابوالحسن علی
قاسم (آل جریر)
احمد
جعفر
ابراہیم الاشل
محمد
ابراہیم
ابوجعفرمحمد
القاسم
(بنی قواسم آپ کی نسل کوفہ میں ہے)
علی
محمد
القاسم
علی
محمد
علی
ابوالفتح محمد
عبداللہ
علی
محمد
منصور
عبداللہ
علی
احمد
محمد
ثابت
فیاض
کمال الدین مدنی
حسن
منصور
علی
موسیٰ
ادریس
یحییٰ
یوسف
یعقوب
ابوجعفرمحمد
ابرہیم
محمد
ابرہیم
جعفر
محمد
قاسم
موسیٰ
محمد
عبیداللہ ثالث
ابوجعفرمحمدالطیب
الامیرمحمدالاشتر
(اولادصفحہ نمبر29پرہے)
علی القتیل للصوص
محمد
مسلم
عمر
عبداللہ
حسین النعجۃ
(ان کی اولادسادات بنونعجۃ ہے)
مفضل
ملاعت
احمد
علی
ترجم
علی
ابوجعفر
عدنان
طبق
احمد
عدنان
ابوالقاسم حسین
محمد
حسین
محمد
ابومحمدالحسن العزی
ابوعلی عبیداللہ
علی
حسین
ابوتراب حیدر
ابوالمعالی
ابوتراب علی
ابوجعفرعمیدالدین
معمر
محمدعزالدین
علی شمس الدین
عبدالمطلب
ابراہیم جلال الدین
عبدالمطلب عمیدالدین
ابوالقاسم علی شمس الدین
ابوالقاسم حمزہ
ابوالقاسم علی
زید
علی
ہلال
مسلم
ابوالطیب محمد
ابومنصور
المفضل
ہبیۃ اللہ
حیدر
ابوجعفر
علی
قریش
ابوجعفر
الحسین
قریش
ابوحسن محمد
عبیداللہ
الحسن
محمد
مسلم
محمد
مفضل
معمر
حسین
عباس
علی
سعداللہ
قبلان
(سادات آل قبلان العزی عراق)
قریش
علی
عبداللہ
اسدالحسین
علی
محمد
ابونزار
محمد
حسین
ہبیۃ اللہ
محمد
ابوالمعالی
محمد
احمد
علی
محمدشرف السادہ
درویش
جعفر
عماد (حلہ)
فہد
رمضان
(سادات آل عبداللہ بغداد کربلاموصل)
حسین
محمد
جعفر
الفضل اول
محمد
المعز
حسین
بیت اللہ
محمد
احمد
علی
حسن
فضل ثانی
عمار
شمس الدین علی
محمد
کریش
احمد
عبداللہ
علی
قبادن
عبداللہ
حسن
علی
عبداللہ
العسان
سیدعمرالجولاغ
(آل جولاغ العزی عراق)
حسن
عبداللہ
قبلان
محمد
قریش
احمدشہاب الدین
عبداللہ ابومکارم
نصیرالدین ابولعباس
احمدشہاب الدین
ناصر
صالح
ناصر
عبداللہ
نجم
درویش
علی
سیدنصار (آل العزی عراق)
احمد
علی
بریح
سرحان
محمدالعبیھا
عثمان
محمدالسرحان
سراج الدین
عبید
شعل
جواد
جمال الدین
یونس
شرف الدین
نورالدین علی
برہان الدین ابراہیم
شہاب الدین احمد
شمس الدین محمد
محمد
سیدمیرامین الدین

پیچھے صفحہ نمبر 28 سے

پیچھے صفحہ نمبر 29 سے
اولاد ابوالفتح محمد بن الامیر محمد الاشتر بن عبید اللہ ثالث بن ابوالحسن علی
ابوالقاسم حسین
ابوطاہر عبداللہ
ابوالطیب الحسن
محمد
ابوالبرکات محمد
(نقیب واسط)
ابوالفتح محمد مجدالدین نقیب کوفہ
ابوالمعالی محمد
یحییٰ
معد
ابوالمکارم
ابوالقاسم سیف
یحییٰ
حیدر
مہدی
احمد
(اولاد سادات بنوالغش سے مشہور ہے)
ابویعلی محمد
ابوالحسن سالم
عمر
عبیداللہ
ابوطاہر عبیداللہ
محمد
عمر
عبداللہ
ابوالحسین محمد قیل احمد
عدنان ابونزار
مجدالدین محمد عمر نقیب کوفہ
ابوجعفر داؤد النفیسی ہیبت اللہ
ابوالسعادات محمد
ابومکارم
ابوالفتح محمد قوام الشرف
حسن
محمد الاشتر
شریف
علی
بہاؤالدین
قریش
شریف
قطب الدین
حسن
سید بیلدار حسن
سرکار رحمت اللہ پیش نماز
ابونزار عدنان
معد
محمد
ابوالقاسم
ابوالہاشم
محمد
ابوعلی حسن
فوارس
ابوالمعالی
نجم الدین
جلال الدین
محمد
علی
منصور
احمد درویش علی
عبداللہ
شہاب الشرف ابوعبداللہ
ابوجعفر شرف الدین
زید
فخرالدین محمد
ابراہیم
شمس الدین
تاج الشرف ابوعلی
یحییٰ
ابونزار احمد
ابومنصور شکر الاسود
ابوالفوارس طراد الاطروش
ابومنصور جمال الدین
منصور
ابوجعفر
حسین
سید ناصر الدین
سید محمد کمونہ
(نقیب فی العراق فی عہد شاہ اسماعیل صفوی تشہد فی حرب سلطان سلیم العثمانی)
سید حسین النقیب الاشرف فی العراق 950 ہجری
احمد
بدرالدین
مبارک
اسماعیل
احمد
محمد
منصور
ابوالحسین جعفر
ابوعبداللہ طاہر
ابوجعفر نفیس
محمد
احمد
محمد
علی
احمد
عبود
حسن
محمد
ضیاء الدین
نورالدین
فاضل ستاد رؤف کمونہ
سید فاضل الکریم محمد علی کمونہ
(رئیس بلد نجف)
سید حسین کمونہ
احمد
محمد
حبیب
ناصر
علی
مجید
صدرالدین
علی
العلامہ الفقیہ سید عبدالحسین
سید علی
سید محمد
ابراہیم
ناصر
ثابت
(اول من ھاجر العراق الی بروجرد ایران)
اسماعیل

پیچھے صفحہ نمبر 29 سے
اولاد ابو علی محمد الامیر حاج بن الامیر محمد الاشتر بن عبید اللہ ثالث بن ابو الحسن علی
ابوالحسن ابراہیم
ابوالعلی مسلم الاحول امیر حاج
ابوعبداللہ احمد
(اولاد صفحہ نمبر 32 پر)
ابوعلی عمر المختار نقیب امیر حاج
(اولاد سادات بنی مختار سے مشہور ہے)
ابوالفضائل عبداللہ
ابی عبداللہ احمد
عزیز الدین ابوزارعدنان
(مشہد امیر المومنین)
عمید الدین ابی جعفر محمد
(نقیب کوفہ)
ابی القاسم شمس الدین علی
(نقیب مشہد)
فخر الدین محمد نقیب الشاعر الطروش
(نقیب النقباء)
سید تاج الدین حسن
(نقیب النقباء فی عراق عارض جیش المستعصر باللہ)
(توفی 647 ہجری)
سید شمس الدین علی
(بنی عباس کے آخری زمانے میں نقیب النقباء رہے)
عمید الدین عبدالمطلب العبید لی المختاری نجفی
(توفی 707 ہجری)
جلال الدین ابی نصر ابراہیم
سید الفاضل عبدالمطلب
ابوالقاسم علی ثانی
شمس الدین علی
(اولاد صفحہ نمبر 33 پر ہے)
ابوالغنائم
مسلم
ہندی
علی
محمد الھمام
ابوجعفر محمد
نصر الدین محمد
ابوعبداللہ احمد
مسلم
حماد
محمد
ناصر
یوسف
(بنو حماد مشہد)
جمال الدین
علی
جمال الدین
محمد
حسین
ایوب
علی
محمد
علی
مکی
نجم الدین
شمس الدین
احمد
مساعد
محمد صندوق
(آل صندوق عراق)
علی مصابیح
شہاب الدین
محمد
عبداللہ
محمد
یوسف قاضی القضاء جزیرہ
(اولاد ترکی میں ہے)
ابومسلم عمار
مسلم
تمام
علی
تمام
محمد شبانۃ
ابراہیم
(جبل العامل)
باقی
(اولاد و بلاد عجم میں متفرق)
مہنا
مسلم
محمد
حسن
مہنا
علی
مہنا
محمد
ابوالفضل احمد جمال الدین
ابی طیب محمد الاکبر
ابوالحسن علی
المھنا الربیع
ابوالحسن علی الفارس
المھنا الخامس
ابی الحسن علی جلال الدین
نصر اللہ
حمد اللہ
(اولاد آل المھنا الحسینی عراق میں ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 31 سے
اولاد ابوعبداللہ احمد بن ابوعلی محمد امیر حاج بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث
علی
احمد العرش
علی
ابونصر محمد
ابوالفضائل محمد
ابوعبداللہ حسین
ابوالغنائم معمر
محمد
نقیب طاہر ابوغنائم
ابی الحسین زید ضیاء الدین
(کوفہ سے موصل ہجرت کی)
ابی برکات محمد
(نقیب النقباء موصل)
ابی طاہر محمد کمال الشرف
ابی منصور محمد شرف الدین مجد الدین
ابی عبداللہ زید ضیاء الدین
غیاث الدین ابراہیم
محی الدین احمد ابوالعباس
بہاء الدین حسین
عزالدین حسن
جمال الدین عینی
کمال الدین حیدر
جعفر
حسن
محمد
یحییٰ ابوبرکات
محمد
عبداللہ
عابد
کاظم
ہاشم
(آل ابوعبداللہ الاعرجی بحوالہ تہذیب الانساب)
ابوشرف رمضان
ابوالفضل یحییٰ
ابوالمغیث محمد
عبداللہ
جرجیس
صافی
محمد
یونس عبدالعزیز
(آل عبدالعزیز الاعرجی قریہ نینوا عراق)
محمد
علی
محمد
عباس
یونس
یوسف
اسماعیل
ابراہیم
بکر
عثمان
عبید
معروف
(مشجر آل زاویہ الاعرجی انبار عراق)
حمد
محمد الملقب خواجہ
عاصی
عبد
محمد
کلیب
حسن
مرعی
(السادہ آل بو رکبہ / آل محمد خواجہ عراق)
علی
خلیل
کنعان
کمال
علی
حسن
ناصر
علی
حسین
(آل البوالکنعان الاعرجی عراق)
ابی القاسم زید ضیاء الدین
ابی منصور محمد شرف الدین
حیدر
علی
حمد
علی
حسین
عزالدین ابراہیم
ابوالعباس احمد محی الدین
عبیداللہ نصر الدین ابی الحامد
رکن الدین حسین
نصیر الدین محمد ابوالقاسم
شرف الدین احمد
سید تقی
یونس
سید حسین
(نقباء السادہ الموصل عراق)
عبدالغفار ابی جعفر
محمد باہر شمس الدین
سید فخر الدین
یحییٰ
مرتضیٰ
یونس
ابراہیم
خلیل
احمد
عبدالفتح
عبدالسلام
قدری
(مشجر آل فخری سوریہ و موصل)
سید داؤد ابوالحامد
سید عماد الدین
سید علی عباس الدین
سید خلیل
(آل العبیدی موصل)

پیچھے صفحہ نمبر 31 سے
اولاد سید شمس الدین بن عبدالقاسم علی الثانی بن عمید الدین عبدالمطلب بن جلال الدین ابی نصر ابراہیم
سید محمد شرف الدین
شمس الدین علی
شرف الدین برکہ
زین العابدین
جلال الدین ابراہیم اول نقیب
عبدالمطلب
شمس الدین علی سبزوار
علاؤالدین
جلال الدین قاسم
شہاب الدین عبداللہ
رضی الدین علی
ناصر الدین
نظام الدین حسن نسابہ
عمید الدین
غیاث الدین
جلال الدین
شرف الدین علی
سید محمود ناصر الدین
سید علی
سید حسین
سید محمد کامل
سید عبدالقادر شاہ غازی ابدال
سید شمس الدین الربع
سید نظام الدین عبدالحمید
سید ناصر الدین احمد
شمس الدین علی اکبر
تاج الدین علی
سید مہدی المختاری سبزواری
سید محمد (فی قصبہ نائن)
سید عبدالرضا
سید شمس الدین محمد
سید ابوالعالی
سراج الدین محمد القاسم
جلال الدین ابراہیم حسن
شرف الدین محمد
نظام الدین نعمت اللہ
سید علی
(جد الاعلیٰ سادات بسطام)
سید محمد تقی صاحب شمشیر
سید شاہ حسین
سید ابوالحسین
میرزا محمد تقی
میرزا ابراہیم
میر عبدالمطلب
میر ابراہیم
میر عبدالمطلب
سید عبداللہ
سید علی
آیت اللہ العظمیٰ
سید محمود الحسینی الشاہرودی
سید محمد الشاہرودی
سید حسین مصطفیٰ
سید علی
سید جعفر
صادق
محسن
حسن
محمود
عباس
ابراہیم
(سادات مقیم فی الشاہرود بسطام ایران)
شاہ عاقل
سید بہرام
سید محمد داناء
سید علی اصغر
سید شاہ محمد مراد
مجد الدین میر وزیر
جہاں شاہ
سید علی اکبر
(سادات جلالیہ حسینیہ افغانستان)
سید محمد
سید عبدالرزاق
سید ابوالصالح
سید اسماعیل الوعظ
سید محمد باقر
سید میرزا محمد تقی
سید محمد
سید علی نقی
ابوالقاسم
محمد ہاشم
حسن
سید محمد تقی
سید جعفر الوعظ
علامہ سید عبدالحسین
جلال الدین قاسم
نعیم الدین
سید شاہ حسین سبزواری
(مسافر الی کشمیر من سبزوار)
نظام الدین احمد
شرف الدین محمد
سید شاہ مراد اول
شاہ حسین
شاہ مراد ثانی
میر جلال الدین ثانی
میر حیدر شاہ آل جلالی
(اولاد صفحہ نمبر 34 پر ہے)
میرزا حسن
میر حسن
محسن
میرزیان
باقر
حسن
سید مہدی
(سادات گلگت)
سیف اللہ
تقی
جواد
علی
میر محمد
(سادات روندو)
حیدر
میر ولی
سید علی
سید سعید
سید تاج الدین
نجف
جعفر
مہدی
اسد اللہ
صادق شاہ
محمد شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 33 سے
اولاد میر سید حیدر آل جلالی بن شاہ مراد ثانی بن شاہ حسین بن شاہ مراد اول بن شاہ حسین سبزواری
سید میر احمد
میر محمد وزیر الکشمیری
سید مصطفیٰ
طالب شاہ
صادق شاہ
محمد شاہ
سلطان شاہ
سعید شاہ
سید سلطان شاہ
سید مصطفیٰ
سید محمد
احمد شاہ
جعفر شاہ
علامہ سید علی
امام مسجد جامع سکردو
سید نجم الدین
سید ناصر حسین
سید محمد باقر
محمد علی
عبداللہ
اصغر علی
احمد
سجاد حسین
حسنین
قاسم
سید محمد نقی
سید محمد رضا
سید عباس
سبطین
سید سلطان
سید مہدی
سید منظور
سید ہادی
سید محمد علی شاہ
اختر حسین
جعفر شاہ
سید محمد کاظم
سید قاسم شاہ
(مسافر من کشمیر الی الحائر عراق)
سید احمد شاہ
آیت اللہ سید علی الحائری
تقی شاہ
باقر شاہ
سید محمد شاہ
حیدر شاہ
اسد شاہ
سید فاضل حسن شاہ
حسین شاہ
علامہ محسن الحائری
سید عباس
سید علاء
سید احسان
حجت السلام سید محمد رضا
سید محمد حسین
الشہید علامہ سید محمد تقی الجلالی
سید محمد
حجت السلام سید محمد جواد
محسن المنظر
محمد تقی
محمد علی
محمد حسن
محسن
سید محمد محسن
سید محمد علی
سید محمد حسن
سید علی ھادی
سید محمد صادق
قاسم
محمد باقر
ہاشم
بنت
(زوجہ المرجع سید ابوالقاسم الخوئی الموسوی)
سید کاظم
سید عابد شاہ
حسین شاہ
سید تقی شاہ
سید محمد اسلم
سید رسول شاہ
مہدی شاہ
محمد شاہ
امیر شاہ
فضل شاہ
سلطان شاہ
احمد شاہ
قاسم شاہ
حسین شاہ
مصطفیٰ شاہ
محمد شاہ
حسین شاہ
قاسم شاہ
حسن شاہ
باقر شاہ
سید عابدین
سید مسلم
صادق شاہ
حسن
مہدی
جعفر شاہ
سید محمد صادق الحسینی
امام جماعت مسجد حیدری کراچی
مرتضیٰ
عابدین شاہ
حسین شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 29 سے
اولاد احمد البن بن الامیر محمد الاشتر بن عبید اللہ ثالث بن ابو الحسن علی
ابو الحسن محمد الصالح
احمد السمین
علی
المفضل
محمد
القاسم
علی
عمار
القاسم
یحییٰ
علی
محمد
محمد طبق (بنی طبق آپ کی نسل ہے)
ابو جعفر
نجم الدین علی
حسن المقلاع
موسیٰ
احمد شمس الدین
ابو طالب
طالب الطریش
محمد الزماخ
علی الاسود
رجب
ابو علی الحسن
ابی الحسین
علی
موسیٰ
قاسم
ناصر
جعفر
احمد
عیسیٰ
شولہ
ہاشم (سادات آل البکاء)
ابو العلی حسن
احمد
ابو الحسین
محمد
علی
رجب
ابو الحجوج
عمران الملقب ہاشمی
حسین
علی
موسیٰ
سید اشرف الجلال
صفی الدین
حبیب اللہ
عطیش
محمد
سید جواد
صافی الشہیر بزوین النجفی
رمضان
زین العابدین
عبد العلی
محمد
مہدی
احمد
حبیب
احمد
مہدی
محمد
عبد علی
زین العابدین
حسن
حسین
سید جعفر زوین
ابو الحسن محمد
علی
ابو الفضل نقیب عماد الدین موسیٰ
منصور
ناصر
زرزور محسن الکبیر
نصر اللہ
شرف الدین
مرتضی
ہاشم
حسن
علی
سید صادق الفحام
علی
حسین
نجم
ناصر
(آل ناصر احفاد سید صادق الفحام الاعرجی)
حسن
سید محسن الاعرجی
سید رضی الاعرجی
سید جعفر
سید محمد
علامہ بحر الانساب سید جعفر الاعرجی النجفی
سید حسن
سید محمد
سید جواد
ابو القاسم صادق
طاہر
محمد علی
آیت اللہ سید حسین الاعرجی
محمد
فیصل
محمد مہدی
احمد
حسن
علی
مہدی
صادق
علی
صائب
العلامہ النسابہ سید نبیل صائب الاعرجی نقیب النقباء عراق

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولاد محمد الجوانی بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ بقول صاحب عمدۃ الطالب آپ اپنے والد کے وصی تھے۔ مدنیہ کے قرب میں بستی جوانیہ آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ کی والدہ کنیز تھیں۔ آپ ایک مرد سخی اور کریم تھے۔ آپ نے 32 سال کی عمر میں وفات پائی (العمدۃ صفحہ نمبر 219 مشجر عمیدی صفحہ 131)(93)

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے
اولاد حمزہ مختلس الوصیة بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام
آپ کو کتاب العمدہ کے صفحہ 319 پر مختلس الوصیة کہا گیا ہے جس سے مقصود کہ انہوں نے اپنے والد کی وصیت کو نظر انداز کر کے حکم عدولی کی لیکن اس کی وجہ نہیں بتائی گئی۔(93)
ابوعبداللہ حسین الشقف
ابوالحسن علی الاکبر
محمد الحرون
محمد الملقب ابی شقف
حسین (متوفی 259 ہجری)
ابویعلی حمزہ
حسن
محمد
ابوعلی عبیداللہ
علی
حسان
المرور
عبداللہ
مظلوم
ابی القاسم محمد المعروف میمون ☆
حسین
قاسم
عبداللہ
عبدالمقتدر
عبدالقادر
ہاشم
ابوالفتح
ابوبکر
ابوطالب
ابراہیم
حسین
باقر
میر قاسم بیروتی
جنید ← محمود ← احمد ترمذی
سید صدرالدین
(مورث اعلیٰ سادات کنگر و مظفر گڑھ مدفن تعزودار)
(کتاب شجرہ والطہرہ صفحہ نمبر 65)
احمد
مسلم
سراج الدین
قطب الدین
محمود
عماد الدین
محسن
حسن
فاضل
ابراہیم ← قاسم ← عبداللہ
مہدی ← ہاشم ← ہادی ← رضا
حسین ← زین العابدین ← محمود
احمد ← مرتضیٰ ← علی ← زین العابدین
قاسم ← محمد مارد ← حسین
احمد ← لطف اللہ ← عزالدین محمد
جلال الدین مرتضیٰ ← غیاث الدین محمد
غیاث الدین محمد
سید رفیع الدین حسین
(سادات حسینیہ الاعرجیہ، اسفراین)
ابوعلی ابراہیم الارزق المعروف سنور
(اولاد صفحہ نمبر 38 پر ہے)
ابوعبداللہ حسین الحرون
(الذی خرج بالکوفہ ایام المستعین)
محمد السفن
عبیداللہ
حمزہ الوفی
علی
حسن
عبیداللہ
محمد
زید
حسن
حسان
محمد الحرون
احمد
محمد العدل
حسن
حسان
حسین
علی
حسن
(☆ سادات بنی میمون جو مصر میں ہے
ان کا شجرہ کتاب عمدہ الطالب میں اسطرح ہے۔
میمون بن حمزہ بن حسین بن حمزہ بن
محمد بن حسین الشقف بن حمزہ مختلس الوصیہ)

پیچھے صفحہ نمبر 37 سے
اولاد ابوالارزق سنور بن محمد الحرون بن حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ الاعرج
احمد البرک
جعفر
ابوالحسن علی الاشل
محمد
محسن
عبیداللہ عزیزی
سراھنک
ابوطالب
ابوعبداللہ حسین الکوسج
علی
احمد
حسین
عقیل
حمزہ
ابومحمد عبدالمطلب
(نقیب حسیکت)
عبداللہ
قائد
ابی الشجاع محمد
(نقیب حسیکت)
بابازید
شمس الدین حیدر
مرتضیٰ
علی
محمد
حاجی
زکی
شیرداد
ملک
زکی
بہمن
ملک زاد
جہان شاہ
عطااللہ
محمد حسین
سید عاشور تکمہ بند
فضل اللہ
شرف الدین مرتضیٰ
حبیب اللہ
فخرالدین
عمادالدین
ابومحمد حسن الاھوازی
ابراہیم
ابوالحسن زید
زید
علی
حسین
زید
حسن
محمد
ابراہیم
ضیاءالدین
غیاث الدین محمد
سید معین الدین علی
(محلہ اوکان سمنان)
حسن
علی
مہدی
حیدر
علی ارزق
(اولاد بخارا فرغانہ خجد میں ہے)
محمد
ابی القاسم
حسن
فضل اللہ
ابی الشجاع جعفرتکین
علی الفقہی
جعفر
مہدی
ابوعبداللہ حسین
ابومحمد ابراہیم الارزق
محمد
ابوالحسن مہدی زین العابدین
حسن
ابومحمد حسن الکیاکی
محمد
رضاالدین
الدعی
حسین
کمال الدین
عمادالدین
علی
حیدر
مرتضیٰ
علی
عمادالدین
مرتضیٰ
علی
کمال الدین
حسین
کمال الدین
محمد حسین
علی
کمال الدین
محمد
ابراہیم
ضیاءالدین
ابراہیم
محمد
ضیاءالدین
ابراہیم
ضیاءالدین محمد
غیاث الدین محمد
شمس الدین محمد
ابومحمد اسماعیل
ابوالحسن علی معین الحق
محمد
ابی تراب
اسماعیل
محمد
ابی تراب
اسماعیل
محمد
ابی تراب
اسماعیل
محمد حسین الشہیر میر حسینی
عبدالکریم
میر حسینی
(حوالہ سراج الانساب وشجرہ طیبہ صفحہ 65)

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

تذکرہ جعفر الحجۃ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

بقول عمری آپ کی والدہ کا نام جمیحۃ تھا، جبکہ کتاب المنتقلین میں آپ کی والدہ کا نام حمادہ بنت عبداللہ بن صفوان بن عبداللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی تھیں۔(95) آپ کی کنیت ابوالحسن نام جعفر اور لقب حجۃ تھا۔ وہ اس لیے کہ آپ نے بہت زیادہ حج کیے تھے۔ بقول جمال الدین احمد کہ آپ شیعہ تھے اور مشہور شیعہ تھے۔(96) آپ کا تذکرہ علم الانساب کی تمام کتابوں میں مل جاتا ہے۔ آپ کو آئمہ زیدیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن بقول قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کہ آپ آئمہ آل محمد میں سے تھے۔(97) آپ بہت زیادہ فصیح تھے اور فصاحت اور بلاغت میں زید بن علی بن حسین سے مشابہہ تھے۔(98) آپ بہت زیادہ عبادت گزار تھے راہ خدا میں تصدیق کرنے والے تھے۔ صائم تھے اس قدر کے صرف عیدین کے دن روزہ نہ رکھتے تھے باقی تمام سال روزے کی حالت میں گزارتے تھے۔ آپ عالم فاضل محدث عابد تھے۔ آپ جہاں جاتے لوگوں کی ایک جماعت آپ کے ساتھ ہوتی۔ ابوالبختری وہب بن وہب سے روایت کرتا ہے: ''آپ کو اٹھارہ ماہ مدینہ میں زندان میں قید کیا گیا بحکم خلیفہ عباسی۔''(90,100)

بحارالانوار میں علامہ باقر مجلسی یوں رقم طراز ہیں کہ جعفر بن عبید اللہ کے بارے میں قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کہتے ہیں کہ یہ آئمہ آل رسول میں ایک امام تھے۔ ابونصر بخاری کا قول ہے کہ جعفر بن عبید اللہ کہ پیرو اور شیعہ انہیں حجت سے یاد کرتے ہیں اور یہ اپنی فصاحت اور بلاغت، فضیلت اور جمال میں جناب زید بن علی بن حسین سے مشابہ تھے۔ جس طرح جناب زید جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے مشابہ تھے۔ یہ سادات بنی ہاشم میں فضیلت زہد و تقویٰ اور حلم و شرافت کے حامل تھے نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے۔ ان کے شیعوں کا یہ نظریہ تھا کہ یہ زمین پر خدا کی حجت ہیں۔(101) سراج الانساب کے صفحہ نمبر 116 اور عمدۃ الطالب کے صفحہ 283 تا 304 پر آپ کا ذکر اس طرح موجود ہے۔

وجعفر الحجہ را از آن جہت الحجہ لقب نہادند کہ او حج بسیار گذاردی واز ائمۂ زیدیہ است ، وبہ قول القاسم الرسي ابن ابراهیم طباطبا از ائمہ آل محمد است وبسیار فصیح بود ، وأبو البختری[۲] وهب بن وهب اورا حبس کرد سیزده ماه[۳]، وصائم الدهر بود وبہ دو عید روزه کشادی وبس .

(۲) در دو نسخه : ابن البختری .

(۳) در عمده ص۲۳۰ : هیجده ماه .

٤۔ وأما جعفر الحجه بن عبيدالله الأعرج بن الحسين الأصغر من السجادﷺ وفي ولده الامرة بالمدينة، ومنهم ملوك بلخ ونقباءها. وجعفر بن عبيدالله من أئمة الزيدية وكان له شيعة يسمونه الحجة. وكان القاسم الرسي بن ابراهيم طباطبا يقول: جعفر بن عبيدالله من أئمة آل محمدﷺ وكان فصيحاً. فأعقب جعفر من رجلين: الحسن والحسين.

آپ کی اولاد میں دو بیٹے ابومحمد الحسن اور ابا عبداللہ الحسین تھے۔ بڑے بیٹے ابوالحسن کی اولاد مدینہ اور مصر وغیرہ میں موجود ہے زیادہ تر لوگ حجاز میں موجود ہیں، جبکہ چھوٹے بیٹے ابا عبداللہ الحسین کی اولاد ترمذ، بلخ، ہمدان، پارہ چنار، غزنی، ماوراالنہر، تاجکستان اور ہندوستان و پاکستان میں موجود ہے۔

پیچھے صفحہ نمبر 26 سے

اولاد جعفر الحجۃ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام

↓

ابومحمد الحسن

اولاد صفحہ نمبر 40 تا 48 پر ہے

ابا عبداللہ الحسین

اولاد صفحہ نمبر 49 تا کتاب ہذا کے آخر تک ہے
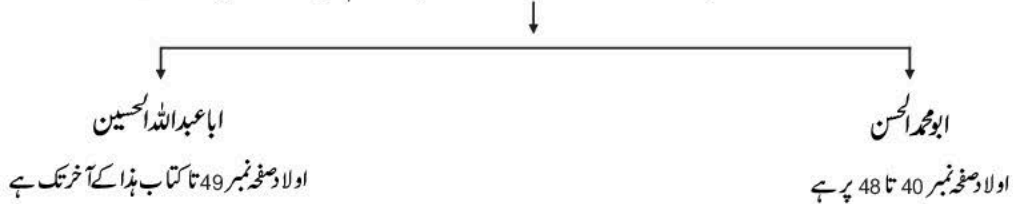
پیچھے صفحہ نمبر 39 سے
اولا د ابومحمد الحسن بن جعفر الحجۃ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام
ابوالحسین سید یحییٰ نسابہ
(والدہ رقیہ الصالحہ بنت یحییٰ بن سلیمان بن حسین الاصغر
اولا د ابوطالب پر سب سے پہلی کتاب لکھی)
(277-214 ہجری)
علی
(ان کی اولاد حجاز، موصل اور بغداد میں ہے)
ابواسحاق ابراہیم
ابوقاسم طاہر
(اولاد صفحہ نمبر 42 پر ہے)
محمد
ابی الحسین محمد الاکبر
احمد عرج
ابوالعباس عبداللہ
محمد
ابراہیم
یحییٰ
حسن
(دوران اعتکاف قتل کئے گئے)
قاسم
موسیٰ
ابومحمد الحسن
احمد الزائر
فوارس
محمد العمر (المعروف بابن الزائر)
الحسن (علاقہ حائر)
ابوابراہیم محمد
احمد
ابوالحسن علی
حمزہ
فارس (بنوفارس)
ابوالفوارس حسن ابومنصور نقیب الحائر
علی
یحییٰ
محمد
علی
محمد
علی
(سادات بنوعکتہ)
حسن
ابراہیم
محمد
علی
ابوجعفر
ابوالقاسم
فضائل
علوان
علی
(سادات بنی علوان)
ابوالعز محمد
برکات
سالم
علی الاعرج (بنوالاعرج)
احمد
محمد
شیخ العالم النسابہ فخر الدین علی الادیب
سید جمال الدین احمد
ابوالطیب محمد
(مسافر فی بلاد الروم)
ابوالفوارس مجد الدین محمد
(اولاد صفحہ نمبر 41 پر ہے)
ناصر
فوارس
علی الرغاوی
علی غیلان
محمد
ابوالحسین
ثابت
(سادات بنوثابت)
مسلم
حبیب
عبداللہ
محمد
غیاث
ہلال
محمد
یحییٰ
علی
محمد
ہانی
محمد
عیسیٰ
ہانی
عبدالمعنم
کمال
(اولاد مصر میں ہے)
زوہیب
عبدالملک
حسن
سلطان نقیب مدینہ
حسن نقیب مدینہ
نجم الدین علی
حسن
قطب الدین
نجم الدین
لطف اللہ
اسداللہ
سعیداللہ
سید حافظ
سید احمد قاضی
سید رحیم
سید جابر
سید شاہ کامل
انعام
اکبر
سیف الف
حسین
نبی
ناصر
حجۃ السلام سید محمد علی
مقیم قم ایران
یحییٰ
عبداللہ
حسین
علی
حسین

پیچھے صفحہ نمبر 40 سے
اولاد ابوالفوارس مجدالدین محمد بن فخرالدین علی بن محمد بن احمد
جلال الدین علی
نجم الدین
عمید الدین عبدالمطلب
عراق
عبدالکریم غیاث الدین
عبداللہ ضیاء الدین
عبدالحمید
حسن
فخرالدین
جعفر
حسن
محمد جلال الدین
سعدالدین محمد
ابوطالب مجدالدین
محمد
عبداللہ
محمد
ناحی
علوان ← محمد ← موسیٰ ← ابراہیم ← محمد ← طہٰ ← محسن ← عباس (سادات آل العمیدی عراق)
حسین رضی الدین
شمس الدین محمد
عبدالکریم غیاث الدین
حسین رضی الدین
محمد شمس الدین
یحییٰ
فخرالدین عبدالوہاب
رضی الدین
سید جلال الدین (قتل فی البغداد)
عبدالرحمان
عبدالحمید نظام الدین
مجدالدین محمد
عبداللہ ضیاالدین
ابوالربیع جلال الدین سلیمان
نظام الدین بلخی
مجدالدین علی
جلال الدین عبداللہ
شمس الدین علی
نجم الدین کبیر
حسین
محمد
قطب الدین
عبدالطیف
محمد
شمس اللہ
سعداللہ
نادرشاہ
تیمورشاہ
ابراہیم شاہ
اسماعیل شاہ
سلیمان شاہ
علی اصغر
غلام حسین
موسیٰ
علی اکبر
عوض
محمد شاہ
جمال الدین
سید سعداللہ والی بلخ (جد سادات سولیج)
عبدالطیف
اسداللہ فقیہ
محمد عبداللہ
سید علی محمد
حافظ شاہ
صادق ← ہاشم ← محمد خان ← علی مردان ← سید علی رضا
سید حیدر الحیدری
سید علی عطاء
علی حسن
حجت الاسلام سید اسحاق الحیدری
(مقیم قم ایران)

پیچھے صفحہ نمبر 40 سے
اولاد ابوالقاسم طاہر بن یحییٰ نسابہ بن ابومحمد الحسن بن جعفر الحجۃ
ابوجعفر محمد
عبداللہ
محمد
بشام
عباس
طاہر
مسلم
ہفام
محمد
سلطان
ہفام
موسیٰ
راجح
شمیلہ
عیسیٰ
ابویوسف یعقوب
محمد ابوعبداللہ (مصر چلے گئے)
یعقوب
ابومحمد الحسن
زید
سلیمان
طاہر
علی
حسین
محمد
زید
حسن
سلیمان
عبداللہ
محمد
(سادات بنوشقائق رملہ میں ہے)
الحسین
عبداللہ عرفہ
محمد
علی
ابراہیم
حسین
محمد
عبداللہ
محیاء
جلال
(بنوجلال حلہ میں ہے)
یحییٰ مبارک
ابوعلی عبیداللہ
ابوالحسن ابراہیم
ابوجعفر محمد مسلم
احمد القاسم
ابوالحسن طاہر
(مصر چلے گئے)
مسلم
عبیداللہ
علی
عبداللہ
سعید
محمد
علی
الحسن
ابراہیم
طاہر
اسماعیل
الحسن
عبداللہ
علی
داؤد
سلیمان
داؤد
محمد
ابوہاشم داؤد
(اولاد صفحہ نمبر 43 پر ہے)
ابوالفضل جعفر
عبداللہ
ابومحمد الحسن
موسیٰ
المعروف بغرارہ
علی
عبداللہ
محمد
حسن
عبداللہ
السیف
احمد
الاشرف
عمارۃ
طاہر
عبداللہ
یحییٰ

پچھلے صفحہ نمبر 42 سے
اولاد ابو ہاشم داؤد بن احمد القاسم بن ابو علی عبید اللہ بن ابو القاسم طاہر
الحسن
الحسین
ہانی
عمارۃ مھنا حمزہ
عدنان
حسن
کثیر
حسن
ہاشم
ہاشم
عیسیٰ
علیان
خزعل
(آل خزعل مدینہ منورہ)
داؤد
حسین
یحییٰ
حسن
حسین
کثیر
یحییٰ
نامی
عیسیٰ
علیان
خزعل
القاسم
زید التقم
احمد الجواد
حسین الخیط (جد سادات خیط مدینہ، کوفہ، غری)
عبد الوہاب
ابراہیم
محمد کتیلہ
نمیلہ
عبد الوہاب
شمس الدین سنان
قاسم
ہاشم
عبد اللہ
ہاشم
محمد
عبد اللہ
ہاشم الداخل
منصور
عبد الحسین العطار
(سادات العطار الاعرجی)
شہاب الدین حسین
(اولاد صفحہ نمبر 44 پر ہے)
ابو طاہر عبد اللہ
ملاعب
سمار
ملاعب
جبل (آل جبل)
ابو قاسم محمد
حمزہ
شرف الدین مہنا
سبیع
علی ذریب
کامل
ھزیر
حبیب
الحصین
دیباج
کاسب
سنان
سلیمان
محمد
علی
حمزہ
محمد
حمزہ
سبیع
مہنا
علی
مفرج
سبیع ثانی
سلیط
سلطان
شللی
احمد
محمد
حیادنتوش
عامر
صالح
محمد
عبد اللہ
ابی بکر
محمد البرادعی
(سادات آل برادعی مدینہ)
مالک
محمود
احمد
محمد
ناصر الدین
سید اعظم عبد الستار
عمارۃ
الفرج
یعیش
یوسف
حسین
عمارہ
سعید
سبیع
قریش
مہنا
سبیع
مہنا
راجح
عقیل
حسین
محمد
حسن
ربیع
حسن
(آل ربیع عراق میں ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 43 سے
اولاد شہاب الدین حسین بن عمارہ مہنا حمزہ بن ابو ہاشم داؤد بن احمد القاسم بن ابوعلی عبیداللہ بن ابوالقاسم طاہر
مالک
مہنا الاعرج
(اولاد صفحہ نمبر 45 پر ہے)
عبدالواحد
علی
عبداللہ المناصیر
حمزہ
محمد
توبہ
فضل
شبانہ
منصور
نکشیہ
علی
محمد
احمد
حزیم
عرمہ
ثابت
نصر
محمد
حرن
خراسان
منیف
حسن
سعد
سعد
علی
چران
عامر
مرشد
ابی القاسم (بوہلول)
شداد
راجع
منبہ
شبیب
محمد
علی
جعفر
حزیم
علی
مقطع
مذکور
مالک ابومسعود
محمد
عتیق
ربیع
سرحان
(سادات السرحین)
حسین
حسن
مھجوب
صقر
مبارک
نبال عمران
سید خائز بعرف فاران
ضامن
قاسم
سید صالح الشریفی
(سادات الاھواز)
محمد
ترکی
مشہر
محمد زعان
حسن
علی
مسلم
عبدعلی
عبدجدہ
عبدرب
ابوالحسن واحدی
شمس الدین
(سادات مدینہ منورہ)
ہاشم
سباحی (السادہ آل بیت السباحی المناصیر)
فاحی
عبداللہ
الحاج سعدون
شدقم
معرعر
محی
یحییٰ فاضل
احمد
زبیق
علی
احمد
عبداللہ
محمد
سیدالجلیل شہاب الدین
حصام الدین مھنا
احمد
ابوالحسن
حمود
مقبل
(سادات آل مقبل)
مالک
حسین
طاہر
جعفر
محمد
عبدالنبی
ناصرالدین
محلی
جبران
مدلی شہاب
سعد
حسن
عبدالکریم
آیت اللہ سید احمد خوانساری
قاطع
طلال
دویرہ
دیوان
محمد
غزی
سالم
علی النقیب
حمد
شاہ قاسم بدلا
رضا
عبداللہ (آل صابئون)
فرج اللہ
حسین
علی
جبر
سالم
عمر سید
رضا
احمد
شدقم
سیدنورالدین علی
ہمایوں
ناصرالدین
قاسم
حمزہ
(آل حمزہ الاعرجی عراق)
ہاشم مشھدی
حسین
فیاض (آل فیاض)
القاسم
بدرالدین حسن
محسن
(آل محسن الاعرجی عراق)
جبر
فرحان
یوسف
کماز
عبدالسادہ
احمد
نضیر
جعفر
شمس الدین
مرجع
محمد مومن
حسین
(اولاد آل طاہر)
علی
زین الدین
شدقم
ضامن (مولف کتاب تحفۃ الازھار)

پیچھے صفحہ نمبر 44 سے
اولاد مہنا الاعرج بن شہاب الدین حسین بن ابی عمارہ حمزہ مہنا الاکبر
الامیر ابوفلیتہ قاسم
ھانی
الامیر عبداللہ
الحسین امیر مدینہ
الامیر ہاشم
الامیر جمال الدین جماز
(اولاد صفحہ نمبر 46 پر ہے)
امیر شیحہ
امیر جماز
امیر علی الحرون
ہاشم
محمد
امیر منیف
امیر ابو عامر منصور
مہنا
ابوغرہ سالم
ابوفلیتہ قاسم
جوشن
(آل جواشنہ بوادی مدینہ)
عبداللہ
جعفر
دوغلن
امیر مقبل
محمد
سید عطیفہ
عمیرہ
حدیثہ
علی
ابی بکر
محمد
جماز
امیر رملہ
(آل رملہ ان کی اولاد ہے)
جماز
نعسیر
کبش
کبیش
فضیل
زیان
عطیہ
شفیع
شماس
حسن
رشید
احمد
حربی
عبداللہ
مانع
علی
محمد
صقر
معصر
علی المفتضح
حسین
عامر
راضی
سالم
عبدالسید
معیسد
(مشجر السادہ المفتضح الاعرجی عراق)
دہیش
عجلان
ابوزر
(سادات ابوزر)
ثابت
قیس
کباد
عثرم
ضیغم
محمد
منصور
بدیوی
حمود
ثابت
(مشجر السادہ آل ثابت الاعرجی)
ابراہیم
سعدون
حسن
مالک
شبیب
مانع
صالح
علی
حسن (آل سعدون الحسینی عراق)
شبیب
محمد
سعدون
لاشہ
ثامر
ناصر الاشقر
منصور باشا
عجمی
فالح
عبداللہ
حمود
(آل سعدون الاعرجی بیروت لبنان)
سلیمان
ابراہیم
(آل ابراہیم بن زیان عراق)
معمر
حسین
عبداللہ
محمد
محمد
خلیفہ
ابراہیم
عبدالحسین
حمزہ
سلمان
راشد
سلیمان
قضیب
مقبل
خلیفہ
ہاشم
علی
احمد
؟
سالم
ابراہیم
عطیہ
علی الحمران
(مشجر السادہ آل حمران الشرفاء الاعرجی)
مجید
حمادی
جعفر
نبیل
موسیٰ
ہاشم
محمد علی
محمد جواد
صالح
فخری
حامد
رزاق
قاسم
محمد حسین
ماجد
میثم
کفاح
منذر
محمد

پیچھے صفحہ نمبر 45 سے

آل جماز الحسینہ الاعرجیہ کے قبائل

1۔الشریف کروان بن ہاشم کی اولاد سے قبائل	آل ابونقرم ۔آل البارودی ۔آل ہیکل ۔آل جلوی ۔آل السلح ۔آل القویضی ۔آل زیدان ۔آل مکی ۔آل مزرقانی ۔آل زناتہ ۔آل حسین آل میسدی ۔آل سلالہ ۔آل ابوزید الدیابی ۔آل بلال ۔آل حمدان ۔آل احمد حسن ۔آل ابوشکرا ۔آل عمران ۔آل ابوصویری ۔آل عواد آل النویقہ ۔آل محمد سالم ۔آل المعری ۔آل حسان ۔آل ابوکلیب ۔آل حربی ۔آل ابوسلاطین ۔آل القصری ۔آل محارب ۔آل روح ۔
2۔شریف دغیم بن ہاشم کی اولاد سے قبائل	آل حفانتہ ۔آل حدید ۔آل خربوطلی ۔آل فراج ۔آل الدرعی ۔آل دقر ۔آل جحی ۔آل ضاحی ۔آل دویدار ۔آل الادیب ۔آل العبودی ۔آل الغراب ۔آل المعتوق ۔آل المرعی ۔آل البعیر ۔آل خضر ۔
3۔شریف مالک بن مخدم بن بوبر کی اولاد سے قبائل	آل قاسم ۔آل حمید ۔آل عبد ۔آل الصعیدی ۔آل طبارہ ۔آل ابراہیم ۔آل بدوی ۔آل داؤد ۔آل سلطان ۔آل رشوان ۔آل الدحیش ۔آل طالب ۔آل وشاضی ۔آل عودہ ۔آل الھواری ۔آل رفاعی ۔
4۔شریف مرعی بن مخدم بن بوبر کی اولاد سے قبائل	آل ابی سلیم ۔آل الاقرع ۔آل ابی دویل ۔آل البربری ۔آل عیسرہ ۔آل خیان ۔آل البحری ۔آل زناتہ ۔آل البال ۔آل مصطفیٰ ۔آل قناوی ۔ آل ابی الحاج ۔آل حسین مصطفیٰ ۔آل طقری
5۔شریف علی بن مخدم بن بوبر کی اولاد سے قبائل	آل علی حسن ۔آل احمد مغنم ۔آل حسن عثمان ۔آل حشاش ۔آل حسین عویش ۔آل مصطفیٰ حسن ۔آل کرار ۔
6۔شریف غیث اللہ بن مخدم بن بوبر کی اولاد سے قبائل	آل متولی عبدالرحیم ۔آل محسن ۔آل ابی الکلاب ۔آل الطرشہ ۔آل ابوسحلی ۔آل عثمان ۔آل الجداوی ۔آل الشیخ ۔آل مہدی ۔آل حلبی ۔ آل شلی ۔آل عمیر ۔آل عدیسی ۔آل سمباکی ۔آل دقینہ ۔
7 ۔الشریف شاہین بن مخدم بن بوبر کی اولاد سے قبائل	آل الخجری ۔آل محمد حسین ۔آل عبدالرحیم سید ۔آل محفوظ ۔آل خلیفہ ۔آل کحیل ۔آل خور ۔آل الاحمر ۔آل حافظ ۔آل صقر ۔آل عمارہ ۔ آل طلوز ۔آل زناتہ ۔آل نصار ۔آل رحیم ۔آل مخلوف ۔آل مقلد ۔آل حسین صقر ۔آل جادکساب ۔آل فراج ۔آل الادیب ۔

8۔الشریف شوبخ بن بوری کی اولاد سے قبائل۔ آل حمید۔آل ابوالنصر۔آل ابوحسنیٰ۔آل عشری۔آل بشیر۔آل ابودیاب۔آل غزالی۔آل الشاطر۔آل کاشف۔آل قرواش۔آل مفتاح۔آل شاہین۔

9۔شریف بطیخ بن بوری کی اولاد سے قبائل۔ آل القلع۔آل الشحی۔آل صقر۔آل حجازی۔آل ابویوسف۔آل عامر۔آل ابوسیف۔آل الشلخی۔آل العجل۔آل عوض۔آل حامد۔آل مقلد۔آل الھمامی۔آل سوسو

10۔شریف عمارہ بن جماز بن مہنا کی اولاد سے قبائل آل الناظر۔آل البحری۔آل العلامی۔آل القرآن۔آل الاعرج۔آل القرافیل۔آل الشملول۔آل العماری۔آل الحرز۔آل الشطی۔آل جعری۔آل المریمی۔آل الزعیز۔آل السمھودی۔آل العبور الحصرف۔

11۔شریف نائل بن جماز ثانی بن مہنا کی اولاد سے قبائل آل قاسم۔آل محارب۔آل مقدم۔آل ابوجودی۔آل الجوامی۔آل المہنا۔

12۔شریف بدر بن نجد بن جماز ثانی کی اولاد سے قبائل آل جسیل۔آل جہینی۔آل حمدان۔آل عویضہ۔آل مثالی۔آل جبل۔آل حرحوش۔آل قویتۃ۔آل علی موسیٰ۔آل المرابط۔آل حمد اللہ۔ آل زمر۔آل جاد اللہ۔آل نارہ۔آل عیارو۔آل ابودیاب۔آل المرعی۔آل الجعل۔آل ابوسنادہ۔آل فارس۔آل راجح۔آل طروش۔ آل عثمان احمد۔

13۔شریف سرور بن نجد بن جماز ثانی کی اولاد سے قبائل آل کلحی۔آل الططاوی۔آل شعبان ناصر۔آل تمام۔آل عمارہ۔آل جمل۔آل زناتہ۔

ابوالحسین سید یحییٰ نسابہ بن ابومحمد الحسن بن جعفر الحجہ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سے مدینہ منورہ کے امراء(321۔923ھ)

عہد العباسیین

1۔موسس الامارہ الحسینیہ مدینہ منورہ میں عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجہ(321۔329ھ) 2۔القاسم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ(329۔336ھ)

عہد الفاطمین 3۔مسلم (محمد) بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ(336۔366ھ) 4۔طاہر بن محمد (مسلم) بن عبیداللہ بن طاہر(366۔381ھ) 5۔حسن بن طاہر بن محمد (مسلم) بن عبیداللہ بن طاہر(381۔390ھ) 6۔داؤد بن قاسم بن عبیداللہ بن طاہر(401۔401ھ) 7۔مہنا بن داؤد بن قاسم بن عبیداللہ(401۔408ھ) 8۔الاخوان سلمان و حسین ابنان داؤد بن قاسم بن عبیداللہ نائب شریف المکہ ابوالفتوح(408۔428ھ) 9۔حسین بن مہنا بن داؤد بن قاسم(428۔469ھ) 10۔(مخیط) حسین بن احمد الجواد بن حسین بن داؤد بن قاسم(469۔469ھ) 11۔مالک بن حسین بن مہنا بن داؤد بن قاسم(469۔496ھ) 12۔ ابومنصور بن عمار بن سبیع بن مہنا(496۔497ھ)

13۔حسین بن مہنا بن حسین بن مہنا بن داؤد(حتیٰ عام558ھ) **عہد ایوبیین** 14۔القاسم بن مہنا بن حسین بن مہنا بن داؤد(558۔583ھ) 15۔جماز بن قاسم بن مہنا بن حسین(583ھ) 16۔سالم بن قاسم بن مہنا بن حسین(583۔612ھ) 17۔قاسم بن جماز بن قاسم بن مہنا(612۔624ھ) 18۔شیحہ بن ہاشم بن قاسم بن مہنا(624۔647ھ) 19۔عمیر بن قاسم بن جماز بن قاسم(647ھ) **عہد المالیک** 20۔عیسیٰ بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم(647۔649ھ)

21۔منیف بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم(649-659ھ) 22۔جماز بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم(659۔700ھ) 23۔منصور بن جماز بن شیحہ بن ہاشم(700۔725ھ)

24۔کبش بن منصور بن جماز بن شیحہ(728۔736ھ) 25۔ودی بن جماز بن شیحہ(736۔743ھ) 26۔طفیل بن منصور بن جماز بن شیحہ(743۔750ھ)

27۔ہمیان بنت مبارک بن مقبل بن جماز(750۔750ھ) 28۔سعد بن ثابت بن جماز بن شیحہ(750۔752ھ) 29۔فضل بن قاسم بن جماز بن شیحہ(752۔754ھ)

30۔مانع بن علی بن مسعود بن جماز(754۔759ھ) 31۔جماز بن منصور بن جماز بن شیحہ(759۔759ھ) 32۔عطیہ بن منصور بن جماز(760۔773ھ)

33۔ہبۃ بن جماز بن منصور بن جماز(773۔783ھ) 34۔عطیہ بن منصور بن جماز(783۔783ھ) 35۔جماز بن ہبۃ بن جماز(783۔785ھ) 36۔محمد بن عطیہ بن منصور(785۔789ھ) 37۔جماز بن ہبۃ بن جماز(789۔798ھ) 38۔ثابت بن نعیر بن منصور(798۔805ھ) 39۔جماز بن ہبۃ بن جماز(805۔811ھ)

40۔ثابت بن نعیر بن منصور(811۔811ھ) 41۔عجلان بن نعیر بن منصور(811۔816ھ) 42۔غریر بن ہیازع بن ثقبہ(816۔514ھ) 43۔عجلان بن نعیر بن منصور(824۔829ھ) 44۔ثابت بن نعیر بن ہبۃ بن جماز(829۔829ھ) 45۔خشرم بن دوغان بن ہبۃ بن جماز(829۔831ھ) 46۔مانع بن علی بن عطیہ بن منصور(831۔839ھ) 47۔امیان بن علی بن عطیہ بن منصور(839۔842ھ) 48۔سلیمان بن غریر بن ہیازع بن ہبۃ(842۔846ھ) 49۔موسیٰ بن کبش بن ہبۃ(846۔847ھ) 50۔ضیغم بن خشرم بن نجاد بن ثابت(848۔850ھ) 51۔عمیان بن مانع بن علی(850۔855ھ) 52۔زبیری بن قیس بن ثابت (855۔865ھ) 53۔زہیر بن سلیمان بن ہبۃ بن جماز(865۔869ھ) 54۔ضیغم بن خشرم بن نجاد بن ثابت(869۔869ھ) 55۔زہیر بن ہبۃ بن جماز بن منصور(869۔870ھ) 56۔ضیغم بن خشرم بن نجاد(870۔870ھ) 57۔زہیر بن سلیمان بن ہبۃ بن جماز(870۔874) 58۔ضیغم بن خشرم بن نجاد(874۔883ھ)

59۔فسیطل بن زہیر بن ہبۃ بن جماز(883۔887ھ) 60۔زبیری بن قیس بن ثابت بن نعیر(887۔888ھ) 61۔حسن بن زبیری بن قیس بن ثابت(888۔901ھ)

62۔فارس بن شامان بن زہیر بن سلیمان (901۔903ھ) 63۔ثابت بن ضیغم بن خشرم بن نجاد (903۔906ھ) 64۔مانع بن زبیری بن قیس (906۔910ھ)
65۔فارس بن شامان بن زہیر بن سلیمان (910۔915ھ) 66۔مانع بن زبیری بن قیس (916۔919ھ) 67۔ثابت بن ضیغم بن خشرم بن نجاد (919۔923ھ)
کتاب الباحث فایز بن موسیٰ البدرانی الحربی میں سادات حسینیہ مدینہ منورہ کا 960 ہجری اور 1187ھ تک بھی امارت کا ذکر ملتا ہے۔ جو کہ غیر بن منصور بن جماز اور زبیری بن قیس الجمازی کی اولاد میں رہی ہے تاہم پھر بھی ان چند امراء کے نام یہ ہیں۔68۔منصور بن ضیغم بن خشرم 976ھ۔ 69۔شریف میزان بن علی بن محمد بن حسن بن زبیری 997ھ 70۔شریف راجح بن میزان بن علی بن محمد بن حسن 1040ھ۔ 71۔شریف میزان بن علی بن محمد بن حسن بن زبیری 1042ھ۔ 72۔شریف مانع بن حسین بن حبشی بن جرائیل بن مانع بن زبیری 1062ھ۔ 73۔شریف نافع بن راجح بن میزان بن علی 1092ھ۔ 74۔شریف صلاح بن نافع بن راجح بن میزان 1124ھ۔

تذکرہ اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

نام حسین کنیت اباعبداللہ والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسن بن حسین الاصغر تھیں۔تقریباً انساب کی تمام کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔آل ابوطالب پر پہلی کتاب لکھنے والے ابوالحسین سید یحییٰ نسابہ آپ کے سگے بھتیجے تھے۔عالم فاضل اور محدث تھے۔آپ جہاں جاتے لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوجاتے۔آپ کے عقیدت مند زیادہ تر ابواء اور عریض میں تھے۔آپ اپنی زندگی میں پانچ مرتبہ کربلا گئے واقع کربلا یعنی غم حسین پر کثرت سے گریہ کرتے تھے۔آپ کو اباعبداللہ الحسین اس لیے بھی کہتے ہیں کہ آپ خلق وخو میں امام حسین علیہ السلام کے مشابہ تھے۔صاحب المجدی فی الانساب الطالبین نے صفحہ نمبر 406 پر آپ کا ذکر کیا آپ بہت زیادہ سخی تھے۔جو کچھ پاس ہوتا راہ خدا میں دے دیتے آپ کی ولادت 178 ہجری جب کہ وفات 226 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی عمر مبارک 48 برس تھی۔(94) المراثی نے آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ کی وفات پر غم کے اظہار میں اشعار بھی کہے تھے۔آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا ابومحمد حسن الامیر تھے۔کتاب العمدہ کے صفحہ 283 تا 304 آپ کا ذکر ملتا ہے۔

حسین بن جعفر الحجۃ فدخل بلخ اواعقابھا (حوالہ عمدہ الطالب صفحہ 201 چاپ جدید صفحہ 403)

حسین بن جعفر الحجۃ کے پیچھے ایک فرزند ابومحمد حسن الامیر تھے۔حسن کی والدہ زبیریہ تھیں۔(حوالہ کتاب شجرہ المبارکہ چھاپ قم صفحہ 166)

ابوعلی عبید اللہ، محمد ابوالعباس، ابواحمد عبداللہ و حسن انتقل من سمرقند الی بلخ (حوالہ کتاب الفخری فی النساب الطالبین از حسن بن احمد المروزی الازورقانی صفحہ نمبر 62)

تذکرہ ابومحمد حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ بن عبید اللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام

آپ کا نام حسن کنیت ابومحمد اور لقب الامیر تھا۔آپ کی والدہ زبیریہ تھیں۔آپ کی ولادت 194 ہجری بمقام مدینہ منورہ میں ہوئی۔کتاب المجدی میں عمری نے صفحہ نمبر 406 پر جبکہ عمدۃ الطالب میں سید جمال الدین نے صفحہ 283 تا 304 پر آپ کا ذکر کیا ہے۔آپ کی قبر بلخ میں ہے۔آپ شاہ عبدالعظیم حسنی کے ہم عصر تھے معتصم عباسی کی وفات کے بعد متوکل عباسی تخت نشین ہوا تو اس نے آتے ہی سادات بنی فاطمہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔تب آپ کو مدینہ چھوڑنا پڑا اور امام علی النقی علیہ السلام کہ ہدایت پر مدینہ سے نکلے کربلا 236 ہجری کو منہدم ہوئی بحکم متوکل عباسی جبکہ آپ نے ایک سال قبل 235 ہجری کو مدینہ چھوڑا۔ بقول سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی در کتاب سراج الانساب صفحہ نمبر 142 لکھتے ہیں کہ آپ نے متوکل کے زمانہ حکومت میں سن 235 ہجری کو مدینہ چھوڑا اور سمرقند چلے گئے۔اور وہاں سے 241 ہجری کو بلخ آمد ہوئی آپ 251 ہجری کو بلخ میں وفات پا گئے۔آپ بہت بڑی شان والے تھے آپ کی اولاد میں ایک بیٹا ابوالقاسم میر سید علی جلاآبادی تھے۔سراج الانساب میں آپ کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔ ونسل ابوعبداللہ الحسین از پسرش حسن الامیر : ودر زمان خلافت متوکل عباسی در شہور سنۂ خمس وثلاثین ومائتین به سمرقند رفت، ودر سنۂ احدی وأربعین ومائتین به بلخ آمد ، به غایت عالی شأن بودند . وسادات عظام عالی مقدار ترشیر از نسل اویند .

تذکرہ ابوالقاسم میر سید علی الجلاآبادی بن حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ

آپ کا نام علی کنیت ابوالقاسم والدہ سیدہ خدیجہ الکبری بنت سید علی المرعش تھیں۔ پیدائش کے سن میں اختلاف ہے تاہم وفات بلخ محلّہ جلاآباد میں ہوئی۔کتاب اساس الانساب الناس کے صفحہ 296 پر آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی نے کیا ہے۔آپ کی اولاد بلخ، ترمذ، غزنی، ھمدان اور پاک وہند میں موجود ہے۔

پیچھے صفحہ نمبر 39 سے
اولادا باعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر
ابو محمد حسن الامیر
ابوالقاسم میر سید علی جلا باذی نقیب النقباء و رئیس بلخ
ابو احمد عبداللہ
ابوالعباس میر محمد اول جلا باذی
(اولاد صفحہ نمبر 52 پر ہے)
حسن
ابو علی عبیداللہ
عماد الملک
محمد ابوالحسن زاہد
ضیاالدین
علی ابوالقاسم المعروف نو دولت
عبیداللہ ابو علی رئیس بلخ المعروف یارخدا
ابی جعفر شمس الدین بلخی
ابو عبداللہ حسین
ناصر الدین ابوالمعالی
✰ محمد ابوالحسن شاہ فخر الدین
ضیاالملک
شاہ شرف الدین
علی ابوالقاسم
شاہ انور
(اولاد صفحہ نمبر 50 پر ہے)
علی ابوالمجد
احمد ابو برکات
محمد ابوالفتح
طاہر ابوالحسین
عبیداللہ ابو علی
شمس الدین
عزت مآب خانزادہ علاؤالملک ترمذی
(حاکم ترمذ، اولاد ترمذ میں ہے)
شاہ افضل
سید شافی المعروف طاہر
نظام الدین
شمس الدین ابو جعفر
تاج الدین حسین
شاہ خلیل
میر بحر میر احمد
شاہ میراں
حسام الدین
قوام الدین علاء الملک
جنادالدین
شاہ زین
احمد شاہ
مرتضیٰ
قلندر علی
جعفر
عرب
علی اکبر
نور اللہ
المعروف میر طوطی شاہ
شاہ تراب
میاں عرب شاہ
میاں شاہ علی
سلیم شاہ
منصور علی
حیات شاہ
عظمت شاہ
محمد شاہ
گل شاہ
معصوم شاہ
(اولاد پارہ چنار میں ہے)
میر کبیر
میر عاقل
بادشاہ
انور شاہ
مددشاہ
شاہ حسن
میر ابراہیم
حیدر شاہ
سید شاہ نبی
علی شاہ
محمد علی شاہ
لال شاہ
سید سخی حسن شاہ
قائل شاہ
غلام شاہ
محمود شاہ
سید محمد عقیل شاہ
سید محمد مہدی الحسینی رہائش پشاور
ابراہیم میاں
میر جعفر میاں
فضل حسین میاں
شہید علامہ سید عارف الحسینی
پارہ چنار
علی ابو طاہر
ابوالحسن محمد
المعروف شرف السادہ
ابو طالب حسن
ابو ابراہیم الحسین
محمد ابوالقاسم الفقیہ
عبداللہ ندیم
محمد ابوالمعالی
مصنف کتاب بیان الادیان
علی ابوالمحاسن
نعمت
محمد
ابو علی
جعفر ابوالقاسم
ابوالحسن علی
(مزار شریف بلخ المعروف حضرت علیؒ)
علی نقیب بلخارستان
ابو عبداللہ حسین
الملقب تاج الدین
ابو محمد الحسن
الملقب شرف الدین
✰ یہ شجرہ کتاب شجرہ طیبہ سے لیا گیا ہے۔ تاہم شاہ فخر عالم کے شجرے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

پیچھے صفحہ نمبر 49 سے
اولادسیدشاہ انوربن ابوالحسن شاہ فخرالدین بن ابوعبداللہ حسین بن علی ابوالقاسم
شاہ طیب
شاہ طاہر
شاہ ضیاءالدین
سیدافتخار
شاہ افضل
شاہ غیاث الدین
شمس الدین
زکی الدین
حبیب
داؤد
کریم
قاسم
سمیع
سلیم
یحی
رکن الدین
الامیرکلاں
احمدالکبیر
امیرشاہ
شاہ قاسم
سیدنبیل
میربدل
میرعبدالرحیم
سیدحسن
اسماعیل
السیدعسکر
(سادات اردبیل)
سیدعلی پیلا
(مدفون بھنکا قریہ سادات حدود دراحسر شمالی ایران)
حسین
وکیل
حاکم
نبیل شاہ
شاہ نصیر
خضرشاہ
ناصر
سیدعبدالمطلب
شاہ رضا
خالی
عطاءاللہ
محمدمہدی
محمدھادی
سیدمحمدرضابہشتی
میرعبدالباقی
میرمحمدحسین
میرمحمدتقی
عبدالمطلب
محمدتقی
حسین
مرتضی
مہدی
سیدمیرزا
میرصادق
سیدابوجعفر
محمدھادی
حسن
سیدتقی
باقر
محمد
سیدباقرغازی
عبدالمطلب
محمدہاشم
سیدمحمدرضا
سیداحمد
ابوالحسن
سیدمحمدصادق
محمدشفیع
عبدالغنی
محمدعلی
سیدعبدالحسین
میرزاسعد (قزوین)
سیدرحیم
ابوالقاسم محقق
سیدابوالحسن
میرمحمدقاسم
سیدمیرسعید
حسین
مرتضی
آقاسیدمحمدحسین المرتضوی لنگرودی
مہدی
جلال الدین
سیدہاشم
رضاعالم دینی
سیدفضل اللہ
محمدعلی بہشتی
حجتہ الاسلام شہیدسیدبہشتی
سیدمحمدرضابہشتی
رکن الدین
کریم
میرسیدکلاں
میرحبیب
العالم سیداحمدولی
میرقاسم تاجدار
رسول شاہ
(سادات علی زئی)
تقی شاہ
اصغر
اکبرشاہ
نسیم
ابوزر
شاہ ناصر
میاں دوست
پیرقبہ
سیداصغر
شاہ امام
میاں شاہ
باقرشاہ
صاحب شاہ
میرشاہ
قاسم شاہ
حسین شاہ

مختصر تذکرہ اجداد میر سید علی ھمدانی المعروف علی ثانی شاہ ھمدان

تذکرہ میر سید محمد اول جلا آبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلا آبادی بن علی حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ

آپ کا نام محمد کنیت ابوالعباس، والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت سید ابوالقاسم طاہر تھیں۔آپ اپنے والد کے وصی تھے۔ثمر قند بخارہ اور بلخ، بدخشان میں آپ کے عقیدت مند کثرت سے موجود تھے۔الاساس الانساب الناس میں سید جعفر الاعرجی نے آپ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ صفحہ نمبر 503 اور حاشیہ نمبر 828 میں کیا ہے۔آپ کی پیدائش بلخ محلّہ جلا آباد میں ہوئی اور وفات بھی وہیں پائی۔آپ کی اولاد کتاب ہذا کے آخر تک چلے گی۔آپ کے تین بیٹے تھے۔سید احمد بلخی، محمد اور عبداللہ بلخی الجلا آبادی۔

تذکرہ میر سید عبداللہ بلخی الجلا آبادی بن میر سید محمد اول جلا آبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلا آبادی بن علی حسن الامیر

آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ صفیہ بنت عبید اللہ بلخی، پیدائش بلخ اور وفات بھی بلخ ہے۔آپ کی اولاد میں ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلا آبادی ہیں۔

تذکرہ ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلا آبادی بن میر سید عبداللہ بلخی الجلا آبادی بن میر سید محمد اول جلا آبادی

آپ کا نام جعفر، کنیت ابوالکامل، والدہ سیدہ شہر بانو بنت سید ابوالحسن محمد زاہد بلخی۔مولد و مدفن محلّہ جلا آباد، بلخ۔اولاد میں سید زاہد ثانی اور سید محمد محبّ اللہ بلخی ہیں۔

تذکرہ سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلا آبادی بن میر سید عبداللہ بلخی الجلا آبادی

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب محبّ اللہ ہے۔آپ کا یہ لقب بہت مشہور ہوا۔حتیٰ کہ کئی شجروں میں محبّ اللہ ہی لکھا ہے اور کئی شجروں میں محمد۔آپ کی والدہ سعیدہ بنت سید محمد الاعرجی تھیں۔مولد و مدفن محلّہ جلا آباد، بلخ۔اولاد میں عبداللہ، عزیز، یوسف اور سید محمد شرف الدین ہیں۔

تذکرہ سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلا آبادی

آپ کا نام محمد، لقب شرف الدین اور کنیت ابو یوسف تھی۔آپ کا بھی لقب اصل نام سے زیادہ مشہور ہے۔آپ کی والدہ سیدہ رملہ بنت سید عبداللہ ثانی تھیں۔آپ کا مولد بلخ اور مدفن ہمدان ہے۔آپ ہی سادات حسینیہ الاعرجیہ میں سے سب سے اول بلخ سے ہمدان ہجرت کر آئے اس وقت ہمدان پر عہد سلجوقیہ کے حکمران غیاث الدین محمد اول تا پر (1105 تا 1118 سن عیسوی) کی حکومت تھی۔جو پانچویں صدی ہجری کا پہلا یا دوسرا عشرہ بنتا ہے۔اولاد میں ایک بیٹا میر سید یوسف الحسینی ہے۔

تذکرہ میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلا آبادی

آپ کا نام یوسف، کنیت ابوالحسین، والدہ سیدہ حدیثہ خاتون بنت سید ناصر الدین غضارتی تھیں۔مولد و مدفن ہمدان۔اولاد میں عبداللہ، سالم، حسین اور میر سید علی الاکبر الوندی ہیں۔

تذکرہ میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محبّ اللہ بلخی

آپ کا نام علی الاکبر، کنیت ابومحمد، والدہ اسماء بنت مالک الدین غزنوی۔آپ سیلانی طبیعت کے مالک تھے۔آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ کوہ الوند پر گزرا۔آپ اولیائے کرام کی اہل حق جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔غالباً آپ عین القضاۃ ہمدانی کے ہم عصر تھے۔آپ شاعر بھی تھے۔آپ کا مدفن کوہ الوند کے دامن میں عباس آباد میں کہیں ہے۔آپ کی اولاد میں میر سید احمد الوندی اور میر سید محمد الباقر الحسینی ہیں۔

تذکرہ میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین

آپ کا نام محمد الباقر، کنیت ابوالحسن، والدہ سیدہ طاہرہ بنت سید عبدالمطلب نیشاپوری تھیں۔مولد ہمدان اور مدفن گنبد علویان کے نزدیک باغ علی میں ہے۔آپ گنبد علویان میں بہت عبادت کرتے تھے۔یہ عمارت سلاطین سلجوقیا نے آپ کے خاندان کے اعزاز میں بنوائی تھی۔آپ کی اولاد میں سید حسن الحسینی، یوسف اور میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش۔

تذکرہ میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی

آپ کا نام شہاب الدین، کنیت ابوالقاسم، اور خاندانی طور پر سیاہ بزاش مشہور تھے۔آپ کی والدہ سیدہ رقیہ بنت سید امیر الدین عقیقی الحسینی آف رے (تہران) تھیں۔آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی صاحب اساس الانساب الناس میں صفحہ نمبر 507 اور حاشیہ نمبر 841 پر کیا ہے۔آپ ایلخانی زمانہ میں ہمدان کے افسر اعلیٰ تھے۔[103] سید شہاب الدین ہمدانی علوی کے خاندان کو اگر حکومت ملی ہوئی بھی تو وہ 620 تا 720 ہجری کے درمیان ہوسکتی ہے۔[104] ان کا خاندان 500 ہجری سے دولت مند ارکان میں شمار ہوتا ہے۔ (105) آپ کی اولاد میں ایک بیٹا قاسم بچپن میں فوت ہوگیا جبکہ دوسرا بیٹا میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان ہیں۔

پیچھے صفحہ نمبر 49 سے

پیچھے صفحہ نمبر 52 سے

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
اولادسید احمد ہمدانی بن سید یوسف ہمدانی بن سید محمد ہمدانی بن علی ہمدانی
سید حسن کربلائی المعروف حسہ بادشاہ
سید نجف ہمدانی
کرم ہمدانی
سید مہدی ہمدانی
سید تقی ہمدانی
سید علی ہمدانی
حسین ہمدانی
سید جعفر ہمدانی
سید مہدی ہمدانی
عباس ہمدانی
سید محمد ہمدانی
سید اکبر ہمدانی
علی ہمدانی
سید حسین ہمدانی
سید مشتاق ہمدانی
سید امیر ہمدانی
سید سجاد الحسینی
علی ہمدانی
جواد ہمدانی
حسن ہمدانی
نجف ہمدانی
ابراہیم ہمدانی
سید مہدی ہمدانی
سید تقی ہمدانی
احمد ہمدانی
حیدر ہمدانی
علی حمدانی
مظفر ہمدانی
لیاقت ہمدانی
یونس ہمدانی
رفیق ہمدانی
یسٰین ہمدانی
سجاد ہمدانی
سید فدا ہمدانی
سید تصدق ہمدانی
حسین ہمدانی
رسول ہمدانی
یوسف ہمدانی
الطاف ہمدانی
شاہ حسین ہمدانی
سید عمران علی ہمدانی
محمد ہمدانی
عباس ہمدانی
جواد ہمدانی
تصدق ہمدانی
یاسر ہمدانی
سید واجد ہمدانی
مجتبٰی ہمدانی
سید حسین الحسینی
سید علی ہمدانی
سید محمد نداوے
آقائے سید علی
سید عبداللہ
سید محمد
سید زمان ہمدانی
سید طالب
سید ولی
سید محمد ہمدانی
کرامت ہمدانی
لیاقت ہمدانی
سید ابو محمد ہمدانی
سکونت حسن آباد
سید حسین
احمد
سید حسن
وسیم الحسن
منیر الحسن
سید سبط الحسن
سید شبیہ الحسن
سید شازان ہمدانی
مصطفٰی ہمدانی
اسداللہ
محمد تقی
رضا ہمدانی
قاسم ہمدانی
احمد ہمدانی
سید محمد سعید
سید محمد رضا
سید مصطفٰی
سید افضل
مرتضٰی ہمدانی
سید ابوالفضل
سید ابوالقاسم ہمدانی
کشمیر (سادات ہمدانیہ خانقاہ سوختہ نوا کدل سری نگر مقبوضہ کشمیر)

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
اولاد سید یوسف احمد بن محمد بن سید علی یحیٰ بن سید حسن ہمدانی
سید ابراہیم ← مراد ← یوسف ← صادق
سید جعفر ← سید باقر ← سید اعظم ← اکبر ← ابراہیم ← یوسف ← ولی ← کاظم ← ہادی ← قاسم ← فضل علی ← صفدر ← سید ثانی حسین
سید نقی شاہ ← سید رضا
مقبرہ در گمبہ سکردو بلتستان
سید محمد حسینی
سید محمد
سید عبدالنبی
سید رضا
سید علی
سید محمد
(اولاد صفحہ نمبر 57 پر ہے)
سید نجف شاہ حسینی
سید تقی شاہ
سید اکبر شاہ حسینی
سید امیر شاہ عالم فاضل
(مدفن سکیل فورحوتو سکردو بلتستان)
علی شاہ
قاسم شاہ
سید حسین شاہ
سید نقی شاہ
سید رضا شاہ
حسن شاہ
سید مصطفیٰ شاہ
سید محمد شاہ
سید احمد شاہ
سید محمد شاہ
علی شاہ
حسین شاہ
تقی شاہ
امیر شاہ
عبداللہ شاہ
علی شاہ
محمد ہادی
مہدی شاہ
ذاکر حسین
مصطفیٰ
مرتضیٰ
جعفر شاہ
حسن شاہ
سید مصطفیٰ شاہ
علی شاہ
محمد شاہ
سید صادق شاہ
احمد علی شاہ
محمد علی شاہ
ممتاز شاہ
عابد حسین شاہ
نجم الحسن
ناصر حسین
سید یسیٰن
(سادات حسینی گمبہ سکردو بلتستان)
احمد علی شاہ
عباس
زاہد حسین
عابد
منیر
علی
محمد
مصطفیٰ
یوسف شاہ
حکیم صادق شاہ
محمد شاہ
محمد شاہ
عباس شاہ
فضل شاہ
مختیار حسین شاہ
سید سرور
سید ہادی
حکیم سید احمد
آغا حسن نجفی
کاظم شاہ
نجف شاہ
محسن شاہ
محمد شاہ
امیر شاہ
حسن شاہ
محسن شاہ
علی شاہ
شمس الدین
اکبر شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
(نوٹ سادات ہمدانیہ بلتستان کی پشتیں زیادہ نظر آتی ہیں جو کہ شجرہ کی نقل کرنے میں غلطی لگتی ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 56 سے
اولاد سید محمد بن سید علی بن سید رضا بن سید عبدالنبی
سید حسین عالم
(مدفن در گمبہ تھورگو)
سید حسن عالم
(مدفن قتل گاہ توشل تھورگو)
محمد علی شاہ
جعفر شاہ
ابوالحسن شاہ
آقا سید حسین الحسینی
سید محمد رضا
سید مبارک علی
مہدی شاہ
حسین
سید احمد علی
سید محمد علی
سید جواد احمد
سید کمیل عباس
سید احتشام رضا
سید محمد شاہ
سید مہدی
سید شمس الدین
سید ابراہیم
آقا سید علی حسینی نجفی
(پرنسپل جامعہ القرآن نارووال)
سید مرتضیٰ حسینی
سید ھادی
سید عباس
سید اکبر شاہ
سید ابراہیم قمی
حیدر شاہ
عارف
ساجد علی
محمد طاہر
سید اعجاز
سید حسن
سید منظور
شاکر
محمد رضا
محمد سید
عون
سید مصطفیٰ
محمد علی شاہ
سید حسنین
گلزار حسین
محمد سعید
سید مدثر
سید محمد رضا
سید مبشر رضا
سید اظہر عباس
حامد حسین
محسن علی
محمد ظہیر
مدبر علی
مہدی شاہ
سید ناصر حسین حسینی
سید شبیہ الحسن
اجلال حسین
ہاشم
رضا
علی
عالیان
محمد مجتبیٰ
سید علی مرتضیٰ
سادات حسینیہ تھورگو بلتستان
(ان سادات کے شجرے میں غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ شجرے کی پشتیں زیادہ ہیں واللہ اعلم)

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
اولاد امانی شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن میر سید علی یحیی
سید شہاب الدین
محمد علی شاہ
احسن علی شاہ
عبدالبقاء شاہ
علی احمد شاہ
عطاء اللہ شاہ
رسول شاہ
احمد شاہ
سرور شاہ
محمد شاہ
رسول شاہ
عبدالرحیم شاہ
یعقوب شاہ
فقیر شاہ
ابن علی عارف
شبیہ الحسن کاشف
سید علی الحسنین آصف
نثار شاہ
ذاکر شاہ
ابرار شاہ
وقار شاہ
الطاف شاہ
مہتاب شاہ
عبدالقادر
عبدالرزاق شاہ
محمود شاہ
یوسف شاہ
سرور شاہ
احمد شاہ
محبوب شاہ
رحمت شاہ
عمر شاہ
یعقوب شاہ
نور حسن شاہ
حافظ شاہ
عمران شاہ
نوران شاہ
معروف شاہ
صادق شاہ
عبادت شاہ
عباس شاہ
اسرار شاہ
یاسر شاہ
نوید شاہ
باسط شاہ
رسول شاہ
محمد شاہ
حبیب شاہ
نجف شاہ
ناصر شاہ
محمود شاہ
(سکونت کاٹھیاں)
محمد شاہ
قاسم شاہ
سعادت شاہ
یوسف شاہ
مردان شاہ
امیر شاہ
مبارک شاہ
عبدالمالک شاہ
رحمٰن شاہ
احمد شاہ
محمد علی شاہ
محمود شاہ
حبیب شاہ
احمد علی شاہ
فرقان شاہ
برہان شاہ
احمد شاہ
غازی شاہ
قاسم شاہ
عبدالرحمٰن شاہ
امیر شاہ
ریاض شاہ
نیاز شاہ
عبدالمالک
احمد شاہ
سرور شاہ
سکندر شاہ
قلندر شاہ
ساجد شاہ
زاہد حسین
عابد حسین
طاہر حسین
عبدالباسط شاہ
صدیق شاہ
محمد عمر شاہ
عبدالقادر شاہ
ذاکر شاہ
اسماعیل شاہ
منور شاہ
علی شاہ
امیر شاہ
انور شاہ
مظلوم شاہ
اکبر شاہ
اصغر شاہ
عارف شاہ
سلیمان شاہ
دلاور شاہ
غلام حیدر شاہ
معروف شاہ
سخاوت شاہ
غلام حسن شاہ
آفتاب شاہ
حمزہ حسین
نصیر حسین شاہ
مجاہد حسین
شفاعت حسین
وجاہت حسین
دانش شاہ
محسن شاہ
محبوب شاہ
لعل شاہ
امیر شاہ
شاہ حسین
محمد حسین شاہ
افضل شاہ
نور عالم شاہ
حنیف شاہ
محمد افسر شاہ
سلیم شاہ
ابراہیم شاہ
کریم شاہ
نسیم شاہ
عبدالرحیم شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
اولاد سید علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی یحیی
علی اصغر شاہ (قاضی شاہ راجہ)
(اولاد صفحہ نمبر 60 پر ہے۔)
عطاء شاہ
مرتضی شاہ
شاہ حسین شاہ
غلام حسین شاہ
غلام حسن شاہ
احمد شاہ
یوسف شاہ
ستار شاہ
محمد شاہ
ضامن شاہ
صادق شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
فرقان شاہ
سیدن شاہ
سلیمان شاہ
منور شاہ
غلام حسین شاہ
ظہور حسین شاہ
نذر شاہ
نثار شاہ
فقیر شاہ
مبارک شاہ
حسن شاہ
سرور شاہ
حسین شاہ
عبداللہ شاہ
عبدالرحمن شاہ
عبداللطیف شاہ
دلاور شاہ
نبی اللہ شاہ
عبدالمالک شاہ
غلام نبی شاہ
غلام مصطفے شاہ
سجاد حسین
لیاقت حسین
اعجاز حسین
عبدالخالق
سلیمان شاہ
فرمان شاہ
رفاقت شاہ
اکرام شاہ
علی حسین شاہ
فعمان شاہ
عدنان شاہ
عمان شاہ
مظہر شاہ
اظہر شاہ
آصف شاہ
عاشق شاہ
حسنات علی
نادعلی
عزادار حسین
قربان حسین
فدا حسین
فخر حسین
ذاکر حسین
علی قدر حسین
باقر حسین شاہ
قلب عباس
وارث علی
اسد شاہ
معب شاہ
دانش شاہ
سید دانیال
عمار شاہ
میر گل شاہ
فضل احمد شاہ
امیر شاہ
اسماعیل شاہ
فیض علی شاہ
مقبول شاہ
اقبال شاہ
محمد شاہ
غلام علی اصغر شاہ
غلام حسین شاہ
عیسی شاہ
فاروق شاہ
حیات شاہ
اسماعیل شاہ
عثمان علی شاہ
مصطفے شاہ
سرور شاہ
گل حسن شاہ
عابد شاہ
اسد شاہ
واجد شاہ
علی شاہ
یعقوب شاہ
مزمل شاہ
مظہر شاہ
طاہر شاہ
منور شاہ
مدثر ہمدانی
حمزہ شاہ
عشاء علی شاہ
گلفام شاہ
مسکین شاہ
قمر حسین
شان حسین
فرحان حسین
محمد شاہ
نصیر شاہ
شبیر شاہ
مرتضی شاہ
احمد شاہ
محبوب شاہ
عمر شاہ
صدام شاہ
جعفر شاہ
احتشام شاہ
نثار شاہ
عامر شاہ
سجاد شاہ
صائم شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 59 سے
اولاد سید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی یحیٰی
علی عمر شاہ (اولاد صفحہ نمبر 62 پر ہے۔)
سرور شاہ
انور شاہ (کالا باغ میاں والی) (اولاد صفحہ نمبر 61 پر ہے۔)
نادر شاہ
احمد شاہ
جعفر شاہ (اولاد صفحہ نمبر 61 پر ہے۔)
محمد حسن شاہ
نظر شاہ
میر مصطفےٰ شاہ
مرتضیٰ شاہ
محمد شاہ
بہادر شاہ
شیر علی شاہ
حیات علی شاہ
حسین شاہ
کریم حیدر شاہ
سید علی شاہ
سرور شاہ
نور حسن شاہ
کالا شاہ
محمد شاہ
عبداللہ شاہ
غلام حسن شاہ
محمد حسین شاہ
کفایت حسین
عادل حسین شاہ
عقیل حسین شاہ
عدیل حسین
کریم حسین
امینہ ہمدانی
الفت ہمدانی
عتیق حسین شاہ
(شہید زلزلہ 2005ء)
محمد حسین شاہ
کالا شاہ
فتح علی شاہ
حسن شاہ
یوسف شاہ
کالا شاہ
امیر شاہ
قاسم شاہ
محمد شاہ
مقبول شاہ
رسول شاہ
مصالح شاہ
مسکین شاہ
محبوب شاہ
دلاور شاہ
محمد شاہ
علی شاہ
سلیمان شاہ
رحمٰن شاہ
مسکین شاہ
ظہیر شاہ
فرحت بی بی
عائشہ بی بی
بلال شاہ
عظمت شاہ
حسین شاہ
معصوم شاہ
مقصود شاہ
عمران شاہ
عثمان شاہ
نعمان شاہ
کامران شاہ
مہران شاہ
ضیاء الحق شاہ
میر ولی شاہ
عبدالحق شاہ
مولوی رسول شاہ
غلام ربانی
فضل حق
بہاول شاہ
فضل حسین
اشتیاق حسین
علی شاہ ربانی
عبدالواحد شاہ
نسیم شاہ
نذیر حسین
ضمیر حسین
منیر حسین
صدیق حسین
دائم حسین
منیب حسین
حسیب حسین
نقیب حسین
نذر حسین
عامر شاہ
احتشام شاہ
سعد حسین شاہ
سید صائم ہمدانی
اجمل حسین
امجد حسین
زاہد حسین
شفقت حسین
عمار حیدر
انصار عباس
یتراس حیدر
ہادی عباس
مرتجز عباس
حبیب شاہ
لطیف شاہ
سلیمان شاہ
رحمت شاہ
مخدوم شاہ
غلام مصطفےٰ
احمد شاہ
شبیر حسین
عارف شاہ
طارق شاہ
آصف شاہ
مرتضیٰ شاہ
حیدر شاہ
عظیم شاہ
حمزہ شاہ
حسن شاہ
سجاد حسین
وجاہت حسین
زاہد حسین
عمران حسین
قاسم شاہ
علی شاہ
شہزاد شاہ
رحمٰن شاہ
سلطان شاہ
فرید شاہ
سلام شاہ
وصیر شاہ
امان شاہ
احسان شاہ
حبیب علی
اویس علی
امام علی شاہ
فیضان علی شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 60 سے
اولاد سید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ بن میر سید صالح بن حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن علی یحییٰ
جعفر شاہ
علی عمر شاہ
انور شاہ
نادر شاہ
احمد شاہ
سرور شاہ
محمد حسن شاہ
نظر شاہ
میر مصطفےٰ شاہ
مرتضیٰ شاہ
بزرگ شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
عبداللہ شاہ
محمد علی شاہ
حامد علی شاہ
صالح محمد شاہ
احمد شاہ
ریاض شاہ
انور حسین شاہ
محبوب شاہ
اعجاز شاہ
ھادی شاہ
اکرم حسین
نذیر حسین
بہار حسین شاہ
یوسف شاہ
اقبال شاہ
منور شاہ
باغ حسین شاہ
گوہر علی رضا
عقیل رضا
عمران حسین شاہ
عون شاہ
محمد علی شاہ
الیاس رضا
حسنین عباس
اجلال حیدر
عباس رضا
علی حسین شاہ
بلال حیدر
ارسلان حیدر
عبداللطیف شاہ
عبدالحمید شاہ
شفیق شاہ
عثمان شاہ
شبیر شاہ
عامر شاہ
فیصل شاہ
عاطف شاہ
رضوان شاہ
وھاب شاہ
ھادی شاہ
بشیر حسین شاہ
امیر حسین شاہ
تنویر حسین شاہ
صغیر حسین شاہ
محبوب شاہ
نصیر حسین
منتظر مہدی
انتظار مہدی
سفیر حسین
انتظار مہدی
یاور عباس
خاور عباس
دلاور عباس
عاقب عباس
عامر عباس
یاسر عباس
شاہزیب
طیب شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 60 سے
اولاد سید علی اصغر شاہ بن علی اکبر شاہ بن میر سید عطاء اللہ 0 ÷ ¦ صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد
جعفر شاہ
علی عمر شاہ المعروف قاضی سید شاہ
انور شاہ
نادر شاہ
احمد شاہ
سرور شاہ
محمد حسن شاہ
نظر شاہ
میر مصطفےٰ شاہ
مرتضیٰ شاہ
زمان شاہ
قاضی نظام شاہ
ابراہیم شاہ
قاضی حبیب شاہ
احمد شاہ
مردان شاہ
محبوب شاہ
قاضی امیر شاہ
قاضی رسول شاہ
علی شاہ
نورالحق شاہ
خطاب شاہ
قاضی غلام سرور شاہ
عبداللہ شاہ
کریم شاہ
سخی شاہ
انوارالحق شاہ
عبداللہ شاہ
نور حسن شاہ
محمد شاہ
لطیف اللہ
بشیر اللہ
زمان شاہ
منور شاہ
مقبول شاہ
اشرف شاہ
ارشاد شاہ
مہربان علی شاہ
رحمت شاہ
عارف شاہ
شعیب شاہ
جمال علی
کاشان شاہ
نعمان شاہ
معد علی شاہ
وقاص شاہ
اویس شاہ
حیدر شاہ
قاسم شاہ
شعیب شاہ
حمزہ شاہ
حسیب شاہ
سالار شاہ
عامر شاہ
کامران شاہ
ذیشان شاہ
عاشق شاہ
علی اکبر
مزمل شاہ
مردان علی
مہربان علی
مرتضیٰ شاہ
مشتاق شاہ
عابد شاہ
ضیاء شاہ
فدا شاہ
نعیم شاہ
مہتاب شاہ
جمشید شاہ
اشتیاق شاہ
قاضی محمد اشرف
غلام حسین شاہ
نذیر حسین
نثار حسین شاہ
مختیار حسین
کبیر حسین
طفیل حسین
نعمان شاہ
عدنان شاہ
عمران شاہ
بشارت حسین
نجم الحسن شاہ
ابرار شاہ
اسرار شاہ
اجلال شاہ
اعتزاز الحسن
فدا شاہ
عارف شاہ
فیاض شاہ
سرفراز شاہ
اعجاز شاہ
ظہیر حسین
شاہد شاہ
صغیر شاہ
علی اصغر
افضل شاہ
تصدق شاہ
شہزاد شاہ
مدثر شاہ
قاضی عبدالمالک شاہ
عطاء اللہ شاہ
(دو دختران)
عبدالخالق شاہ
عبدالواحد شاہ
عبدالقادر شاہ
شبیر حسین
غلام حسین
مرید حسین
نصیر حسین
کبیر حسین
افتخار حسین
غیور علی
علی عباس
Zi ™
طیب شاہ
طاہر رضا
(شہید زلزلہ 2005ء)
علی رضا
اعزاز شاہ
زیب شاہ
اسد علی شاہ
ذیشان علی شاہ
حمزہ علی
احتشام علی
ثاقب علی
حسین علی شاہ
شجاعت علی شاہ
عامر علی شاہ
فائق علی
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان
علی اصغر
شاہ حسین
ذاکر حسین
فدا حسین
شاکر شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
اولاد میر سید عارف بن میر سید صالح بن میر سید حسن بن میر سید علی بن میر سید محمد بن میر سید علی یحیٰی
میر سید میراں ظریف
سید اسماعیل
یار محمد شاہ
بلال شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 68 پر ہے۔)
خطاب شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 64 پر ہے۔)
گل محمد شاہ
قدرت علی شاہ
شاہ ولی
محمد علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 65 پر ہے۔)
ولی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 66 پر ہے۔)
سید شاہ
بہادر شاہ
ستار شاہ
لال شاہ
عبداللہ شاہ
محمد حسین شاہ
شیر شاہ
ابراہیم شاہ
میر علی شاہ
فتح علی خان
نگاہ علی خان
گل حسین خان
غلام حسین خان
غلام احمد شاہ
نور احمد شاہ
مفتی میر احمد
خورشید حسن
نصیر حسین
ضیا حسین
فدا حسن
مفتی قاضی علی احمد شاہ
محمد اشرف شاہ
احمد شاہ
یوسف شاہ
سرور شاہ
ایوب شاہ
اشرف شاہ
زاہد شاہ
عابد شاہ
میر حسن شاہ
محمد حسین شاہ
غلام محمد شاہ
اسلم شاہ
مسلم شاہ
سلیمان شاہ
غلام نبی شاہ
مردان شاہ
اکبر شاہ
عبدالرحمن شاہ
اسماعیل شاہ
اکرم شاہ
علی احمد شاہ
زاہد شاہ
شاہد شاہ
جاوید شاہ
تنویر شاہ
ضمیر شاہ
وحید شاہ
نوید شاہ
سجاد شاہ
اعجاز شاہ
ساجد شاہ
عجائب شاہ
نزاکت
مسرور شاہ
احتشام
محسن
محمد اشرف شاہ
نور حسن شاہ
ایوب شاہ
سیدن شاہ
علی احمد شاہ
لیاقت شاہ
صداقت شاہ
سید نور احمد شاہ
یوسف شاہ
علی احمد
افتخار شاہ
عنایت شاہ
مشتاق شاہ
سید محمد اکبر شاہ
یوسف شاہ
یعقوب شاہ
گل حسن شاہ
منور شاہ
مشتاق شاہ
انور شاہ
علی احمد شاہ
اسلم شاہ
وقار حسین شاہ
عاشق حسین
فاضل حسین
محمد شاہ
علی اصغر شاہ
نور احمد شاہ
عابد حسین
سخاوت حسین
نور حسن
اقبال شاہ
منیر شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 63 سے
اولاد خطاب شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میراں ظریف بن میر سید عارف بن میر سید صالح
عبداللہ شاہ
نظام شاہ (سکنہ چھلا مظفر آباد)
نور علی شاہ
قاسم شاہ
حبیب شاہ
اکبر شاہ
فقیر شاہ
بالا شاہ
غریب شاہ
احمد شاہ
غلام شاہ
جمال شاہ
مہتاب شاہ
میر حسن شاہ
احمد شاہ
باغ علی شاہ
اکبر شاہ
یوسف شاہ
مہربان شاہ
افضل شاہ
علی احمد شاہ
ممتاز شاہ
الطاف شاہ (چنکوٹ)
مبشر حسین شاہ
انور شاہ
حسن شاہ
گل حسین شاہ
علی احمد شاہ
ندیم حسین شاہ
غلام محمد شاہ
احمد شاہ
مظفر شاہ
اکرم شاہ
مہربان شاہ
لال حسین شاہ
دانش علی
ظہور شاہ
منظور شاہ
مقبول شاہ
امجد حسین
اجمل حسین
تجمل حسین
اکمل حسین
علی اکبر شاہ
اقبال شاہ
صدام حسین
فیضان علی
حصیب حسن
علی احمد شاہ
نور محمد شاہ
عبدالوحید
حامد
ثاقب علی
زین العابدین
شفاقت شاہ
نزاکت شاہ
جبار شاہ
رفاقت شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

اولاد محمد علی شاہ بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میراں ظریف بن میر سید عارف رحمۃ اللہ

سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 63 سے
اولاد سید شاہ ولی بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ بن یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میران ظریف
سید شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 67 پر ہے۔)
بہادر شاہ
ستار شاہ
لال شاہ
فقیر شاہ
عبداللہ شاہ
نور حسن شاہ
میر حسن شاہ
گل حسن شاہ
غلام اکبر شاہ
غلام مصطفے شاہ
علی عمر شاہ
مرتضی شاہ
گلزار شاہ
منظور شاہ
امجد شاہ
محمد شاہ
غلام محمد شاہ
زمان شاہ
اسماعیل شاہ
گل حسن
علی اکبر شاہ
غلام حسن
غلام حسین
محمود شاہ (لاولد)
میر حسن شاہ
محمود شاہ
عبدالرحمن شاہ
یوسف شاہ
یعقوب شاہ
حسن شاہ
باغ علی شاہ
محمد اشرف شاہ
غلام سرور شاہ
قلندر شاہ
احمد شاہ
غلام جیلانی شاہ
مظفر حسین شاہ
مقبول شاہ
صادق شاہ
اقبال شاہ
الطاف شاہ
ارشاد شاہ
منیر شاہ
ریاض شاہ
غلام احمد شاہ
اکبر شاہ
تصدق شاہ
شوکت شاہ
حامد شاہ
نوید شاہ
وحید شاہ
اسماعیل شاہ
واجد شاہ
ابرار شاہ
اشتیاق شاہ
رضا شاہ
اظہر شاہ
ذاکر شاہ
مظفر شاہ
صدیق اکبر شاہ
نور محمد
علی احمد
شفقت حسین
شفاقت حسین
شیراز حسین
شہزاد حسین
زوار حسین
فیاض حسین
طاہر حسین شاہ
ظاہر حسین شاہ
طیب حسین شاہ
امجد حسین شاہ
میر اکبر شاہ
محمد اسلم شاہ
مسلم شاہ
انور شاہ
ارشاد علی
اعجاز حسین
کاشف حسین
سجاد حسین
صداقت حسین
امین شاہ
صغیر شاہ
سعد حسین
لیاقت شاہ
عنایت شاہ
مظہر حسین
مشکور حسین
اسد حسین
معین حسین
باسط
حماد
بلال شاہ
عامر شاہ
عثمان شاہ
احتشام شاہ
معتسن شاہ
مقبول شاہ
منظور شاہ
آفتاب شاہ
عنایت شاہ
اجمل شاہ
اشفاق شاہ
آصف شاہ
اسرار شاہ
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 66 سے
اولاد سید شاہ بن سید شاہ ولی بن قدرت علی شاہ بن گل محمد شاہ یار محمد شاہ بن سید اسماعیل بن میر سید میراں ظریف رحمۃ اللہ
دیوان شاہ
حاجی مردان شاہ
رحیم شاہ
عظیم شاہ
فقیر شاہ
غلام حیدر شاہ
حاجی شاہ
فیض رسول شاہ
حسین شاہ
سجاد حسین
زاہد حسین
گل بہار شاہ
اکرم شاہ
لطیف شاہ
غلام مرتضیٰ شاہ
مشتاق حسین
ارشاد حسین شاہ
غلام علی شاہ
فضل شاہ
میر علی شاہ
علی اکبر شاہ
علی اصغر شاہ
عالم شاہ
صابر شاہ
سلیمان شاہ
گل حسن شاہ
گل حسین شاہ
مقبول شاہ
محبوب شاہ
محمود شاہ
نذیر حسین شاہ
عزیز حسین
مظفر حسین شاہ
عجائب حسین
ذاکر حسین شاہ
سیف علی شاہ
حاجی غلام رسول شاہ
یوسف شاہ
ایوب شاہ
غلام حیدر شاہ
میر محمد شاہ
محمد شاہ
علی احمد شاہ
مشتاق حسین
شبیر حسین
نمیر حسین
ارشد حسین
اشتیاق حسین
عمران حسین
عبدالوہاب
احمد علی شاہ
وجاہت حسین
فراز حسین
عدنان حسین
نعمان شاہ
عرفان حسین
غلام سرور شاہ
علی عمر شاہ
علی اصغر شاہ
اسلم شاہ
اکرم شاہ
شفقت شاہ
مقبول شاہ
اقبال شاہ
اسماعیل شاہ
سکندر شاہ
عجائب شاہ
ذوالفقار
غلام محمد شاہ
مزمل شاہ
اکبر شاہ
مظہر شاہ
جمیل شاہ
(اسیر)
سلطان علی شاہ
بہادر علی شاہ
صابر حسین شاہ
خادم حسین شاہ
ابرار شاہ
وقار شاہ
جلال شاہ
عبدالرحمٰن شاہ
شاکر حسین
شجاعت حسین
بلال حسین
جلال حسین
شبر علی
مزمل علی
افتخار حسین
مصدق حسین
نثار حسین
علی رضا
یعقوب شاہ
جیلانی شاہ
نور احمد
غلام حسین
اشرف شاہ
بشارت حسین
انور شاہ
زین شاہ
عادل حسین
افتخار
مسکین شاہ
منور شاہ
زاہد حسین
غلام محمد شاہ
سیف علی شاہ
غلام احمد شاہ
عاشق حسین
ذاکر حسین
فدا حسین
افضال حسین
اعجاز حسین
امجد حسین
شفاعت حسین
سخاوت حسین
سجاد حسین
شجاعت حسین
ساجد حسین
واجد حسین
ذوالفقار شاہ
عجائب حسین
سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 63 سے

سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 68 سے

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے

سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 71 سے
اولاد سید بہادر شاہ بن احمد شاہ بن کرم شاہ بن میر سید محمد افضل بن سید قدرت اللہ بن سید عصمت اللہ بن سید عبداللہ
امیر شاہ
مقبول شاہ
لال شاہ
ہدایت شاہ (سنگڑسیداں)
قلندر شاہ
حیدر شاہ
غلام حسین شاہ
انور شاہ
محبوب شاہ
ابرار حسین
الطاف حسین
اخلاق شاہ
علی رضا
عباس علی
شفاعت ہمدانی
احتشام شاہ
احسان شاہ
سعد شاہ
فرہاد شاہ
ابراہیم شاہ
علی اصغر شاہ
محمد ایوب شاہ
محمد مسلم شاہ
محمد اسحاق شاہ
شبیر احمد شاہ
خورشید احمد شاہ
فیصل ہمدانی
خادم حسین
اشتیاق حسین
فدا حسین
ذوالفقار حسین
جواد احمد
اعجاز حسین
مسعود الحسن
آفاق
وقار حسین
مظہر الحسن
اظہر حسین
شاہد علی
مہر علی
سبطین علی
محمد حسان
علی حسنین
حسن ابراہیم
مبشر شاہ
بلال شاہ
وقاص احمد شاہ
عباس علی شاہ
بشارت شاہ
محمود الحسن شاہ
امتیاز احمد شاہ
ممتاز حسین شاہ
بدر منیر شاہ
علی حسن شاہ
توصیف شاہ
حبیب شاہ
سیف الرحمٰن شاہ
عطاء الرحمٰن شاہ
محمد طیب شاہ
طاہر حسین شاہ
محمد ارشد شاہ
اسعد شاہ
محمد امجد شاہ
مدثر شاہ
عدیل شاہ
سعد علی شاہ
سجاد حیدر شاہ
احمد نشال شاہ
ماجد شاہ
اویس شاہ
عتیق شاہ
سیاف ہمدانی
غوث علی ہمدانی
مجتبیٰ حیدر
اطہر ہمدانی
جواد ہمدانی
حمزہ شاہ
انوار ہمدانی
فواد ہمدانی
سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 71 سے

سادات ہمدانیہ سنگڑ سیداں آزاد کشمیر پاکستان

تذکرہ سرزمین ہمدان

قدیم شاہراہ پر جو عراق کی نشیبی زمین (میسوپوٹیمیا) کو ایران سے ملاتی ہے۔ کوہ الوند یونانی ماؤنٹ اورنٹز کی شمالی اترائی پر ایک قدیم شہر واقع ہے جس کا نام اس کے بانی جمشید نے ہگمتانہ رکھا تھا۔ 1923 سن عیسوی میں یہاں چاندی اور سونے کی دو تختیاں ملی تھیں۔ جن پر دارا اول (485/521 ق م) کا نام درج تھا۔ اخمنین بادشاہ اس شہر مین موسم گرما میں رہائش پذیر ہوا کرتے تھے۔ اور یہاں اپنا خزانہ رکھتے تھے۔ ساسانی بادشاہ یزدگرد اول کی بیوی شوش دخت بھی یہیں پر مدفون ہے۔ یہودیوں کے نزدیک یہی Esther تھیں اور یہاں اس کے انکل Mordecai بھی مدفن ہیں یہ عمارت اینٹوں سے بنی ہے۔ پارتھین عہد کا ایک مجسمہ جو کہ شیر کا ہے آج تک محفوظ ہے۔ Xerxer بھی یہاں پر رہا۔ سکندر اعظم نے جب ایران پر حملہ کیا تو وہ بھی یہاں پر رہا اور اسی راستے سے مصر کی طرف گیا۔ کئی بادشاہوں کے دور میں یہ دار السلطنت بھی رہا آج کا صوبے کا صدر مقام ہے۔

ہمدان شہر تہران سے 336 کلومیٹر جنوب مغرب میں ہے کرمان شاہ سے 190 کلومیٹر مشرق میں ہے۔ اصفہان سے 530 کلومیٹر شمال پر واقع ہے۔ یہ دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ ہمدان شہر ستارے کی شکل پر بنا ہوا ہے۔ جو کوہ الوند کے دامن میں ہے۔ ہمدان کے شمال میں زنجان، اردبیل، آذربائیجان شرقی اور گیلان آتا ہے۔ جبکہ شمال مشرق میں قذوین، تہران اور مازندان آتا ہے۔ جبکہ مشرق میں قم، مرکزی اور سمنان آتا ہے۔ جبکہ جنوب مشرق میں اصفہان، فارس، لرستان اور ہوزستان بھی آتا ہے۔ جبکہ جنوب مغرب میں ایلام اور کرمانشاہ آتا ہے۔ مغرب میں کردستان اور شمال مغرب میں آذربائیجان غربی آتا ہے۔

ہمدان صوبے میں مندرجہ ذیل شہر موجود ہیں۔ ہمدان، اسدآباد، بہار، کبودرآھنگ، رزن، نہاوند، ملایر اور تویسرکان۔ مرکز میں شہر ہمدان ہے اس میں دو علاقے ہیں۔ فامنین اور سہارا۔ مرکزی شہر ہمدان جو کوہ الوند کے دامن میں ہے کے شمال میں شہر رزن اور کبودرآھنگ آتا ہے، جبکہ مغرب میں شہر بہار اور شہر اسدآباد آتا ہے اور جنوب میں شہر تویسرکان اور شہر نہاوند اور شہر ملایر آتا ہے۔ ہمدان کے مشہور مقامات درج ذیل ہیں۔

کوہ الوند:

الوند پہاڑ کبھی بھی قطب اور ابدال سے خالی نہیں رہا اس کے دامن میں کم و بیش چار سو اولیا مرتبہ کمال تک پہنچے اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کی ملاقات بھی اسی پہاڑ پر ہوئی۔ (109) یہ سبز پہاڑ ہے، اکثر ہمدانی لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایک واقع یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ امام نے دریافت کیا: ''کہاں سے آئے ہو'' تو انہوں نے جواب دیا: ''کوہستان سے'' امام نے پھر پوچھا: ''کون سے شہر سے آتے ہو'' لوگوں نے جواب دیا: ''شہر ہمدان سے'' امام پاک علیہ السلام نے فرمایا: ''اس پہاڑ کو پہچانتے ہو جس کو کوہ الوند کہتے ہیں'' لوگوں نے جواب میں کہا: ''جی ہاں'' حضرت نے فرمایا: ''اس پر ایک بہشتی چشمہ ہے۔'' ہمدان کے لوگ کہتے ہیں کہ اس میں ایک چشمہ ہے جو ہر سال جاری ہوتا ہے اور پھر منقطع ہو جاتا ہے۔ (110)

گنبد علویان:

سادات العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ الحمد انیہ العلویہ کی عظیم یادگار اس عمارت کی تعمیر کے سن پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ عہد سلجوقیہ میں سادات علویہ یعنی اولاد سید علی الاکبر الوندی کے لیے بنائی گئی۔ عہد سلجوقیہ ہمدان میں 1037 تا 1157 سن عیسوی تک رہا۔ اس میں سادات کی قبرین بھی پائی جاتی ہیں۔ ابتداء میں اس کا رنگ سرخ تھا اور کوفی رسم الخط میں سورۃ الدا ہر کی آیات نقش تھیں۔ تاہم کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آیات با آسانی پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ عمارت اینٹ اور چونے سے تیا ہوئی۔ یہ عمارت مربع وضع کی ہے اور اندر سے چوکور دالان کی مانند ہے۔ جو کہ خانہ کعبہ کی ترسیم پر بنایا گیا۔ اس کا طول وعرض 25X25 کا ہے فرش پر تین چار آہنی سلاخ دار روشن دان

ہیں۔ بجانب قبلہ ایک محراب ہے جہاں سے زیر زمین منزل (سردابی) کو سیڑھیاں جاتی ہیں۔ سردابی کے تقریباً وسط میں ایک اونچا چبوترا فروزی رنگ کی اینٹوں سے بنا ہے۔ جس پر دو بزرگوں کے مزارات موجود ہیں۔ شمالی جانب ایک کھڑکی کی جگہ بند کی ہوئی ہے۔ جہاں سے حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان اپنے گھر سے تشریف لاتے تھے۔ اس معبد کا زیریں حصہ میں ایک خفیہ راستہ ہے جو حضرت میر سید علی ہمدانی کے گھر تک جاتا تھا۔ اور آپ اسی راستے سے عبادت کے لیے آیا کرتے تھے۔ ان دو قبروں کے متعلق علی اصغر حکمت نے لکھا ہے کہ یہ دونوں مزار میر سید علی ہمدانی کی اولاد میں سے دو بزرگوں کے ہیں جن کا نام ابوالحسن (نورالدین کمال) اور سید علی (سیاہ پوش) ہیں۔ بعض لوگ اس معبد کو خانہ کعبہ تصور کرتے ہیں۔ اس تاریخی عمارت کو ادارہ کل باستان شناسی نے 1922 سن عیسوی کو قومی آثار میں شامل کر دیا اور 39-1938 میں وزارت فرہنگ نے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کیے اور اس پر حفاظتی چھت تعمیر کروائی۔ (111) ایک روایت ہے کہ اس عمارت کے نیچے ایک راستہ ہے جو خانہ کعبہ تک جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ وہی راستہ ہو جو سید علی ہمدانی کے گھر تک جاتا ہو۔ ایک اور روایت میں موجود ہے کہ اگر کوئی مسافرت پر گیا ہوا اور اس کی حیات کی کوئی اطلاع نہ آئی ہو تو نچلے حصہ میں اس کا نام با آواز بلند پکارا جائے اگر ہنسنے کی آواز آئے تو زندگی کی دلیل ہے اور اگر رونے کی آواز آئے تو موت کی دلیل ہے۔ اگر وہاں دیگ پکا کر فقراء میں تقسیم کی جائے تو ہر حاجت پوری ہوگی۔ بانجھ عورتیں اکثر وہاں جاتی ہیں اور اولاد کی تمنا کرتی ہیں۔ (112)

ڈاکٹر محمد ریاض پروفیسر شعبہ ادبیات فارسی سینٹرل کالج اسلام آباد جنہوں نے حضرت میر سید علی ہمدانی پر ایک تحقیقی رسالہ لکھ کر تہران یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا نے صاحب سالار عجم ڈاکٹر سید عبدالرحمان ہمدانی کو بتایا کہ گنبد علویان کی دو قبریں اسی خاندان کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ ہمدان میں چار مربع میل پر محیط ایک وسیع قبرستان تھا جس میں سے ہر وہ قبر جو پچاس سال سے زائد عرصہ کی تھی مسمار کر دی گئی اور حکومت نے پارک بنا دیئے یہ سیر گاہ باغ علی کی جگہ پر بنائی گئی اور اس قبرستان میں قبریں بھی اسی سادات خاندان کی تھیں اور یہ باغ میر سید علی ہمدانی کی ملکیت تھا۔ (113)

گنج نامہ:

گنج نامہ دارا نے کوہ الوند میں کھدوایا اور یہ آج بھی موجود ہے۔ آجکل یہ ایک دلکش وادی میں ہے جس کا نام عباس آباد ہے۔ اس کے قریب آبشار بھی ہے۔

غار علی الصدر:

ہمدان سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر علی الصدر کا مشہور اور تاریخی غار ہے جو دنیا کے چند تاریخی غاروں میں آتا ہے۔

باباطاہر عریان ہمدانی:

باباطاہر عریان ہمدانی ایک شاعر اور درویش تھے آپ اولیا کی جماعت اہل حق سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا شجرہ کہیں سے دستیاب نہ ہو سکا۔ آپ کا مدفن بھی باغ علی کے قریب ہی ہے۔ آپ فارسی لری اور کردی زبان کے صوفی شاعر ہیں۔ آپ کی ملاقات طغرل سے بھی ہوئی تھی۔

شیخ رئیس بوعلی سینا:

بوعلی سینا خورمیسن میں پیدا ہوئے اور آخری عمر میں امیر شمس الدولہ کے دور میں ہمدان میں وفات پائی اور یہیں دفن ہوئے۔

عین القضاۃ ہمدانی:

آپ کا اصل نام عبداللہ بن محمد ہمدانی تھا۔ 492 ہجری کو پیدا ہوئے اور 525 ہجری کو پھانسی پر لٹکا دیئے گئے۔ آپ اولیا کی اہل حق جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔

امام زادہ ہادی بن امام زین العابدین علیہ السلام: ہمدان

امام زادہ ہود: ینگی گاؤں میں مزار ہے۔

آغا خان بلاکی: اسد آباد

میر ریاض الدین ارطمانی: تویسرکان میں مزار واقع ہے۔

حباقوق علیہ السلام: مزار تویسرکان میں ہے۔ اور آپ سلیمان علیہ السلام کے دور میں بیت المقدس کے چوکیدار تھے۔

امام زادہ عبداللہ بن احمد

امام زادہ اسماعیل اور امام زادہ عبداللہ: ہمدان

امام زادہ محسن: کا مزار فران گاؤں میں ہے یہ بھی وادی الوند میں ہے۔ ان کو امام زادہ کوہ بھی کہتے ہیں۔ مزار منگول عہد کا ہے۔

سید محسن بن علی بن حسین بن زید بن امام حسن آپ امام زادہ کوہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مولا علیؑ کے اصحاب میں سے ابو دجانہ انصاری بھی یہیں دفن ہیں۔

حاجی سیف الدولہ: ملایر

محمود صاحب نزول السائرین: ہمدان

بابا پیر (نومان بن مکران): نہامند

دار شیخ ابوالعباس نہاوندی: نہاوند

حافظ ابوالعالیٰ: ہمدان شہر

امام زادہ خضر: ہمدان

امام زادہ یحییٰ: کبودر آہنگ یحیٰ بن علی بن سعید بن علی الارزق بن داؤد بن سلیمان بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ ابن امام حسن بن امام علی۔

امام زادہ حسین: کبودر آہنگ امام زادہ حسین کا شجرہ امام علی نقی علیہ اسلام سے بتایا جاتا ہے ان کے مزار کے احاطے میں آبا قا خان فرزند ہلا کو خان اور سلطان شاہ حسین صفوی دفن ہیں۔

امام زادہ اہل بن علی: کبودر آہنگ

امازادہ ازنو و: کبودر آہنگ

اس کے علاوہ چند قلعے بھی ہیں جن میں قلعہ ہفت حصار بہت مشہور ہے۔

ازمجالس المومنین ہمدان بقول قاضی نوراللہ شوستری

مجالس المومنین کے اردو ترجمے کے صفحہ نمبر 153 پر قاضی نواللہ شوستری ہمدان کے معروف سادات خانوادوں میں شیخ اجل راوندی کو روایت کرتے ہیں کہ ہمدان میں میر سید علی ہمدانی صوفیاء شیعہ اوراہل بیت کے محبان میں سے ہیں۔عین القضاۃ بھی محبّ اہل بیت ہیں۔(114)

دوسرا ہمدان ملک یمن والا

مجالس المومنین میں قاضی نوراللہ شوستری دوسرے ہمدان کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ہمدان ملک یمن میں اورایک قبیلہ بنی ہمدان سے اس کا نام رکھا گیا۔یہاں سے کچھ ہمدانی کوفہ میں منتقل ہوئے اور یہ عام یمنی نژاد ہیں۔

عرض مصنف

ایران کے شہر ہمدان سے تعلق رکھنے والے افرادنام کے ساتھ ہمدانی لکھاتے ہیں۔اس شہر سے سادات ہو یا غیر سید وہ اپنے نام کے ساتھ ہمدانی لکھتا ہے۔سارے عجم اور عرب میں اس کا رواج موجود ہے کہ لوگ اپنے شہروں کے نام اپنے نام سے منسوب کرتے ہیں، جبکہ پاکستان میں ایسا نہیں پایا جاتا۔یہاں زیادہ تر لوگ وہی نام استعمال کرتے ہیں جوان کے آباؤاجداد کے ناموں کے ساتھ آتا ہے ہمدانی سادات وہ ہیں جوکہ میر سید علی ہمدانی کی اولاد سے ہیں۔اور یہ ہمدان ایران کا تاریخی شہر ہے۔بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں۔کہ یہ ہمدانی بھی شاید قبیلہ بنی ہمدان سے تعلق رکھتے ہیں۔جبکہ ایسا نہیں ہے، یہ ہمدانی سادات اپنے مورث اعلیٰ میر سید علی ہمدانی جو کہ ہمدان سے ہجرت کر کے آئے اور کولاب (تاجکستان)، روستاق بازار (افغانستان)، کشمیر، لداخ بلتستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں اسلام کے بانی ہیں۔اسی نسبت سے یہ لوگ ہمدانی سید کہلاتے ہیں۔جبکہ حقیقت میں یہ سادات الحسینیہ الاعرجیہ ہیں۔قبیلہ بنی ہمدان کے لوگ عرب کی سیاست میں کافی سرگرم رہے۔اوران میں محبان علی بھی تھے۔جن میں حارث ہمدانی مشہور ہیں۔اسی طرح کربلا میں بریر حضیر ہمدانی اورشوزب ہمدانی بھی قبیلہ بنی ہمدان سے تعلق رکھتے تھے، جبکہ یہ قبیلہ غیر سادات ہے۔

اب دنیا میں ہمدان قبیلہ کے ہمدانی بھی موجود ہیں، ایران کے شہر ہمدان سے تعلق رکھنے والے غیر سادات ہمدانی بھی موجود ہیں۔اور میر سید علی ہمدانی کی اولاد ہمدانی سید بھی موجود ہیں۔بعض افراد سادات ہمدانیہ کے بارے میں کم علمی کی بنیاد پر غلط فہمی کا شکار بھی ہیں اور چکوال اور راولپنڈی میں کئی افراد ایسے پائے جاتے ہیں جو سوچے سمجھے بغیر لوگوں کے نسب کالعدم قرار دے دیتے ہیں۔سادات ہمدانیہ کے مورث اعلیٰ کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ان پر لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور کئی ہزار افراد شاہ ہمدان پر تحقیق کے سلسلہ میں پی ایچ ڈی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔میر سید علی ہمدانی پر ہندستان، پاکستان، ایران اور تاجکستان میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ان ممالک کے نساب میں بھی کہیں نہ کہیں شاہ ہمدان میر سید علی ہمدانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔خاص کر کشمیر کے نصاب میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔اس کے علاوہ آپ کی کتابیں لندن میوزیم میں محفوظ ہیں۔آپ کی تصانیف تین سو سے زائد ہیں اور آپ پر لکھی جانے والی کتابیں بے شمار ہیں۔آج بھی آپ کے نام کا نوٹ تاجکستان میں چلتا ہے۔اہل مغرب کے نزدیک آپ مشہور ترین مبلغ اسلام ہیں اور بعض حضرات تو آپ کو اسلام کا سب سے بڑا مبلغ مانتے ہیں۔آپ کی شہرت دنیا کے ہر ملک میں ہے۔جہاں بھی علم پایا جاتا ہے۔وہاں آپ کا تذکرہ ہے۔

اتنی شہرت کے باوجود سرزمین پاکستان میں لوگ ان کی اولاد کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔کتاب ہذا میں استعمال ہونے والے تمام حوالہ جات درست ہیں اوران کی باقاعدہ چھان بین کی گئی ہے۔ایران اور عراق کے علمائے انساب کی کتب میں میر سید علی ہمدانی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اولاد میں سے ان لوگوں میں ہیں۔جو دنیا میں نامور ہو گزرے ہیں۔کتاب ہذا میں جو کچھ تحریر ہے اس سے دس گنا اور بھی تحریر کیا جا سکتا ہے مگر یہ کتاب ہے محفل مناظرہ نہیں ہمیں صرف اپنے اسلاف کا نسب محفوظ رکھنا ہے۔

میر سید علی ہمدانی االمعروف شاہ ہمدان (786ہجری م) کے مرشد شیخ محمود مزدقانی (766ہجری م) کے مرشد شیخ علا الدولہ سمنانی (760ہجری م) کے مرشد شیخ عبد الرحمان اسفرائینی (700ہجری م) کے مرشد شیخ احمد جوزقانی (690ہجری م) کے مرشد رضی الدین علی لالا (647ہجری م) کے مرشد شیخ عمار یاسر (582ہجری م) کے مرشد شیخ نجم الدین کبریٰ (618ہجری م) کے مرشد شیخ ابونجیب سہروردی (563ہجری م) کے مرشد شیخ احمد غزالی (514ہجری م) کے مرشد شیخ ابوبکر نساج (487ہجری م) کے مرشد شیخ ابو القاسم جرجانی (450ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعثمان مغربی (372ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعلی الکاتب (346ہجری م) کے مرشد شیخ ابوعلی الرود باری (321ہجری م) کے مرشد شیخ ابو القاسم جنید بغدادی (297ہجری م) کے مرشد شیخ سری سقطی (251ہجری م) کے مرشد شیخ معروف کرخی (200ہجری م) کے مرشد امام علی رضا علیہ السلام (203ہجری م) کے مرشد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (159ہجری م) کے مرشد امام جعفر صادق علیہ السلام (148ہجری م) کے مرشد امام محمد باقر علیہ السلام (114ہجری م) کے مرشد امام زین العابدین علیہ السلام (94ہجری م) کے مرشد امام حسین علیہ السلام شہید کربلا (61ہجری م) کے مرشد امیر المومنین امام علی علیہ السلام (40ہجری م) کے مرشد سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (10ہجری م) (119)

آپ نے لباس فتوت جو خرقہ مبارک کا جزو ہے اس طرح حاصل کیا،

سلسلہ فتوت

آپ نے سلسلہ فتوت ابوالمیامن محمد بن محمد ازکانی سے حاصل کیا۔ انہوں نے شیخ عارف محمد بن جمال سے حاصل کیا۔ انہوں نے نورالدین سالار سے حاصل کیا۔ انہوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ سے حاصل کیا۔ انہوں نے اسماعیل القصیدی سے حاصل کیا۔ انہوں نے محمد المالکیل سے حاصل کیا۔ انہوں نے داؤد بن محمد سے حاصل کیا۔ انہوں نے ابوالعباس بن ادریس سے حاصل کیا انہوں نے ابوالقاسم بن رمضان سے حاصل کیا۔ انہوں نے ابویعقوب طبری سے حاصل کیا۔ انہوں نے عبداللہ عمر بن عثمان سے حاصل کیا۔ انہوں نے ابویعقوب انہر جوری سے حاصل کیا۔ انہوں نے ابویعقوب السوسی سے حاصل کیا۔ انہوں نے عبدالواحد بن زید سے حاصل کیا۔ انہوں نے کمیل بن زیاد سے حاصل کیا۔ انہوں نے امیر المومنین جناب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حاصل کیا۔ اور انہوں نے خاتم المرسلین رحمت اللعالمین جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے حاصل کیا۔ (120)

شیخ نجم الدین محمد بن محمد ازکانی نے خرقہ فتوت کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے خیمہ کا فرش مبارک اور ستون مبارک بھی دیا تھا۔ یہ دونوں تبرکات امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ آپ کی شہادت کے بعد دوسروں کو پہنچے اور اب خانقاہ معلیٰ سری نگر کشمیر میں ہیں۔ حضرت نے اپنی زندگی میں 1400 اولیائے کرام سے ملاقات کی اور فیض حاصل کیا۔ جن میں سے 400 اولیائے کرام سے ایک مجلس میں فیض حاصل کیا۔ ایک روایت میں یہ اجتماع سلطان محمد خدا بندہ (717 سن ہجری م) سے منسوب ہے جس میں حضرت میر سید علی کی عمر مبارک تین یا چار سال بنتی ہے۔ (121) جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ اجتماع سلطان ابوسعید بہادر خان بن الجائتو سلطان بن ارغون خان بن اباقا خان (717ہجری سے 732ہجری) کے فرمان سے ہوا۔ (122)

یہ محفل جب ہوئی سید کی حیات مبارک 7 سال تھی اور یہی درست بھی ہے۔ اس اجتماع میں تمام سادات علمائے کرام اور مشائخ نے آپ کو ایک ایک سطر دعا کی تعلیم فرمائی بعد میں آپ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ نے اوراد فتحیہ کا تحفہ دیا تو وہ یہی کلمات تھے۔

سیر و سیاحت (733 تا 753 سن ہجری)

آپ نے بیس سال مسلسل سیاحت کی جو کہ بہت طویل ہے اس میں بہت سے واقعات شامل ہیں جو ہم تحریر نہیں کر رہے۔ اگر ان واقعات کو تحریر کرنا شروع کر دیا جائے تو آپ کی سوانح عمری پر پی ایچ ڈی کی جا سکتی ہے۔ تاہم خلاصۃ المناقب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان علاقوں میں سفر کرتے رہے۔ مزدقان، ختلان، بلخ، بدخشان، ختا، یزد، شام، بغداد، حجاز، روم، ماوراالنہر، سراندیپ، ہندستان، چین، مشہد، کربلا، نجف، فرنگستان، ترکستان، لداخ، مکہ، مدینہ، قپچاق، جبل القاف، اسفرائن، کشمیر وغیرہ انسائیکلوپیڈیا سے اسلام میں لکھا ہے کہ آپ نے تمام اسلامی ممالک کی سیاحت فرمائی۔ (123)

ہمدان میں مراجعت اور تزویج (753 سے 773 ہجری)

753 ہجری یعنی 1352 عیسوی میں بمطابق تحائف الابرار اکیس یا بیس برس کے سفر کے بعد وطن مالوف میں مراجعت فرمائی۔ رسالہ مستورات میں ہے کہ آپ اسفرائن میں تھے۔ آپ کے مرشد نے آپ کو فرزند کی بشارت دی۔ اس وقت آپ کی عمر 40 سال تھی آپ کی تزویج ہمدان کے ہی ایک سید گھرانے میں ہوئی آپ کی زوجہ سیدہ حمیدہ بنت سید شرف تھیں۔ بعد کے بیس سال (753 تا 773 ہجری) آپ نے وطن مالوف ہمدان میں گزارے اور اپنی شہرآفاق تصانیف قلمبند کیں اور سالکان کی تربیت کی اس دوران آپ کا زیادہ وقت گنبد علویان میں گزرا اور آپ یہاں سے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔

ختلان میں اقامت (773 ہجری سے 780 ہجری)

اخی حاجی ختلانی نے قپچاق میں ایک عمارت تعمیر کروائی تھی یہاں پر میر سید علی ہمدانی نے 773 ہجری میں موسم گرما کے تین ماہ گزارے اسی سال آپ نورالدین جعفر بدخشی (صاحب خلاصۃ المناقب) کے وطن بدخشان تشریف لے گئے۔ 773 ہجری کے بعد آپ کا واپس ہمدان جانے کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا شوال 773 ہجری آپ بدخشان گئے اور تین ماہ بعد واپس ختلان آئے اسی سفر کے دوران آپ ربیع الاول 774 ہجری کو کشمیر تشریف لائے آپ نے ختلان میں ایک مسجد اور خانقاہ بھی تعمیر کروائی ختلان اور اس کے اطراف میں دعوت الی اللہ دیتے رہے۔

کشمیر میں اقامت

حضرت شاہ ہمدان پہلی مرتبہ 741 ہجری میں کشمیر آئے جو آپ کی بیس سالہ سیاحت کا ایک حصہ ہے پھر 760 ہجری کو آپ نے اپنے دو چچازاد بھائی سید تاج الدین ہمدانی اور میر سید حسین سمنانی کو کشمیر بھیجا تاکہ مقامی حالات دریافت کریں۔ یہ لوگ سلطان شہاب الدین (750 سے 771 ہجری) کے اہل حکومت میں تشریف لائے اور یہاں قیام فرمایا۔ میر سید حسین سمنانی نے کشمیر کے حالات شاہ ہمدان کو ختلان میں جا کر بتائے اور دوبارہ شاہ ہمدان نے انہیں 773 ہجری کو جب سید ختلان میں تھے۔ انہیں کشمیر بھیجا۔ (124) ربیع الاول 774 ہجری کو شاہ ہمدان جب ختلان سے ختا روانہ ہوئے تو پیر پنجال کے راستے کشمیر آئے اور محلّہ علاء الدین پورہ میں میر سید حسین سمنانی کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ (125) آپ کے ساتھ آپ کے چچازاد میر خلیل بھی تھے۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں آپ کی آمد کی تاریخ 12 ربیع الاول 774 ہجری درج ہے۔ احمد راضی نے ہفت اقلیم میں لکھا ہے کہ عہد قطب الدین (772 تا 781 ہجری) میں آئے تھے۔ تاریخ فرشتہ اور سیر المتاخرین میں بھی یہی ہے کہ قطب الدین کی استدعا پر آئے اور یہ بھی تحریر ہے کہ آپ غیبی اشارہ سے کشمیر آئے اس دوران آپ نے کشمیر میں تبلیغ فرمائی اور صرف ایک دن میں ہی 37000 لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے بہت سے بت کدے توڑ ڈالے راجہ پرودسین کے بت خانے کو توڑا جس میں تین سواسی بت تھے۔ یہاں پر ایک چبوترا بنوایا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ آپ کو کشمیر میں اسلام کا بانی تسلیم کیا گیا ہے۔

لداخ اور ترکستان میں سفر

781 یا 783 ہجری میں آپ لداخ اور ترکستان میں تبلیغی دوروں پر گئے اور شہر اپیفوس میں بھی گئے اور لداخ اور ترکستان میں اسلام کی اشاعت کی۔ کشمیر کی طرح یہاں بھی آپ کو اسلام کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ لداخ میں پہلی مسجد شے (Shey) کے مقام پر میر سید علی ہمدانی نے بنوائی یہ روایت 1381 یا 1382 عیسوی کی ہے۔ آپ کو لداخ کی ملکہ نے دعوت دی تھی۔ جس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی دعا سے اس کی اولاد ہوئی اور دریائے شے سیلاب کے دنوں میں اس کے محل کو نقصان پہنچاتا تھا۔ آپ نے دریا پر چھڑی ماری آج تک دریا اس مقام پر خاموشی سے گزرتا ہے۔ ملکہ لداخ نے آپ کو جاگیر بھی مراحمت فرمائی۔ لداخ میں بھی آپ کو اسلام کا بانی تسلیم کیا گیا ہے۔

لداخ کا دارالحکومت لیے تھا یہاں مرکزی جامع مسجد اس کے قریب گھر بھی ہیں جو شاہ ہمدان کے نام سے مشہور ہیں۔ کتاب

(Recent Research on Ladakh four and Fifth proceding of four and fifth international colloquia on ladakh edit by Henry Osmaston and Phillip Danwood)

کے صفحہ نمبر 189 پر عبدالغنی شیخ کی طرف سے لکھا ہے کہ شاہ ہمدان کے اپنے کشمیر کی طرف دوسرے دورے میں جب وہ لداخ سے گزرے جب وہ کہ شگر جارہے تھے۔ لداخ میں بھی راوئیتی طور پر شاہ ہمدان کو اسلام کا بانی مانا جاتا ہے۔ اور بہت سی جامعہ مسجد بھی ان سے منسوب ہے۔

شاہ ہمدان کی آپ بلتستان میں آمد

☆ شاہ ہمدان کی بلتستان میں آمد اور اسلام کی بنیاد رکھنے کا ذکر بہت سے حوالوں سے ملتا ہے۔ مثلاً بلتستان میں اسلام میر سید علی ہمدانی لے کر آئے۔(126)

☆ جب اللہ کی دریائے رحمت میں اس کا فضل موجزن ہوا تو ہجرت نبویؐ کے 783 سال بعد مقیم خان والی چپلو کے عہد میں یہاں آفتاب اسلام طلوع ہوا۔ میر سید علی ہمدانی کشمیر سے یہاں پہنچے ان کے ہاتھ میں عصاء اور جسم پر گلیم تھا۔(127)

☆ 783 ہجری میں میر سید علی ہمدانی بلتستان آئے ڈیڑھ سال یہاں رہے اور یارقند چلے گئے۔(128)

☆ جس بزرگ نے بلتستان کے بدھ مت کے پیرا کاروں کو مذہب اسلام میں داخل کیا اور یہاں نور وحدت پھیلا کر کفر اور ظلمت کو دور کیا وہ میر سید علی ہمدانی تھے۔(129)

☆ شاہ ہمدان لداخ بلتستان گلگت اور نگر وغیرہ کے علاقوں میں اور یہاں پہلی بار اسلام کی آواز پہنچائی۔ بلتستان میں آپ پہلے مبلغ جانے جاتے ہیں۔(130)

☆ سرزمین بلتستان میں اسلام میر سید علی ہمدانی اور ان کے مریدوں کی وجہ سے پھیلا اور کفر و شرک کے تاریکیاں دور ہوئی۔(131)

☆ میر سید علی ہمدانی اور ان کے مریدوں کی کوششوں سے بلتستان کا طول و عرض اسلام کے نور سے منور ہوا۔(132)

شاہ ہمدان کی بلتستان میں آمد کے واقعات کتاب تحفۃ الاحباب جو شمس الدین عراقی کے سوانح عمری پر کتاب ہے۔ میں تفصیلی ذکر موجود ہے۔ یہ کتاب نویں اور دسویں ہجری کی مسلک نوربخشیہ کی بہترین کتاب ہے۔ جسے 1992 پہلی بار برادر محمد رضا نے شائع کیا۔ 2009 میں یہ دوبار شائع ہوئی۔ اس کا فارسی تحقیقی متن ڈاکٹر غلام رسول جان نے سری نگر سے شائع کیا۔ اس کے مشہور قلمی نسخے مولوی محمد ابراہیم چھچن پا پولو کے پاس ہے اور مولوی محمد علی غربو چنگ چپلو کے پاس موجود تھا۔ ہم ان کتابوں کی روشنی میں شاہ ہمدان کی بلتستان کی آمد پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

شاہ ہمدان سکردو میں

میر سید علی ہمدانی پہلے بارزوجی لا پاس کے ذریعے بلتستان میں داخل ہوئے۔(133)۔ میر سید علی ہمدانی غبیار سا یعنی سطح مرتفع دیوسائی کے ذریعے سکردو پہنچے بادشاہ وقت کو اسلام کی دعوت دی۔ حسین آبادی رقم طراز ہیں کہ آپ کی تبلیغ سے لوگ رفتہ رفتہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہاں تک کے پہلی مسجد کھری ڈونگ پر تعمیر کی گئی پھر گمبہ سکردو میں جامع مسجد تعمیر کی (134)۔ کھری ڈونگ اب بھی موجود ہے مگر مسجد کے آثار باقی نہیں۔ سکردو سے آپ موجودہ حسین آباد پہنچے جو پہلے کفچوں کہلاتا تھا۔ آپ نے یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو محلّہ بیورنگ میں موجود ہے اور اس کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔ (نسخہ مولوی ابراہیم)

شاہ ہمدان شگر میں

جب آپ شگر پہنچے تو شگر میں بہت بڑا میلہ ہو رہا تھا۔ لوگ چوگان بازی (پولو) دیکھ رہے تھے۔ میر سید علی ہمدانی نے موقع کو غنیمت جان کر یہاں صدائے حق بلند کی اور دعوت اسلام دینے لگے۔ روسائے شگر میں آپ سے کرامت کا مطالبہ کیا اور کہا کہ میدان میں ایک ابھری ہوئی چٹان ہے جو گھوڑوں کے لئے خطرہ ہے جسے کوشش کے باوجد ختم نہ کیا جاسکا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر چٹان پر اپنا عصاء مارا تو وہ زمین میں دھنسنے لگی اور چٹان ہموار ہوگئی۔ شگر کے لوگ بتاتے ہیں اسی جگہ اب بھی گھڑا پڑ جاتا ہے۔ شگر میں آپ نے دو مساجد کی بنیاد رکھی۔ ایک چھ برونجی کے محلے میں اور دوسری ام بوڈک میں (نسخہ مولوی ابراہیم)۔

شاہ ہمدان تھلے اور بلغار میں

میر سید علی ہمدانی شگر کے بعد تھلے پہنچے۔ ربیع کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت تھا۔ آپ کو سخت پیاس محسوس ہوئی ساتھ ہی کھیت میں چند عورتیں گھاس پھوس اکھیڑنے میں مصروف تھیں۔ شاہ ہمدان نے پانی پلانے کو کہا تو ان میں سے ایک عورت نے کہا آپ کسی اور سے کہیں ہم یہاں کھیتوں میں مصروف ہیں ہم پانی نہیں پلاسکتیں۔ آپ کو جلال آگیا اور زبان مبارک سے نکل گیا خدا تم سب کو ہمیشہ مصروف رکھے۔ اس کے بعد اس علاقے میں عورتوں کے درگت بنی ہوئی ہے۔ جتنا گھاس پھوس اکھاڑا جائے پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ موضع تھلے کے

دلتر گاؤں کے پاس بید مجنوں کا ایک درخت ہے یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ درخت دراصل سید علی ہمدانی کا عصاء ہے۔ جسے آپ نے اس مقام پر رکھا اور وہ پودا بن گیا۔
یہاں کے لوگوں کو مسلمان بنانے کے بعد سید علی ہمدانی موضع بلغار پہنچے۔ یہاں کے سرگردان لوگ آپ کے پاس آئے اور با خوشی اسلام قبول کیا۔ یہاں سے آپ موضع ڈوغنی گئے۔شاہ ہمدان خپلو میں موضع ڈوغنی سے آپ وادی خپلو میں داخل ہوئے اس وقت خپلو کے حکمران کا پایہ تخت سلینگ تھا۔آپ نے وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا یہاں کے راجہ مقیم نے اسلام قبول کرلیا۔ یہاں پر ایک بدھ مت کا گرو تھا جو آپ کے کمالات سے خائف ہوگیا۔(نسخہ مولوی علی)

شاہ ہمدان سلتو رمیں

اسکے بعد شاہ ہمدان چھور بٹ روانہ ہوئے اور جگہ جگہ لوگوں کو مسلمان بناتے گئے۔ بدھ مت اور بون چھوس کے مراکز منہدم کراتے گئے اور مساجد تعمیر کرتے گئے۔آپ نے سرموں اورکواس (امیر آباد) میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور چھور بٹ کے ایک گاؤں چولونگ پہنچے یہاں سے نالہ چولونکھا کے ذریعے سلتو ر میں داخل ہوئے۔(مولوی علی)
یہاں آپ کو سخت پیاس لگی ایک عورت پاس ہی کھیت میں کام کر رہی تھی۔آپ نے اس سے پیاس کا ذکر کیا تو وہ خوشی خوشی گھر گئے اور دودھ اور لسی لے آئے۔آپ اس سے خوش ہوئے اور دعا دی اللہ تم سب کو اس کام کی کلفت سے نجات دلائے۔اس وقت سے اس علاقے میں گوڈی کرنے کی ضرورت پیش نہیں پڑی۔ جونہی گوڈی کرنے کا موسم آتا ہے سارے گھاس پھوس خد بخود سٹر کر کھاد بن جاتے ہیں۔اس کے بعد آپ کندولس پہنچے۔ یہاں تھولدی اور برق گھو کے درمیان کسی شخص نے آپ کی دعوت کی اور دھوکے سے کتا پکا کر آپ کو کھلانے لایا۔آپ نے ایک نظر دیکھا تو کتا زندہ ہوگیا۔ کچھ مدت بعد یہاں سیلاب آیا اور یہ علاقہ تا حال ویران ہے۔اس کے بعد مسجد موضع پھڑ اوا میں مسجد بنائی ان علاقوں میں اسلام کی اشاعت کے بعد آپ سیاچن گلیشیر کے ذریعے ترکستان کے شہر یارقند چلے گئے۔شاہ ہمدان وہاں سے ختلان چلے گئے۔

شاہ ہمدان دوبارہ بلتستان میں

ترکستان میں ڈیڑھ سال گزارنے کے بعد آپ785ہجری میں شگر کے علاقے براله پہنچے۔اس بار آپ قراقرم اور سیاچن کے بجائے درہ مفتاغ پار کرتے ہوئے آئے۔تو غوری تھم کو اسلام نصیب ہوا۔ جو یہاں کا حکمران تھا۔ پہلے دورے میں جس مساجد کی بنیاد رکھی وہ مکمل ہو چکی تھیں۔ قیام شگر کے دوران مسجد چھ برونچی مکمل کروائی۔اس کی دیواروں میں سورہ مزمل تحریر فرمائی۔مولوی حشمت اللہ دوران وزارت تک یہ تحریر موجود تھی۔(135)

وصال مبارک

ذالقعد786ہجری کو کنار میں شاہی مہمان کی حیثیت سے رہے یکم ذوالحجہ786ہجری کو آپ علیل ہوئے اور پانچ روز اسی طرح علالت میں گزرے۔سید کی وفات6ذوالحجہ786ہجری19جنوری1385سن عیسوی کو ہوئی۔خلاصۃ المناقب میں آپ کی وفات کنار کے علاقہ میں بتائی گئی۔اس سے کچھ دن قبل آپ پکھلی میں بھی رہے۔رسالۃ المستورات میں لکھا ہے کہ شاہ ہمدان میں ختلان میں ایک خطہ زمین خرید کر مریدین کو نصیحت فرمائی تھی کہ ان کو یہیں پر دفن کیا جائے۔ جب کہ سلطان محمد خضر شاہ چاہتا تھا کہ حضرت کو پکھلی میں دفن کرے اور مریدین جو ہم رکاب تھے ختلان لے جانا چاہتے تھے۔ بقول مفتی غلام سرور طرفین کا اصرار بڑھا تو شیخ قوام الدین بدخشی نے کہا جو جماعت تابوت اٹھا سکے وہی اپنی مرضی کے مطابق دفن کرے۔ سلطان کے ملازمین پوری قوت کے باوجود تابوت نہ اٹھا سکے۔اور آپ کے مریدین نے یک بارگی میں تابوت اٹھالیا قاضی نوراللہ شوستری لکھتے ہیں کہ جب تابوت ختلان پہنچا تو اس قدر خوشبو آرہی تھی کہ فضا معطر ہوگئی۔مزید فرشتے سفید ابر کی مثل جنازہ پر سایہ فضل تھے۔(136) خلاصۃ المناقب میں ہے کہ25جمادی الاول سن787ہجری کو تابوت ختلان میں پہنچا اور آپ کو کولاب میں دفن کیا گیا۔

مزار مبارک

آپ کا مزار ختلان کے علاقے کولاب میں ہے۔آج کل یہ شہر تاجکستان میں ہے۔مزار کے نو گنبد ہیں دو بڑے اور سات چھوٹے ہیں۔مزار کے ساتھ ایک خوبصورت باغ ہے۔مزار میں آپ کے علاوہ آپ کے بیٹے میر سید محمد ہمدانی آپ کی بہن سیدہ ماہ خراسانی اور اولاد میں سے دیگر افراد بھی دفن ہیں اس کے علاوہ باہر ایک چبوترے میں طلقان کے ایک فرد کی قبر بھی ہے۔یہ بزرگ سید کے مزار کے متولی کی حیثیت سے رہتے تھے۔

خانقاہ معلیٰ

کشمیر میں محلّہ علاءالدین پورہ جہاں آپ قیام پذیر ہوئے آپ نے وسیع و عریض خطہ خرید کر مسجد تعمیر کروائی اور یہ خانقاہ معلیٰ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔یہ خانقاہ کشمیر میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔آپ کی شان میں شاعر مشرق علامہ اقبال اس طرح منظوم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سیدالسادات سالارعجم	دست اومعمار تقدیرامم
تاغزالی دست اللہ ھوگرفت	ذکروفکرازدودمان اوگرفت
مرشدآں کشورمینونظیر	میرودرویش وسلاطین رامشیر
خطہ راآں شاہ دریاآستین	دادعلم وصنعت وتہذیب ودیں
آفریدآں مردایران صغیر	باہنرملتے غریب ودل پذیر
یک نگاہ اوکشایدصدگرہ	خیزوترش رابدل راہے بدہ

میرسیدعلی ہمدانی کے ارباب اختیارمریدین

سلطان قطب الدین۔حاکم کشمیر	علی الدین۔حاکم پکھلی ہزارہ	سلطان محمدشاہ۔حاکم بلخ	راجہ مقیم خان۔حاکم حپلو
غیاث الدین۔حاکم ہرات	فیروزشاہ تغلق۔حاکم ہندوستان	بہرام شاہ۔حاکم بدخشان	غوطہ چونگے۔حاکم سکردو
غوری تھم۔حاکم شگر	سلطان محمدخضرشاہ۔حاکم کنار		

تذکرہ میرسیدمحمد ہمدانی بن میرسیدعلی ہمدانی بن میرسیدشہاب الدین سیاہ بزاش

آپ کی ولادت 774 سن ہجری بمطابق 1372 سن عیسوی میں ہوئی۔والدہ کا نام سیدہ حمیدہ بنت سیدشرف تھا۔میرسیدعلی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان کے وصال کے وقت آپ کی عمر12 سال تھی۔

ورودکشمیر

حضرت امیرکبیرسیدعلی ہمدانی کی وفات کے دس سال بعد 22 سال کی عمر میں 796 سن ہجری بمطابق 1393 سن عیسوی آپ 300 مریدین کے ساتھ کشمیر آئے سلطان سکندر نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی سلطان نے آپ کی رہائش کے لیے محلّہ نوہٹہ میں ایک عالیشان مکان تعمیر کروایا۔آپ کے فرمان کی تکمیل میں اس نے بت خانہ کالی شور کی جگہ خانقاہ تعمیر کروائی۔ یہاں پر حضرت امیرکبیرسیدعلی ہمدانی کا چغہ اور عصا بھی محفوظ ہے جس کی زیارت کے لیے ہرسال اہل کشمیر جمع ہوتے ہیں۔حضرت میرسیدمحمد ہمدانی کے پاس ایک بدخشانی لعل تھا جوانہوں نے سلطان کو تحفہ کے طور پر پیش کیا،سلطان نے اس کی قدرکرتے ہوئے تین گاؤں جن میں قصبہ ترال،نونہ اورواچی حضرت کی نذرکئے جوآپ نے درویشوں اور خانقاہ کے اخراجات کے لیے دے دیے۔آپ نے وقف نامہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کیا اور سلطان نے بھی اپنی سند تیار کی اور دونوں کاغذات اپنی اصلی حالت میں آج بھی موجود ہیں۔

ازدواجی زندگی

آپ کا نکاح سیدہ تاج خاتون بنت سیدحسن بہادر بن سیدتاج الدین ہمدانی بن سیدحسن الحسینی بن سیدمحمد الباقرحسینی سے ہوا۔جوکہ آپ کے جدی رشتہ داروں میں سے تھیں۔سیدہ تاج خاتون فیروزشاہ تغلق کی نواسی بھی تھیں۔سیدحسن بہادر کی شادی تغلق خاندان میں ہوئی تھی اور سیدحسن بہادرسلطان شہاب الدین کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ اورسلطان نے آپ کورستم ہند کا خطاب دیا تھا۔سیدہ تاج خاتون سے ہی میرمحمد ہمدانی کی اولاد چلی مگرپانچ سال بعد اللہ کو پیاری ہوگئیں۔آپ کا مدفن محلّہ فتحکدل سری نگر میں ہے

آپ بہت عبادت گذار خاتون تھیں۔اس کے بعد میر سید محمد ہمدانی کا دوسرا نکاح ملک سیف الدین جو سلطان سکندر کا وزیر تھا کی بیٹی بارعہ خاتون سے ہوا۔کچھ عرصہ بعد وہ بھی فوت ہوگئیں۔کوتھروان کے ایک باغ کے اندر جو حضرت کی ذاتی ملکیت تھا میں دفن ہوئیں۔یہ جگہ سری نگر سے 5 میل دور چرار روڈ پر کرالہ پورہ ودماجی کے نام سے مشہور ہے۔

حج بیت اللہ سے واپسی اور ختلان میں وفات

آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے کر گئے اور واپسی پر ختلان چلے گئے۔ جہاں 17 ربیع الاول 854 ہجری میں بمطابق 1452 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور اپنے والد کے ساتھ دفن ہوئے۔اہل کشمیر ترال میں 17 ربیع الاول کے دن آپ کا عرس مناتے ہیں۔

اولاد

آپ کی اولاد میں سید حسن ہمدانی، سید حسین ہمدانی، علاؤالدین اور ابوعلی عمر ہمدانی ہیں۔

تذکرہ میر سید حسن ہمدانی بن محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی بن میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش

آپ کی ولادت کشمیر میں ہوئی، والدہ کا نام سیدہ تاج خاتون بنت سید حسن بہادر تھا۔آپ نے زندگی کا زیادہ عرصہ کولاب میں گزارا روایت ہے کہ تیموری خاندان میں اچانک وبا پھوٹ پڑی اور کئی شہزادے اور شہزادیاں اس کی لپیٹ میں آ گئے تب کئی حکیموں اور طبیبوں سے علاج کروانے کے بعد جب کوئی بات نہ بنی تو کسی درویش کے کہنے پر خانوادہ شاہ ہمدان سے معافی مانگی کیونکہ امیر تیمور نے ناحق شاہ ہمدان کو تنگ کیا تھا۔آپ کی دعا سے تیموری خاندان صحت یاب ہوا پھر اسی تیموری خاندان میں آپ کے دادا حضرت شاہ ہمدان کا مزار بھی بنوایا۔آپ کا انتقال 53 سال کی عمر میں کولاب میں ہوا اور اپنے دادا کے قریب ہی دفن ہوئے۔آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔آپ کی اولاد میں سید احمد قتال، میر کرم علی ہمدانی اور قاسم ہیں۔

تذکرہ سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

آپ کا نام احمد، لقب قتال، مولد کولاب اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔والدہ سکینہ المعروف زلیخا بنت عبدالرحمان جعفری تھیں۔آپ نے فرغانہ میں بدھ مت کے خلاف جہاد بھی کیا۔جس کی وجہ سے سلطان عمر شیخ مرزا آپ پر بہت اعتماد کرتا تھا، کیونکہ فرغانہ میں بدھ مت کا کافی اثر و رسوخ تھا اور سلطان کی فوج ان سے عاجز تھی۔سید احمد قتال نے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی لیے آپ کے نام کے ساتھ قتال آتا ہے۔آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کو ہمدان جو آپ کے اجداد کا علاقہ تھا کا رئیس اعلیٰ بنا دیا گیا۔تاریخ ایران میں حسنی خاقانی نے لکھا ہے کہ سلطان عمر شیخ آپ پر اعتماد کرتا تھا۔آپ کی وفات 102 سال کی عمر میں ہمدان میں ہوئی اور مدفن باغ علی میں ہوئے۔اولاد میں سید نور الدین کمال، سید باقر، سید ناصر، سید شیث، سید رکن الدین ہیں۔

تذکرہ سید نورالدین کمال بن سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی

مولد فرغانہ، نام نورالدین، لقب کمال کنیت ابوالحسن تھی۔والدہ ام کلثوم بنت ضیاالدین سبزواری تھیں۔آپ نے اپنے والد کی چھوڑی ہوئی مہم کو جاری رکھا اور ماوراالنہر کے دور دراز علاقوں تک بدھ مت کے مندروں کو مسمار کیا۔آخری عمر میں ہمدان آئے اور ہمدان میں انتقال فرمایا اور گنبد علویان میں دفن ہوئے۔عوام الناس میں ابوالحسن سے شہرت رکھتے ہیں جو آپ کی کنیت تھی۔آپ کی عمر 57 سال تھی۔اولاد میں سید شاہ محمد جعفر، سید احمد کبیرالدین، اسحاق، نوح، ابراہیم اور مرتضیٰ ہیں۔

پیچھے صفحہ نمبر 53 سے
دفتر العابدیہ الحسینیہ الاعرجیہ الھمدانیہ
اولاد میر کبیر سید علی ہمدانی بن سید شہاب الدین سیاہ بزاش
میر سید محمد ہمدانی من نور حقانی
حسین
علاؤ الدین
میر سید حسن ہمدانی
سید ابو علی العمر ہمدانی
سید احمد ہمدانی
میر سید کمال الدین حسین ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 92 پر ہے)
قاسم
سید احمد قتال
میر کرم علی
شیث
سید نور الدین کمال
ناصر
رکن الدین
باقر
سید شاہ محمد جعفر
سید اسحاق
نوح
مرتضیٰ
سید احمد کبیر الدین
(اولاد صفحہ نمبر 113 سے کتاب ہذا کے آخر تک موجود ہے)
ابراہیم
سید سیف الدین
سید کمال الدین
سید علاؤ الدین ہمدانی المعروف شاہ علاول وڈا شہید (تذکرہ نمبر 1)
حافظ سید محمد شاہ ہمدانی (تذکرہ نمبر 2)
قاضی سید منور شاہ ہمدانی (تذکرہ نمبر 3)
سید شاہ ملوک ہمدانی
سید شاہ عبد الشکور ہمدانی
سید شاہ ایوب ہمدانی
سید علی احمد المعروف عین الدین
سید جمال الدین ہمدانی
سید شاہ محمد ہمدانی
سید شاہ مرتضیٰ ہمدانی
سید شاہ ابو طالب ہمدانی
سید شاہ رحمت اللہ ہمدانی (اولاد صفحہ 90 پر ہے)
سید شاہ محمد اشرف
سید شاہ محمد قاسم
سید شاہ محمد زاہد (تذکرہ نمبر 4)
سید کامل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 89 پر ہے)
سید ہاشم شاہ خیر پوری (تذکرہ نمبر 5)
(اولاد صفحہ نمبر 88 پر ہے)
میر مہر علی ہمدانی
میر حسن علی ہمدانی
میر نادر علی ہمدانی
میر محبّ علی ہمدانی
میر حُب علی ہمدانی
میر سید ولی ہمدانی
میر خاک علی ہمدانی
میر شاہو ہمدانی
میر باہو ہمدانی
میر آہو ہمدانی
میر لالا ہمدانی
میر خوشحال ہمدانی
میر درویش ہمدانی
میر برقا ہمدانی
مصلحت اللہ المعروف میر عوض علی ہمدانی
سید علی ہمدانی
حامد شاہ
راجن ہمدانی
شاہنواز ہمدانی
شاہ امیر ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 86 پر ہے)
شجرہ بمطابق سالار عجم وقلمی نسخہ جات سادات ہمدانیہ (صفحہ نمبر 273)

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے
اولاد امیر شاہ ہمدانی بن میر مصلحت اللہ المعروف میر عوض علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
امام شاہ ہمدانی
سید سیدن شاہ ہمدانی
سید احمد غوث ہمدانی
امیر حسین شاہ ہمدانی
منظور الٰہی ہمدانی
سید محمد نواز ہمدانی
عتیق الرحمٰن ہمدانی
محمد رضا ہمدانی
عابد رضا ہمدانی
شاہد رضا ہمدانی
صُہیب حسن ہمدانی
علی حیدر ہمدانی
غلام مرتضٰی ہمدانی
نظام شاہ ہمدانی
سید عمر وڈہ شاہ ہمدانی
سید صالح ہمدانی
محمد حسین ہمدانی
فضل حسین ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 87 پر ہے)
خادم حسین ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 87 پر ہے)
محمد یٰسین ہمدانی
نذر حسین ہمدانی
سجاد الرحمٰن ہمدانی
محمد حسن ہمدانی
چن شاہ ہمدانی
محمد سعید ہمدانی
منیر نذر ہمدانی
عمر فاروق ہمدانی
محمد نعیم ہمدانی
مزمل ہمدانی
سید احمد ہمدانی
بہرام ہمدانی
رضوان ہمدانی
ابراہیم ہمدانی
حمزہ ہمدانی
عبدالرحمٰن ہمدانی
سادات ہمدانیہ موضع ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ پنجاب

پیچھے صفحہ نمبر 86 سے
اولاد سید صالح ہمدانی بن عمروڈہ شاہ ہمدانی بن نظام شاہ ہمدانی
محمد حسین ہمدانی
(اولاد صفحہ 86 پر بیان ہو چکی)
فضل حسین ہمدانی
خادم حسین ہمدانی
صفدر عباس ہمدانی
اختر عباس ہمدانی
مظہر عباس
طاہر عباس
اظہر عباس
مجاہد رضا ہمدانی
شمائل رضا ہمدانی
محمد حسین مہدی
عباس مہدی
منیب ہمدانی
خبیب ہمدانی
ارسلان ہمدانی
خضر عباس ہمدانی
یاسر عباس ہمدانی
صالح محمد ہمدانی
محمد محسن رضا ہمدانی
ذوالفقار علی ہمدانی
سید عاشق ہمدانی
محمد سلیم ہمدانی
غلام مصطفیٰ ہمدانی
غلام شبیر ہمدانی
فیض کریم ہمدانی
محمد اسلم ہمدانی
نصیر شاہ ہمدانی (لاولد)
اکبر شاہ ہمدانی
محمد عامر ہمدانی
ابوبکر ہمدانی
احتشام الحق ہمدانی
گوہر مصطفیٰ ہمدانی
دانیال مصطفیٰ
شاہ محمد ہمدانی
موسیٰ کاظم ہمدانی
محمد عارف ہمدانی
محمد طارق ہمدانی
محمد آصف ہمدانی
محمد کاشف ہمدانی
شاہ فہد ہمدانی
محمد سلمان ہمدانی
محمد یوسف ہمدانی
اویس ہمدانی
محمود ہمدانی
سید محمد عاصم ہمدانی (لاولد)
محمد اکرم ہمدانی
محمد ارشد ہمدانی
عثمان ہمدانی
جرید ہمدانی
جمشید ہمدانی
سید کامران ہمدانی
حمزہ ہمدانی
مزمل ہمدانی
شرجیل ہمدانی
سید بلال
حماد الرحمٰن
سادات ہمدانیہ موضع ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ پنجاب

پیچھے صفحہ نمبر85 سے
اولاد سید ہاشم خیر پوری بن سید شاہ محمد زاہد الھمدانی
سید حافظ محمد شاہ ھمدانی
سید محمود شاہ المعروف شاہ بلاق
سید عباس علی شاہ
سید احمد شاہ
سید محمد زمان شاہ
سعادت علی شاہ
ممتاز علی شاہ
امانت علی شاہ
سید غلام محی الدین شاہ
عبداللہ شاہ
عبدالماجد شاہ
سید عبدالرشید
سید محبوب نبی شاہ
سید عباس علی شاہ
سید عبدالباسط
سید ہاشم شاہ
سید بلاول شاہ
سید عطااللہ
حبیب اللہ
محمد زاہد
عبیداللہ
ممتاز علی شاہ
عبدالمالک
سید منظور الحسن
سید عبدالستار
سید محمد شاہ
سید محمود شاہ
سید عبدالسلام
خلیل الرحمٰن
عمر فاروق
محمد احمد
مظہر صدیق
جمیل الرحمان
(ان حضرات کی اولاد خیر پور ٹامیوالی بہاول پور میں ہے)
سید مسعود ہمدانی
سید امجد شاہ ہمدانی
سید مرتضیٰ حسن شاہ
ڈاکٹر قبلہ سید عبدالرحمان ہمدانی (تذکرہ نمبر6)
(ان حضرات کی اولاد خیر پور ٹامیوالی بہاول پور میں ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے
اولاد سید رحمت اللہ بن سید شاہ میر مرتضیٰ بن سید شاہ محمد ہمدانی
سید منور شاہ ہمدانی
سید امام الدین شاہ ہمدانی
سید غلام محمد شاہ
سید مصطفٰے شاہ ہمدانی
سید نظام الدین شاہ ہمدانی
سید قطب شاہ
سید فضل شاہ
سید ناصر شاہ
بہادر شاہ
قادے شاہ
مہتاب شاہ
سید قمر الدین شاہ
سید قاسم شاہ
سید احمد شاہ ہمدانی
سید محمد شاہ ہمدانی
سید شیر شاہ
سید اکبر شاہ
سید غلام محمد شاہ
رحمت علی شاہ
مہتاب شاہ
بڈھن شاہ
بہادر شاہ
سید فتح علی شاہ ہمدانی
سید مراد علی شاہ
علیم اللہ شاہ
المعروف فرزند علی شاہ
برکت علی شاہ
محمد علی شاہ
ڈاکٹر جاوید شاہ
شفیق شاہ
سید افضال شاہ
(ان کی اولاد لاہور میں آباد ہے)
سید عبداللطیف شاہ
سید جماعت علی شاہ
فضل حسین شاہ
منظور حسین شاہ
مقبول شاہ
سید غلام حسن شاہ
سید فضل حق شاہ
چن اصغر المعروف سید امیر شاہ ہمدانی
سید مقبول احمد
سجاد شاہ
عبدالقادر شاہ
یوسف شاہ
سید امیر شاہ
سید محبوب الٰہی
سید احسان الحق شاہ
سید اسرار الحق شاہ ہمدانی
(ان کی اولاد کوٹ عثمان خان قصور میں آباد ہے)
سید غلام محمد شاہ ہمدانی (کوٹ عثمان خان قصور)
عمران علی شاہ
عبیداللہ شاہ
سید اعجاز
سید محمود الحق
سید مسعود الحق
سید زعیم الحق
سید علی الحق
سید الیاس حسین
سید ممتاز الحسن
سید علی رضا الحسن
سید فاروق الحسن
سید کبیر علی
سید صفدر احمد حسن
سید اسد احمد حسن (مرحوم)
محمد طفیل شاہ
المعروف سید غلام اصغر
ناصر حیدر
سید امیر قاسم
سید قوی محمود
سید امتیاز
سید قاسم علی
سید اعظم محمود
سید ذاکر حسین
سید خالد حسین
سید محمود
سید محمد احمد
سید مظفر علی
سید طارق محمود
سید یاسر محمود
سید عبدالرحمٰن
سید وجاہت علی
سید آصف علی
سید محمد تطہیر غوث
سید محمد سفیر حیدر
سید وقار علی حیدر
سید افتخار حسین
سید دلدار حسین
سید ذوالفقار
سید نوید رحمٰن
سید حذیفہ
سید فواد
سید فیض رسول
سید احسن علی
سید حسنین علی
سید محمد علی زین
سید انور شاہ ہمدانی
غوث زمان قطب العالم
سید سخی امان اللہ شاہ ہمدانی
(مزار کھیم کرن حال ہندستان)
سید الف شاہ ہمدانی
سید حسن شاہ ہمدانی
سید فضل شاہ ہمدانی
سید امام شاہ ہمدانی
سید غضنفر شاہ ہمدانی
سید اصغر شاہ ہمدانی
سید عبداللطیف شاہ ہمدانی
سید عبداللہ شاہ ہمدانی
(ان کی اولاد اول کھیم کرن ہندستان
بعد مخن آباد بہاول پور پاکستان میں ہے)

تذکرہ نمبر 1: سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید بن سید کمال الدین بن سید سیف الدین

آپ کا نام سید علاء الدین ہمدانی تھا۔ آپ سید احمد قتال کی تحریک کو آگے لے کر بڑھے جو نسل بہ نسل آپ تک پہنچی۔ آپ کا ذکر ایک گورمکھی کتاب جا کا مؤلف گھبیر سنگھ ہے میں ملتا ہے اور اس کے مطابق آپ ہندوؤں اور سکھوں سے لڑتے ہوئے بمقام تلہ گنگ شہید ہوئے۔ آپ کا قاتل کرتار سنگھ تھا۔ آپ عوام میں علاول مشہور ہوئے اور بعد شہادت وڈا شہید کہلائے۔ مقام جنگ و شہادت طلقا تھا۔ جو موجودہ تلہ گنگ سے قریباً سوا میل بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ آپ کا مزار طلقا قبرستان میں اب بھی ایک حویلی کے اندر موجود ہے۔ طلقا کی آبادی 1700 سو عیسوی میں تلہ گنگ منتقل ہوئی اور سرسری بندوبست سے پہلے اس کا نام طلقا کی مناسبت سے طلہ گنگ رکھا گیا۔ جو اب تلہ گنگ ہے۔ (سرکاری گزٹ کیمبلپور حال ضلع چکوال) (137) یہ مشن آپ کو آباؤ اجداد سے ملا جو نور الدین کمال کے بعد شاہ محمد جعفر سے ہوتا ہوا سید سیف الدین تک آیا اور پھر سید کمال الدین سے آگے دو بیٹے سید علاء الدین اور سید جان محمد۔ سید جان محمد علی گڑھ چلے گئے اور سید علاء الدین تلہ گنگ آ گئے۔ آپ سادات ہمدانیہ میں اول تھے جو ہندستان آئے۔

تذکرہ نمبر 2: حافظ سید محمد ہمدانی المعروف حافظ سید بن سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید

صاحب سالار عجم سید عبدالرحمان ہمدانی نے صفحہ نمبر 186 پر تحریر کیا ہے کہ آپ اپنے والد کے شانہ بشانہ سکھوں سے لڑائی میں شریک تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد بمراہ افغانان کشمیر و سرحد جو آپ کے خاندان کے معتقد تھے غالباً 1570 سن ہجری میں نقل مکانی کر کے قصور تشریف لے آئے۔ قصور کے اکثر علماء آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کی تصانیف میں فتاویٰ، بر ہنہ کی مبسوط شرح ہے۔ آپ کا مزار شہر قصور کے بڑے قبرستان کے شمالی حصہ میں کھیم کرن جاتے ہوئے صدر دیوان سے آگے سڑک کے بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔

تذکرہ نمبر 3: قاضی سید منور ہمدانی بن حافظ سید محمد ہمدانی

آپ مغل دور میں قصور کے قاضی تھے۔ آپ شریعت کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔ قصور کے افغان سرداروں میں سے اکازئی آپ کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ صاحب ارشاد بزرگ تھے۔ مدفن قصور کے بڑے قبرستان میں شمال مغربی جانب ہیں۔

تذکرہ نمبر 4: سید شاہ محمد زاہد بن سید شاہ محمد قاسم ہمدانی

آپ بھی شاہان دہلی کی طرف سے قاضی مقرر تھے اور قاضی سعد الدین کے نائب تھے۔ علوم دینیہ اور عربی میں دست گاہ کامل رکھتے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ خط نسخ کے بھی ماہر تھے۔ آپ کا نقش نگین الھمہ اجعلنی زاہدا تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ کے انتقال کے وقت علماء ان کے ظاہری حالات کی وجہ سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت سے گریز کر رہے تھے۔ عمائدین شہر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حال بیان فرمایا تو آپ پر ایک رقت طاری ہوگئی آپ نے فرمایا: ''خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تو پھر چوں چرا کی کیا گنجائش ہے۔'' پھر علماء نے آپ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

تذکرہ نمبر 5: سید ہاشم شاہ خیر پوری بن سید شاہ محمد زاہد ہمدانی

آپ کی پیدائش کوٹ مراد خان قصور میں 1169 سن ہجری بمطابق 1752 عیسوی کو ہوئی۔ آپ ولی الکامل قادر الکلام شاعر اور فنافی اللہ تھے۔ کوٹ مراد خان کے جنوبی قبرستان میں کئی لوگوں نے آپ کو متفرق الاعضاء دیکھا۔ (138) بیعت اول اپنے سسر سید شاہ امان اللہ ہمدانی سے تھے اور بیت ثانی سید محمد گیلانی سے تھے۔ آپ کا تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث نے تحفۃ الامیر میں کیا ہے۔ نواب بہاول خان ثانی کے عہد 1198 سن ہجری میں آپ قصور سے خیر پور ٹامے والی بہاول پور ہجرت کر گئے۔ آپ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 27 محرم الحرام 1241 سن ہجری بمطابق 1822 سن عیسوی میں خیر پور ٹامے والی میں ہوا۔ آپ کا مزار شہر کی مشرقی جانب چار دیواری کے اندر موجود ہے۔

تذکرہ نمبر 6: ڈاکٹر سید عبدالرحمان ہمدانی بن سید محمد شاہ ہمدانی مؤلف کتاب سالار عجم

آپ کی پیدائش 4 صفر 1344 ہجری بمطابق 25 اگست 1925 سن عیسوی کو خیر پور ٹامے والی بہاول پور میں ہوئی۔ آپ MBBS، MRCP، NRPC کی ڈگریاں رکھتے تھے۔ آپ نے سادات ہمدانیہ پر کتاب سالار عجم تحریر فرمائی جس کا دوسرا ایڈیشن جنوری 1990 کو ہوا اور کتاب ہذا کے لیے سالار عجم ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ آپ کر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اس کتاب پر آپ کو ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد سے اعزازی سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ جو پیغام آشنا شمارہ 13-14 ربیع الثانی 1424 ہجری خرداد ماہ 1382 ش جون 2003 میں سرورق پر آپ کو یاد رکھا گیا ہے۔

میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابوعلی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

میر سید کمال الدین ہمدانی ہمایوں بادشاہ کے عہد میں وارد جلالی (ضلع علی گڑھ ہندوستان) ہوئے جبکہ مرزا حیدر دوغلت نے کشمیر میں سادات ہمدانیہ شیعہ اثناء عشری پر ظلم ستم کا دروازہ کھول دیا۔ جلالی میں آپ قاضی کی عہدے پر سرفراز ہوئے اور جامعہ مسجد حصار جلالی جس کو سلطان غیاث الدین بلبن نے بنایا۔ آپ کے انتظام میں رہی۔ آپ نے میر سید علی ہمدانی کے مشن کو جاری رکھا اور اوراد فتحیہ کو رواج دیا اور تعزیہ داری اور علم داری شروع کی۔ (108) شاہ ہمدان کی اولاد سے یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے ہندوستان جلالی وارد ہوئی۔ جبکہ باقی شاخوں کا ذکر بعد میں آئے گا۔ آپ کی اولاد میں سے استاد قمر جلالوی نے آپ کی شان میں یہ قطعہ لکھا ہے۔

سید علی ہمدانی کے راحت جان ونور العین

ہند میں تبلیغ دین کو گھر سے چلے تھے چھوڑ کے چین

قصبہ جلالی کے سیدان ہی کی اولاد میں ہیں

مورث اعلیٰ ہیں سب کے میر کمال الدین حسین

سادات ہمدانیہ جلالی ضلع علی گڑھ ہندوستان کے شجروں کو پہلی مرتبہ سید مکرم حسین مجتہد نے مرتب کیا اس کتاب کا نام نسب نامہ سادات جلالیہ المعروف خلاصہ الانساب کے فارسی زبان میں لکھی کتاب ہے۔ مکرم حسین مجتہد نے 1888 عیسوی بمطابق 1305 ہجری کو دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس کتاب کے نسخے سادات جلالیہ ہمدانیہ کے پاس موجود ہیں۔ سید مکرم حسین مجتہد ہندوستان میں شیعہ مجتہد علماء میں سے تھے۔ آپ کا کمرہ مدرسۃ الواعظین لکھنو میں موجود ہے۔ آپ کی کتاب پر بعد میں حکیم سید کمال الدین حسین نے کام کیا اور اس فارسی کتاب کو اردو میں مرتب کر کے اس میں جدید اضافہ بھی کیا۔ اور اس کتاب کا نام اشجار الکمال رکھا۔ اس کو ادارہ ہمدانیہ امام باڑہ خیرات علی شاہ گڑھی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان نے شائع کیا۔ سادات جلالیہ کے جو شجرے اس کتاب میں پیش کیئے جا رہے ہیں وہ تمام اسی کتاب اشجار الکمال سے لیئے گئے ہیں جو کے مئولف کے بیٹے سید محمد عزیز الدین حسین ہمدانی نے فراہم کیے۔ سید عزیز الدین حسین رضا لائبریری رام پور کے ڈائیرکٹر بھی ہیں۔ مئولف کتاب ہذا سید قمر عباس الاعرجی نے موصوف سے رابطہ کیا اور اپنی کتاب انساب السادات الحسینی بھی رضا لائبریری میں بھیجی۔

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے اولاد میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابوعلی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید علاؤالدین حسین بن سید نظام الدین بن سید عطاء اللہ بن سید کمال الدین حسین
معزالدین
مجاہد
ولی محمد
عزیز
سید بلند
سید حکیم
سید محمد لعل
سید محمد ماہر
سید محمد شاہ
سید امان اللہ ہمدانی
حکیم قطب العارفین سید خیرات علی شاہ
سید بلند
سید حکیم
سید غلام مصطفیٰ
نور محمد
سید امین
سید موسیٰ ہمدانی
حکیم فخر الدین حسین
(آپ کی شادی دختر نواب محمد اکبر گڑھ جہاں آباد سے ہوئی)
حکیم عزالدین حسین
امین الدین حسین
سید بہار الدین حسین
جعفر حسین
زائر حسین
محمد شجاع الدین
سردار حسین
سید عزیز الدین حسین
سید محمد کمال الدین حسین عرف علی
سید محمد جمال الدین حسین عرف محمد
سید نثار احمد
سید محمد ریاض الحسنین
سید اولاد علی
سید محمد اعظم الدین حسین
سید ناصر الدین
زین الدین حسین
(گولی مار کراچی)
سید ضیاء الدین حسین
امین الدین
محمد ریاض الدین
محمد مسیح الدین
محمد معزالدین حسین
سید کمال الدین حسین
(مئولف کتاب اشجار الکمال)
سید محمد عزیز الدین حسین
شجاع الدین
اعظم الدین
ناصر الدین
فخر الدین
ضیاء الدین
امین الدین حسین
مسیح الدین
جمال الدین حسین
سادات ہمدانیہ عابدیہ نیو دہلی ہندوستان
سید اکبر
نور علی
سید مردان علی
سید حسین علی
علی حسین
نثار حسین
زائر حسین
انصار حسین
اکبر حسین
انوار حسین
اصغر حسین
یاور حسین
(گولی مار کراچی میں مقیم ہیں)
مراد علی
صمصام علی
قربان علی
سید نذر حسین
بختیار حسین
اختر عباس
ظفر عباس
اظہر حسن
مرغوب حسن
سید محمد نظیر الحسن
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

پیچھے صفحہ نمبر92 سے
اولادسید جان محمد بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی (آباد محلّہ جانان علی گڑھ ہندوستان)
سید محمد ← سید شیخ محمد ← سید شعیب ہمدانی
سید بدرالدین ہمدانی
سید صدرالدین ہمدانی
سید عبداللہ ہمدانی ← سید ہاشم ہمدانی ← سید لعل ہمدانی ← سید حسین ہمدانی
سید شرف الدین المعروف شاہ پیرن
سید ارادت اللہ
سید غلام
علی مرادن
عاشق حسین
دین محمد ← سید آڑا ← سید حسین
سید روح اللہ
(اولاد صفحہ نمبر95 پر ہے)
قدرت اللہ
سید سیف علی
سید عظمت علی ← نواز ش علی
شاہ غیاث الدین
شاہ محمود
سید ہدایت علی
سید قسمت علی
محمد علی
سید عاشور علی
گوہر علی
سید علی اکبر
علاؤالدین ہمدانی
سید علی رضا شاہ ہمدانی
سید ھادی علی
سید حمزہ علی ← سید نیاز حسین شاہ
سید وصی علی
سید فرزند حسین شاہ
سید نقی
سید محمد عسکری عرف ولی
سید مہدی علی
سید تقی علی
فیاض حسین
سید ھادی حسن عسکری
سید ضیغم عباس
سید حسن عسکری
عابد حسین
وصی الحسن
رضی الحسن
مظہر حسین
عبداللہ شاہ
محمد عسکری
ھادی حسن
حسن عسکری
تقی الحسن
زوہیر عباس
اعجاز حسین
اکرم حسین شاہ
جعفر عسکری
حیدر عسکری
علمدار عسکری
غضنفر عباس
مظفر عباس
سادات عابدیہ علی گڑھ مسکونہ جلالی
اظہر حسین ← نبی حسین شاہ
سادات ہمدانیہ میرٹھ ہندوستان
سید ارجمند حسن
امیر حسن
محمد اسماعیل حسن
شبر حسن
محمد ابراہیم حسن
سید شبیر حسین شاہ
سید دلبند حسن عرف دلبر ہمدانی
اختر حسن
صفدر حسن
حیدرآباد سندھ پاکستان
سید سرفراز شاہ
سردار حیدر
وقار حیدر
اعجاز حسین
محمد حیدر
کرنل مظفر حسین ہمدانی
فرزند حسین
سادات ہمدانیہ جھنگ بورے والا پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 94 سے
اولاد سید روح اللہ بن سید حسین بن سید آڑا بن دین محمد بن سید شرف الدین شاہ پیرن
سید امیر اللہ
سید لطیف اللہ
سید عظمت اللہ
سمیع اللہ
سید وزیر اللہ
حامد علی
رونق علی
اشفاق علی
مہدی علی
ممتاز علی
سید طاہر علی
سید جعفر علی
سید تصدق علی
سید تصدق محمد
محمد کاظم
سید حفیظ اللہ
سید وصی اللہ
سید علیم اللہ
باقر حسین
سراج علی
بدر الحسن
سعید الحسن
شمس الحسن
سید فصیح اللہ
عنائیت حسین
سخاوت حسین
شفاعت حسین
اطاعت حسین
شجاعت حسن
امجد حسین
عظمت حسین
سراج الحسن
معراج الحسن
ابن حسن
عزیز الحسن
رضا حسین
حفیظ الحسن
زائر حسن
آل حسن
عنائیت حسین
سید درے حسن
سید حسن
اخلاق علی
مہدی حسن
باقر حسین
نفیس الحسن
طاہر حسین
محمد اسحاق
قلب عباس
رضا عباس
شمیم عباس
قسیم عباس
سید ریاض الحسن
سید مصطفیٰ حسن
نسیم الحسن
مظہر حیدر
ظفر حیدر
اظہر حیدر
سادات عابدیہ گولی مار کراچی
کوثر حسن
اخلاق علی
فدا حسین
محمد حسین
آل عابد
آل محمد عابدی
اخلاق حسین
زیشان حسن
شہنشاہ حسن
مسلم حسن
پرور حسن
سید محمد مہدی
آل احمد
دلشاد حسین
محمد حسنین
محمد سبطین
آل حیدر
معجز حسین
ظہور مہدی
وقار مہدی
جرار حیدر
مصحف حسین عابدی
محمد علی
محمد حیدر
محمود الحسن
محفوظ الحسن
محسن حسن
ذوالفقار حیدر
مسعود الحسن
محمد صابر
محمد مہدی
ذاکر حسین
افسر حسین
ناصر حسین
عشرت حسین
سادات عابدیہ ہمدانیہ مسکونہ جلالی علی گڑھ ہندوستان
اسد عباس
علی عباس

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن سید ابو علی عمر بن میر محمد ہمدانی
سید مبارک ہمدانی
سید ابوالفضل ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 97 پر ہے)
سید سرور
محمد نور الدین
سید مدراسی
سید زمان؟
سید احمد
عبداللہ
سید محمد معظم
سید مدن
عبید اللہ
سید نعمت اللہ
سید روح اللہ
سید غلام مرتضیٰ
سید احمد
سید بخش علی
سید اعظم
امجد علی
محمد حسن
ابوالحسن
سید مطیع اللہ
مبارک ثانی
سرفراز علی
سید امان محمد
سید ہمایوں
شاکر علی
احمد علی
ظہور علی
سید کام بخش
سید عظمت اللہ
حیدر بخش
سید گنوری
سید فتح علی
ولایت علی
مقصود علی
حسین بخش
تراب علی
سید سیف اللہ
نائب علی
برھان علی
مزمل حسین
امداد علی
نعمت اللہ
تجمل حسین
اجلال حسین
اقبال حسین
نبی بخش
احمد بخش
محمد بخش
عاشق حسین
محمد حسین
سید عرفان علی
سرور حسین
ناصر بخش
محمد اعظم
ہمدان علی
عمران علی
توکل حسین
فرمان علی
برھان علی
حیدر حسن
سید حسین
کنیز عباس
غلام حسین
محمد علی
جعفر حسین اول
علی حسین
صادق حسین
افضال حسین
مبارک حسین
رفاقت حسین
ظہور عالم
محمد حسین
اقبال حسین
محمد عباس
حیدر عباس
ناصر عباس
ابرار حسین
محمد سبطین
محمد ثقلین
جاوید حسین
یاور حسین
محمد حیدر
علی حیدر
اسد حیدر
شبیہ حیدر
وصی حیدر
ذوالفقار حیدر
از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی خلخالی زادہ صفحہ 86
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان

پیچھے صفحہ نمبر 96 سے
اولاد سید ابوالفضل بن سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی
سید ایوب
سید درویش
سید اہل
سید منگی
سید ہشوا؟
سید طالے محمد
سید مراد علی
عباس علی
سید گل محمد (پھولن)
سید عبدالرزاق
سید علی اکبر
سید علی اصغر
سید قطب
سید شاہ محمد
سید رستم
فضل علی
سید مائی
رحمت علی
سید بھیکا
دین محمد
سید عباداللہ
سید غلام عباس علی
سید سعداللہ
سید عیاض الدین
معین الدین
سید ضیاءاللہ
سید عطاءاللہ
سید فتح اللہ
لطف اللہ
ثناءاللہ
ہدائیت اللہ
حکمت اللہ
امان اللہ
غیرت اللہ
قسمت اللہ
برکت اللہ
رحمت اللہ
خورشید علی اول
باسط علی
خورشید علی ثانی
سید علی اظہر
رئیس قریہ جلالی
جعفر علی
عاشق علی
ناصر علی
حکمت علی
علی باقر
علی ناصر
لائق علی
صادق علی
عاشق علی
سید شہزاد رضا
الفاضل سید شہریار
رضا مقیم قم
شجرہ طیبہ صفحہ 86
انوارالسادات از
سید ظفر یاب ترمذی صفحہ 534
عسکر علی
باقر علی
اختر علی
اصغر علی
اقبال حسین
افضال حسین
محمد عباس
علی عباس
حسن عباس
حسین عباس
اصغر عباس
حیدر عباس
ظفر عباس
اختر عباس
قمر عباس
نیئر عباس
انور عباس
بدر عباس
احسان محمد
سید مگلی ؟
یوسف
قادر بخش
الٰہی بخش
نجات علی
ظہور علی
واجد علی
سید محمد مہدی
سید محمد عابد
سید محمد تقی
سید حسین
سید محمد تقی
سید محمد ذکی
قربان حسین
عزیز الدین
سید شریف الحسن
زاہد حسین
نجم الحسن
محمد مہدی
محمد ھادی
محمد مرتضیٰ
محمد اصطفیٰ
محمد مصطفیٰ
وزیر الدین
یاور علی
فدا علی
معصوم علی
امین الدین
(پاکستان ہجرت کی)
ابوالقاسم
محمد عارف
محمد عسکری
فرزند علی
ضرغام علی
اکرام علی
ضیغم علی
سید موسیٰ رضا
سید محمد یحییٰ
سید ظفر عباس
مقبول حسین
مولوی اولاد حسین
نیاز حسین

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید امیر بن سید کمال الدین حسین بن سید احمد ہمدانی
سید محمد اکرم
سید عاصم
سید محمد صادق
سید محمد عبدل العزیز
سید اسلام
سید فتح محمد
سید حسن علی
سید بہادر علی
حفظ علی
محفوظ علی
کریم بخش
اوصاف علی
باقر علی
افسر علی
ذاکر علی
نثار علی
اقبال حسین
ظل حسین فضا
اوصاف علی
حفظ علی
افسر
ذاکر حسین عابدی
اوصاف
باقر رضا
سید مراد؟
سید عظمت اللہ
سید امیر ثانی
سید مہر ہمدانی
سید کرم ہمدانی
سید رحم علی
شفاعت محمد
علی بخش
مولوی سید ابراہیم
سید عنائیت علی
عالم علی
سید محمد حسین
فیض محمد
ایاز محمد
آل محمد
ولی محمد
ضیاء محمد
رضا محمد
عطاء محمد
احسان محمد
ریاض محمد
نبوت محمد
طفیل محمد
رسالت محمد
نیاز محمد
سخاوت محمد
عون محمد
ابو محمد
حسنین محمد
اصغر محمد
منور محمد
انور محمد
غضنفر محمد
مظفر محمد
تصور محمد
تصدق محمد
صغیر محمد
اعتقاد محمد
گل ریاض محمد
علمدار محمد
صغیر محمد
ذوالفقار محمد
ولی محمد
ضیاء محمد
قیصر محمد
شفیع محمد
وصی محمد
تقی محمد
ضرغام حیدر
ضیغم حیدر
یوسف حیدر
آصف حیدر
عارف حیدر
عاقل حیدر
اسد عباس
دانش حیدر
عادل حیدر
عامر حیدر
از کتاب اشجار الکمال صفحہ 318,319,320
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

مختصر تذکرہ اجداد سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی

تذکرہ سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال

آپ کا نام احمد، لقب کبیر الدین اور کنیت ابو طالب تھی۔ آپ کی والدہ سیدہ بصری بنت سید محمود یمانی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ کی زندگی بدخشان، ہمدان، رے، مدینہ، کوفہ اور مشہد کے سفر میں گزری۔ آپ نے اپنے بیٹے میر سید علی المعروف سیاہ پوش ہمدانی کو وصیت کی کہ مقررہ تاریخ پر بچوں سمیت وطن مالوف ہمدان ہجرت کر جائیں۔ میں مقررہ تاریخ تک پہنچ جاؤں گا۔ مگر پہنچ نہ سکے آپ کے بیٹے آپ کی وصیت کے مطابق ہمدان چلے گئے۔ آپ فرغانہ، بخارا، ختلان کے عقیدت مندوں جو شاہ ہمدان کے ماننے والے تھے کے روحانی مرشد تھے۔ (صدری روایت) آپ کا انتقال 42 سال کی عمر میں ماوراالنہر کے کسی علاقے میں ہوا آپ کی اولاد میں میر سید علی سیاہ پوش، سید حمزہ اور سید عباس شامل ہیں۔

تذکرہ میر سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدین

آپ کا نام علی، لقب سیاہ پوش، کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ زلیخا بنت سید ابراہیم تبریزی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ صاحب خوارق العادات اور حامل علم لدنی تھے۔ وجہ تسمیہ سیاہ پوش اس لیے تھی کہ تاحیات غم حسین ابن علی علیہ السلام میں سیاہ لباس میں ملبوس رہے۔ اولاد میر کبیر سید علی ھمدانی میں آپ ہی تھے جو باقاعدہ ہمدان میں سکونت کے لیے ماوراالنہر سے ہجرت کر گئے۔ آپ کے بھائی حمزہ اور عباس کی اولاد بلخاب میں ہے۔ مگر آپ اپنے والد کی وصیت پر ہمدان چلے گئے اور 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنے اجداد کے معبد گنبد علویان میں دفن ہوئی جہاں آج بھی مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں سید جمال الدین حسین، باقر، طلحہ، زبیر، سامحہ شامل ہیں۔

تذکرہ سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف سیاہ پوش

آپ کا نام جمال الدین لقب حسین اور کنیت ابو عبدالرحمان تھی۔ آپ کے والدہ سیدہ سکینہ بنت سید عبدالرحمان تبریزی تھیں۔ آپ کا مولد ہمدان ہے۔ آپ نے 40 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید محمود ہمدانی، سید محبؑ اور سید عبدالرزاق شامل ہیں

تذکرہ میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی سیاہ پوش

آپ کی ولادت ہمدان میں ہوئی۔ نام محمود، کنیت ابو یوسف، والدہ سیدہ رحیمہ بنت سید سلیمان ترمذی تھیں۔ آپ نے 51 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں میر سید شاہ حسین، زکریا اور جعفر ہیں۔

تذکرہ میر سید شاہ حسین ہمدانی بن میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین

آپ کا نام حسین، کنیت ابو محمد، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید اعظم مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان۔ آپ شاہ ہمدان کے سلسلہ طریقت سے بھی منسلک تھے اس لیے مشہد میں سید عبد اللہ برزش آبادی المشہدی کی اولاد کے ہاں آتے جاتے تھے۔ آپ کی والدہ بھی ان کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کی وفات 108 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کو باغ علی میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں سید شاہ فتح اللہ، موسیٰ اور عبدالرحیم ہیں۔

تذکرہ شاہ سید فتح اللہ ہمدانی بن میر سید شاہ حسین ہمدانی

آپ کا نام فتح اللہ، کنیت ابو حنیف، والدہ سیدہ زینب خاتون بنت سید بدر الدین قذوینی تھیں۔ 47 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں

سیدشاہ نوراللہ، سیدعلی محمد اور سید شرف شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید نوراللہ بن شاہ سید فتح اللہ ہمدانی

آپ کا نام نوراللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ رابعہ بنت سید محمد بلخی، پیدائش ہمدان، آپ 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں سید زبیر ہمدانی، سید قاسم، عبدالرحمان، محبّ اور احمد شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نوراللہ ہمدانی

آپ کا نام زبیر، کنیت ابوطالب، والدہ زلیخا بنت عبدالرزاق مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اسماعیل ہمدانی، سید اکبر ہمدانی اور سید احمد ہمدانی ہیں۔

تذکرہ سید اسماعیل ہمدانی بن شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نوراللہ ہمدانی

آپ کا نام اسماعیل، کنیت ابواسحاق، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید احمد مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان، احمد کرخی نے سیر المتاخرین میں لکھا ہے: ''ترک حاکم بیجاپور محمد عادل شاہ کی وفات کے بعد جب اس کے بیٹے علی عادل دوئم اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا ہوا تو علی عادل کے بھائی ولی عادل نے اس کے قتل کا حکم سنایا تو علی عادل ہمدان میں سید اسماعیل کے ہاں پناہ گزیں ہوا بعد میں جب اس نے بیجاپور کا تخت حاصل کیا تو سید اسماعیل کو ہندستان آنے کی دعوت دی (120) جو آپ نے قبول نہ کی اور اپنے بیٹے سید احمد شاہ بلاول کو بھیج دیا۔ تاہم تاریخ فرشتہ کے مطابق اس خاندان کا ایک فرد پہلے بھی ہندستان آیا جن کا نام میر صالح ہمدانی تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیجاپور کے حکمران سادات حسینیہ ہمدانیہ کے معتقد تھے۔ آپ کے اولاد میں سید احمد المعروف شاہ بلاول، سید محمد مقیم، سید محسن، سید عبدالرحمان اور سید محمد جعفر شامل ہیں

تذکرہ سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی

آپ کا نام سید احمد ہمدانی، کنیت ابومحمد اور لقب سلطان شاہ بلاول نوری ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ سلطان خاتون بنت سید احمد رومی تھیں۔ مولد ہمدان، آپ کا شجرہ یوں ہے سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن سید شاہ اسماعیل ھمدانی بن سید شاہ زبیر ھمدانی بن سید شاہ نوراللہ ھمدانی بن سید شاہ فتح اللہ ھمدانی بن سید شاہ حسین ھمدانی بن سید شاہ محمود ھمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیرالدین بن سید نورالدین کمال بن سید شاہ احمد قتال بن میر سید حسن ھمدانی بن میر سید محمد ھمدانی بن قطب الاقطاب میر سید علی ھمدانی المعروف شاہ ھمدان بن سید شاہ امیر شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر حسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن میر سید محمد شرف الدین بن میر سید محمد محبّ اللہ بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی بن میر سید عبداللہ بلخی بن میر سید محمد اول جلاآبادی بن ابوالقاسم میر سید علی جلاآبادی بن ابومحمد حسن الامیر بن اباعبداللہ الحسین بن امام زادہ جعفر الحجۃ بن امام زادہ ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن امام زادہ اباعبداللہ حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین السجاد علیہ السلام بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آپ کے شجرے کے مصادر میں سب سے پہلے کتاب المعقبین من اولاد امیر المومنین از سید یحیٰی نسابہ متوفی 270 ہجری صفحہ نمبر 98 کتاب سرالانساب العلویہ از نصر بخاری کتاب المجدی از عمری کتاب عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304 سراج الانساب صفحہ 159 اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی انساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل الموسوی الصفوی خلخالی زادہ صفحہ نمبر 84 مطبوعہ الصدر قم اسلامی جموریہ ایران شامل ہیں۔ آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب انساب السادات الحسینی میں کچھ خاص نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ مقام روائیتوں پر اکتفا کیا گیا۔ مگر اب آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ کی تحقیق پیش کی جاری ہے۔ جو ہندوستان اور ایران کی مستند کتابوں سے اخذ کی گئی ہے۔ ہم اس کو من وعن اپنی کتاب میں شامل کررہے ہیں اور وہ اس شامل کررہے ہیں جو سلطان سید احمد ہمدانی المعروف شاہ بلاول سے مخصوص ہیں۔

کتابیات

1۔ بندوبست ثانی 1877ء تاریخ جہلم مسٹر راٹرب جارج ٹامسن سیٹلمنٹ افسر ضلع جہلم آریہ پریس لاہور منشی سالگ رام

2۔ سرکاری رپورٹ از مرزا احمد بیگ پرگنہ تلہ گنگ از 1875ء تا 1876

3۔ سرکاری رپورٹ از منشی ڈھیرومل پرگنہ تلہ گنگ 1876ء تا 1877

4۔ تاریخ کوہستان محل از لالہ دنی چند 1899ء

5۔ سکھا شاہی از گھبیر سنگھ 1901 امرتسر

6۔ تاریخ بیجاپور از نورالدین بدری 1796

7۔ تاریخ عادل شاہی از رفیق عادلی 1802

8۔ تاریخ کشمیر از ملا صمد کشمیری

9۔ تاریخ کبیر کشمیر از ابو محمد حاجی محی الدین مسکین

10۔ تاریخ اشارک از علی جعفر شمس

11۔ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ دارا شکوہ

12۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور 1914

13۔ سیر الاولیاء از محمد مبارک دھلوی دہلی 1884

14۔ زبان اعوان کاری از مسٹر واکر 1902ء بحوالہ پنجاب دیاں بولیاں از دیوان گنڈہ سنگھ سوہنا 1889ء

15۔ سوانح حیات مہاراجہ رنجیت سنگھ از رانا گوبند سنگھ سری

16۔ تاریخ ایران از محمد بن حیدر

17۔ سرکاری گزٹ 1880ء از ایڈورڈ جارج دیں

18۔ اعونان دا مذہب از قاضی عمر نعمانی 1940ء

19۔ زاد الاعون نورالدین سلیمانی

20۔ باغ سادات از تجمل حسین

21۔ ہم اور ہمارے اسلاف از ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی

سید احمد ہمدانی المعروف سید سلطان بلاول دندہ

سید احمد ہمدانی کی تاریخ ولادت

سید احمد ہمدانی کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔خاقانی لکھتا ہے کہ سولویں صدی کے وسط میں ہوئی۔مگر قیاس یہ ہے کہ جب آپ شہزادہ اکبر بن اورنگ زیب کے ساتھ 1685ء کے شروع میں بیجاپور ریاست میں تشریف لائے تو آپ کی عمر مطابق تحریر بدری تیس سال تھی۔اس حساب سے 1655ء ہی ہوسکتی ہے۔

مقام ولادت

آپ ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے یہ وہ آبادی ہے جن کی بنیاد کیقباد بن زاب کیانی نے 742 قبل مسیح رکھی۔ملکہ مڈیا نے قریباً بیس سال تک آپنا دارالخلافہ بنایا۔اس کے گردنواح کو کوہ الوند کی ندیاں سیراب کرتی تھیں۔اس کا رقبہ ایک فرسخ مکعب تھا اور ارد گرد بڑی مستحکم شہر پناہ تعمیر تھی۔اس خوزرستان کے مشہور شہر کو سب سے پہلے حدیفہ گورنر حضرت عمرؓ نے 642ء میں فتح کیا۔اسی سال ہمدان کے گورنر خسرو سوم نے بغاوت کردی۔تو پھر دوبارہ نعیم بن مقرن آیا اور فتح کیا۔یہ شہر حضرت علیؑ کے قبضہ میں بھی رہا۔ان کی طرف سے محف بن سلیم گورنری کے فرائض کرتا رہا اس شہر نے کئی دور دیکھے جو میں نے بوجہ طوالت پر تحریر نہیں کئے۔تاریخوں میں مکمل لکھے گئے ہیں۔(تاریخ اسلام شوق)

ایران کی مذہبی حالت

آپ نے اپنی جوانی ایران کے بادشاہ سلیمان صفوی ☆1667ء تا 1694 کے عہد میں بسر کی۔خاندان صفوی کا دستور تھا کہ جو اس زمانہ میں بڑا عالم ہوتا اس کو شیخ الاسلام مقرر کر کے تمام بادشاہی میں اس کے احکام نافذ کرتے اور جب رسم تاج پوشی ادا ہوتی تو یہی ان کے سر پر تاج رکھتے۔سلیمان صفوی کے زمانے میں شیخ الاسلام اور نائب امام ملا آقا حسین خوانساری تھا۔اس نے تمام ملک میں اپنے کئی نائب مقرر کئے ہوئے تھے۔جن کی تحویل میں مساجد ہوتی تھیں۔ان دنوں آقا محمد قلی ہمدان شہر کے نائب شیخ الاسلام تھے۔جامع مسجد میں باجماعت نماز بھی پڑھاتے اور اقرآن وحدیث کا درس بھی دیتے۔اس زمانہ میں شیعہ مذہب کا عین عروج تھا۔یہ تین گروہ میں بٹا ہوا تھا۔اثنا عشری۔شافعی المذہب اور شش امامیہ اکثریت شیعوں کی تھی۔

☆ سلیمان صفوی بن عباس ثانی بن صفی بن سام بن طہماسپ اول صفوی بن شاہ اسمٰعیل صفوی بن سلطان بن شیخ جنید بن صدرالدین بن ابراہیم بن خواجہ علی بن صدرالدین اول بن صفی الدین ان کا شجرہ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق سے ملتا ہے۔

ہمدان کیوں چھوڑا

سلیمان صفوی نے اپنے لڑکے سلطان حسین صفوی کو ملا محمد باقر المجلسیؒ الاصفہانی مصنف بحارانوار کی شاگردی میں دیا۔شہزادہ روز آتا۔مذہبی درس وتدریس میں دلچسپی لیتا۔جلد ہی تاریخ اور شرعی علوم میں عبور حاصل کرلیا۔ملا نے سلطان حسین صفوی کے کردار پر اپنی مہر ثبت کرنی چاہی مگر اس کے دماغ سے غرور نہ نکال سکا۔وہ اس پہاڑ کی مانند

ہوگیا۔جس کے سطح دلکش اورخوش رنگ پھولوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔اور باطن میں غرور کا لاوہ ابال کھار ہاہو۔اس کوتقریر کرنے کا از حد شوق تھا۔جب شرعی فلسفہ پر بحث کرتا تو ملا مجلس جھوم اٹھتے جب عملی قدم اٹھاتا تو عوام سمجھ نہ پاتے اس متضاد قول وفعل کی جنگ نے عوام کے دلوں میں ایک ایسی نفرت انگیز آگ سلگادی جو اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔

حسین خوانساری شاہی اصفہانی مسجد کے خطیب اعلیٰ تھے۔جب یہ باجماعت نماز پڑھاتا تو شہزادہ اسی وقت الگ تھلگ نماز شروع کردیتا۔ابھی زیارت پڑھائی جارہی ہوتی یہ غسل میں مشغول ہوجاتا۔اگر اتفاقیہ ملا غیر حاضر ہوتا تو ابھی آدھی اذان باقی ہوتی یہ نماز پڑھنے لگتا۔(بدری)۔اس کے عجیب وغریب حرکات کو حسین خوانساری روز دیکھتا مگر خاموش تھا گویا اسلامی اصولوں کو بادشاہ کی خوشنودی پر قربان کررہا تھا۔نہ لوگوں سے کہتا نہ نمازی شکایت کرتے۔خاندان بویہ نے ایران میں شیعت کی باقاعدہ بنیاد رکھی تھی۔785 سال تک مساجد اثناعشر سیاست ملکی سے الگ رہی مگر اس شہزادہ نے ساڑھے سات صدی کی مذہبی تعلیم کو آپنی انوکھی اختراع کے نذر کردیا۔کسی میں اخلاقی جرت نہ تھی کہ ولی عہد کے موجودہ عمل پر اعتراض کرتا جب بادشاہ کا بیٹا ممبر پر وعظ کرتا تو عوام نعرے لگاتے۔مصائب پڑھتا تو مومن روتے پیٹتے۔جب اس نے اپنی تقریر کا اثر اس قدر دیکھا تو قسم قسم کے دعوے کرنے لگا۔

۔۔۔۔۔علی نے مجھے جنت لکھ دی۔۔۔۔۔۔مجھے آئمہ معصومین جو فرمان خواب میں دیتے ہیں میں اسی پر عمل کرتا ہوں۔لوگ سنتے گھر میں تنقید کرتے گلیوں میں واہ واہ کرتے۔1680 میں سید احمد بلاول ہمدانی اتفاقیہ اصفہان تشریف لائے۔جب باجماعت نماز شروع ہوئی۔تو شہزادہ حسب عادت ایک طرف الگ نماز پڑھنے لگا۔بعد نماز شہزادہ نے تقریر کی پہلے خواب بیان کئے۔یہی موضوع بنایا ساتھ ساتھ دعوے بھی کرتا چلا گیا۔یہ سن کر سید احمد ہمدانی کے دماغ میں خیالات کی لہروں نے ایک طوفان بپا کردیا۔منہ رام رام بغل میں چھری۔شاہد ایسے ہی انسان کے لئے کہا گیا ہے۔یہ چھری عوام کو نظر نہیں آتی۔مگر ہمدانی نے دیکھ لی۔وہ دماغ جو مادہ تجسس سے پختہ ہوتے ہیں اسی چھری سے کشتہ ہوتے ہیں۔تڑپنے نہیں دیتی۔مگر اجتماعی زندگی اور مذہبی رسوم کو کاٹ کرر کھ دیتی ہے۔شہزادہ نے ایک گھنٹہ پڑھا مگر بلاول نے اس کو پل بھر میں پڑھ لیا۔جب آپ باہر تشریف لائے تو بے اختیار ابل پڑے

۔۔۔۔۔اے لوگو۔کیا یہ مبلغ ہے۔اس کے قول وفعل کو ابھی تک تولا نہیں گیا۔یہ مذہبی جذبات مجروح کرتا ہے۔آپ سب خاموش ہیں۔آپکی اخلاقی جرت مردہ ہے۔کیا اس کے کھوکھلے دعوے فاش نہیں ہوئے۔قرآن پڑھے فرعون بادشاہ بنا۔بے حساب دولت پائی مسلح سپاہ دیکھی۔سر پر تاج رکھا ہاتھ میں تلوار لی۔لاکھوں خوشامدی پیدا ہوئے۔سبز باغ دکھائے۔ہزاروں قیدی رہا کئے۔ان گنت قتل کردیئے۔الٹا کام کیا یا سیدھا لوگوں نے واہ واہ کی۔جب فرعون نے خود کو اتنا آزاد پایا تو سر میں غرور سمایا۔دن بدن بڑھتا گیا۔آخر اس دعویٰ پر ختم ہوا کہ میں خدا ہوں۔اگر یہ حسین خوانساری کو کمتر سمجھتا ہے تو اس وقت نماز پڑھے جب باجماعت نماز ہوجائے۔اس طرح جو بھی نماز پڑھتا ہے وہ آداب نماز کا قاتل ہے۔اگر سب کی تقلید کرنے لگیں تو یہ ایک نیا مذہب پیدا ہوجائیگا۔اگر اس نے اپنے کردار پر نظر ثانی نہ کی تو میں اس کے ظاہری خول کو چھیل کرر کھ دوں گا۔اور۔۔۔۔۔۔۔

ابھی فقرا دھورا تھا کہ ایک خوشامدی نمازی نے سرگوشی کی۔۔۔۔۔حضرت۔۔۔۔یہ ولی عہد ہے۔۔۔۔چھری ہے۔۔۔۔۔۔۔تو پھر کیا ہوا۔شاہ صاحب کی بھویں تن گئیں۔۔۔اسلامی قانون امیر غریب سب کے لئے ایک جیسا ہے۔دینادار۔۔۔۔بادشاہی قانون کو اپنے پیچھے چلاتے ہیں مگر قانون رب نہیں چلتا۔۔۔۔کیا آپ ڈرتے ہیں۔جو ڈرتا ہے مسلمان نہیں۔ہمدانی جوش سے تقریر کررہے تھے مگر لوگ دبی دبی ہنسی روک کے یہ کہہ کر چل دیے۔۔۔۔عقل کا کورا ہے۔ابھی ولی عہد کا سوٹا نہیں دیکھا۔شاہ صاحب نے زور سے آواز دے کر کہا۔جب بھی کوئی فرعون بن جاتا ہے اسکے مقابلے میں موسیٰ ضرور پیدا ہوتا ہے۔یہ اصول ہے جو اٹل ہے۔آج تم مجھے پاگل کہتے ہو کل تم لوگ ہی اسی شہزادے کو مخلوط الحواس قرار دے کر قتل کردو گے۔

یہی ہوا جب یہ شہزادہ تخت پر بیٹھا تو اس کے سر پر ملا مجلس نے تاج رکھا۔ملا سے جو کچھ سیکھا تھا۔عیش وعشرت کے نذر کردیا۔مذہب میں بے حد مداخلت کرنے لگا۔متعہ کی آڑ میں حرم کو نشانہ بنایا مقرض کی گردن پر تلوار رکھی۔اپنا ہر غیر شرعی فعل خواب بیان کر کے جائز قرار دینے لگا۔سر میں ایسا غرور سمایا کہ نائب امام کا دعویٰ کردیا۔مذہبی

لوگ بھڑک اٹھے۔ ملا مجلسی کی شخصیت نے کا سنبھالا دیئے رکھا آخر کب تک۔۔۔۔1722 کو رعیت نے اس نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔ شاہ صاحب کے الفاظ لوگوں کو اس وقت یاد آئے جب اس کو مٹی میں دبایا جا رہا تھا۔ جب شہزادہ کو شاہ صاحب کی عام تقریر کی خبر پہنچی تو اس نے غصہ میں آقا محمد قلی ہمدانی کو لکھا۔ اس نائب امام کے نائب نے بغیر صورت حال کا جائزہ لئے سید احمد ہمدانی کی زبان بندی اور شہر بدر کے احکام جاری کر دیئے۔ آپ اصفہان آئے لاکھ کوشش کی مگر شیخ الاسلام تک رسائی حاسل نہ کر سکے۔

ہندوستان کیوں آئے

حکومت وقت نے آپ کو پابند کر دیا۔ نہ تقریر کر سکتے تھے نہ وطن واپس جا سکتے تھے۔ آپ کے ارادے ابھی زیر تجویز ہی تھے کہ آپ کے قلبی دوست قطب افغانی نے آپ کا شہزادہ اکبر بن اورنگزیب 1658ء تا 1707 سے تعارف کرایا۔ جو 1682ء میں ہند سے ایران تشریف لائے ہوئے ہیں۔ باپ نے بیٹے کو باغی قرار دیا ہوا ہے۔ اس نے ملا مجلس کے ہاتھ پر شیعہ ہو کر باقاعدہ بیت کر لی ہے۔ حسین خوانساری نے شاہ ایران سے پختہ وعدہ لے لیا ہے کہ جب بھی شہزادہ اکبر ہند جائے تو وہ اس کو اسی طرح امداد دے جس طرح شاہ طہماسپ صفوی نے ہمایوں بن بابر کو بیرم خان جیسا قابل اور وفادار سپہ سالار معہ مالی و فوجی امداد دی تھی۔ میں بھی دونگا۔ شاہ صاحب نے مزید حالات دریافت کرنے کے لئے اکبر سے پوچھا۔ آپ نے ہندوستان کیوں چھوڑا۔

شہزادہ اکبر نے بے چین کروٹیں بدلتے ہوئے پوری رام کہانی سنائی۔ جب 1668 میں جسونت سنگھ گورنر کابل مر گیا۔ تو اس کے دولڑکوں کو میرے باپ عالمگیر نے آپنی گود میں لے لیا۔ راجپوتوں کے دل میں خدشہ پیدا ہوا۔ کہ شاہد شاہ ہند لڑکوں کو مسلمان بنا دے۔ درگا داس راجپوت نے کسی نہ کسی طریقہ سے لڑکوں کو خفیہ نکال کر راجہ جودھ پور کے حوالے کر دیا۔ جب میرے باپ نے واپسی کا مطالبہ کیا تو صاف انکار کر دیا۔ بادشاہ نے مجھے کافی فوج دے کر مذکورہ راجہ کے مقابلہ میں بھیجا میں نے اس کو شکست فاش دی۔ جب دونوں لڑکے مرے سامنے لائے گئے تو انہوں نے روتے روتے میرے پاؤں پکڑ لئے۔ راجہ نے میرے سر پر قرآن رکھ کر رحم کی اپیل کی۔ میرے ہاتھ چوم کر کہا بادشاہی کے قابل تو آپ ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا وہ کون سا جذبہ تھا جس سے میں متاثر ہوا۔ دہلی جانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا اور راجہ کے ساتھ مل کر منصوبہ بنانے لگا۔ ایک دن والد کا خط ملا۔ لکھا تھا کہ تم نے اچھا کیا جو راجہ کے ساتھ مل گئے ہو جب بھی موقعہ ملے قتل کر دینا۔ میرا دل صاف تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ خط کہاں رکھا۔ کس طرح رانا راج سنگھ آف میواڑ کے ہاتھ لگ گیا۔ اس نے بدظن ہو کر میرے قتل کی سازش بنائی ہی تھی کہ مجھے معلوم ہو گیا اور میں ایران بھاگ آیا۔

رانا راج سنگھ آف میواڑ سے بدلہ لینا۔ باپ کے شکوک رنج کرنا۔ اور شیعہ مذہب کی تبلیغ کرنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔شاہ ایران نے کچھ کہا۔۔۔۔۔

وہ صلاح دیتے ہیں پہلے بیجاپور ریاست جاؤ۔ حالات کا جائزہ لو اس کے بعد سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔

۔۔۔۔کوئی تحریر دی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔دو سفارشی خط دیئے ہیں ایک اپنی طرف سے بنام سلطان سکندر بادشاہ بیجاپور دوسرا حسین خوانساری نے اپنے شاگردوں کو جو وہاں خطیب ہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔جانے کا کب ارادہ ہے۔۔۔۔۔

ماہ رواں ہے۔۔۔۔۔

قطب افغانی جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔ شاہ صاحب سے مخاطب ہوا

۔۔۔۔ولی عہد بڑا بد دماغ ہے۔ بادشاہ بیمار ہے۔ مجھے خوف ہے کہ یہ تخت پر بیٹھتے ہی آپ کو قتل کرا دیگا۔ مناسب ہے کہ آپ وقتی طور پر شہزادہ اکبر کے ساتھ چلے جائیے

اور میرے خط کا انتظار کیجئے۔

آپ خود بھی ایران کو چھوڑ دینے کی فکر میں تھے راضی ہوگئے۔1685ء میں آپ بیجاپور تشریف لائے شہزادہ کی بوسیلہ سفارشی خطوط شاہ بیجاپور سے دوستی مستحکم ہوگئی۔ بات بات میں یہ سید احمد ہمدانی کو بطور گواہ پیش کرتا۔

بیجاپور ریاست

جب سلطان علی مردان بادشاہ ترک کی وفات ہوئی تو اس کے دولڑکوں علی عادل اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا نازک صورت اختیار کر گیا۔ رعایا ولی عادل کے سر پر تاج رکھنا چاہتی تھی مگر علی عادل جس سے عوام نفرت کرتے تھے خود کو جائز وارث سمجھتا تھا۔ اپنے بھائی کو شازشی قرار دے کر قتل کرنے کا خفیہ منصوبہ بنایا۔ شہزادہ کو کسی وفادار غلام نے بروقت اطلاع دے دی اور یہ بھاگ کر اسمعیل صفوری شاہ ایران کی پناہ میں آ گیا۔ آتے ہی شیعہ ہوگیا۔ کچھ دن گزرے تھے کہ بیجاپور کا سفیر دربار میں آیا جب واپس جانے لگا تو اس کے ساتھ ریاست میں گیا اور فوج میں

بھرتی ہوگیا۔ اپنی خداداد لیاقت سے عوام اور دربار میں اس قدر رسوخ بنائے اور تخت بیجاپور پر قبضہ کرلیا۔ اور یوسف عادل شاہ کے نام سے مشہور ہوتے ہی نقیب مدنی کو حکم دیا کہ اذان مذہب امامیہ کے مطابق دی جائے۔ اذان میں علی ولی اللہ کی ہی پہلی آواز تھی جو فضاء ہند میں گونجی تھوڑے دنوں کے بعد ائمہ اثنا عشر کے اسماء گرامی خطیب جمعہ میں داخل کئے گئے۔

شہزادہ علی عادل کے خاندان سے اسمعیل عادل شاہ۔ ابراہیم عادل شاہ۔ علی عادل شاہ بڑے مشہور ہوگزرے ہیں۔ چاند بی بی علی عادل شاہ کی مشہور بیگم تھی۔ جو خود وفات خاوند پر تخت پر بیٹھی۔ اکبر بن ہمایوں نے ریاست پر حملہ کیا۔ مگر شکست کھائی۔ آخر اکبر نے شہزادی کی دلیری اور بہادری سے تنگ آ کر اس کے وزیر کو دعوت دی اور بد بخت غدار نے چاند بی بی کو سوتے میں قتل کردیا۔ اکبر بن اورنگزیب اور سید احمد ہمدانی شاہ بیجاپور سلطان سکندر کے پاس بڑی خوشی سے وقت گزار رہے تھے۔1686ء میں کسی جاسوس نے اورنگزیب کو خبر کردی شہزادہ شاہ بیجاپور کی پناہ میں بیٹھا ہے۔ سیاسی عالمگیر کسی گہری سازش کے تانے بانے میں مصروف تھا۔ باپ شاہ جہاں کی زندگی میں بھی بیجاپور پر حملہ کیا گیا تھا۔ مگر ناکامیابی ہوئی۔ اب ایک بہانہ ہاتھ آ گیا تھا افسوس اگر اورنگزیب اس غدر کی آڑ میں حملہ کرتا تو عزت رہ جاتی۔ مگر اس نے کھلم کھلا اس ریاست کو لادین قرار دے کر زبردست حملہ کردیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ اندر رسد ختم ہوگئی۔ سلطان سکندر نے صلح کرلی۔ اورنگزیب نے پوچھا تک نہیں کہ اکبر کہاں ہے۔ شہر میں داخل ہوتے قتل عام کا حکم دے دیا۔ افغانوں نے ایک ایک شیعہ چن چن کر قتل کردیا۔ کہ یہ علیؑ کا نام لیتے ہیں۔ اور یہی حشر شیعہ ریاست گولکنڈہ کا ہوا۔ اورنگزیب نے بیجاپور اور گولکنڈی کی ریاستوں کو فتح کر کے شیعہ رعیت کے قتل کرنے کو غلط سیاسی قدم اٹھایا اگر اس کو اختر ندوی (مصنف سوانح حیات اورنگزیب) اجتہادی کے پردہ میں مستور کردیتے تو اس سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ کہ انہوں نے اورنگزیب کو مافوق الفطرت ثابت کرنے کے لئے بادشاہ ہند کے بھائیوں کو شاہ جہان کو نااہل اور سلطان بیجاپور کو مذہب سے بے بہرہ کہ کر پوری کتاب لکھ ڈالی اور ساتھ ساتھ ہی خافی خان، عادل خان کو بھی بے نقط سناتے چلے گئے۔ جو روایت دل کو پسند آئی۔ مستند کہہ دی جو نہیں آئی جھوٹی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ندوی صاحب نے جو ماخذ سامنے رکھے۔ نہ یہ ان سے اتفاق کرسکے۔ اور نہ ہی دل سے کوئی تحویل گھڑ سکے۔ اورنگزیب کو عظیم سیاسی کا خطاب دے کر یہ بھول گئے کہ عالمگیر نے بھی میر جملہ اور بھائی شجاع سے وہی دھوکہ کھایا جو سیوہ جی نے مسلمان جرنیل کے سینہ میں پنجہ گھونپ کرلیا تھا۔ آپ کی اسی سیاست نے اسلام کو بہتر 72 ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ کیا ندوی کہ خیال میں سلطان بیجاپور اور گولکنڈہ اسلئے جاہل تھے کہ انہوں نے ملکر مسلمانوں کے دشمن مہاراجہ رام راج وجے نگر کو شکست فاش دی۔ دکن جو برصغیر میں تشکیل پاکستان تک مسلم کلچر کا مرکز رہا ہے۔ وجے نگر کی شکست کا ہی حاصل ہے۔ اگر رام راج مسلمان بادشاہوں پر غالب آ جاتا۔ تو ہندوستان میں مسلمانوں کا خدا حافظ تھا۔ مسلم ثقافت کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ یا اس لئے کہ فوجیوں نے نعرہ امام حسنؑ، امام حسینؑ یا علیؑ لگا کر ہندوؤں پر ٹوٹ پڑے یہ معرکہ تھا جس نے مسلمانوں کا رعب مرہٹوں پر مسلط کردیا تھا۔ اور وہ اپنے علاقے میں دبے رہے۔ مگر

جب اورنگزیب نے اپنی غلط یلغار سے ان ریاستوں کو ختم کر دیا۔ تو مرہٹے ایسے اٹھے کہ مسلمانوں کی سلطنت کی چولیں ہلا دیں۔ اگر عالمگیر نے ریاستوں کو فتح کر ہی لیا تھا تو شیعہ مسلمانوں کو قتل نہ کراتا۔ ان کے مذہبی امور میں دخل نہ دیتا۔ وہاں وہ نظام رائج کرتا جو اکثریت چاہتی۔ مگر ندوی شاہ بیجا پور کو نافہم کہتا ہے۔ اگر کوئی ہندو اورنگزیب کے اس نسل کشی کو ریاست کشمیر پر چسپاں کر دے تو ندوی صاحب کا کیا جواب ہے۔ اگر ندوی کے خیال میں اورنگزیب کو حدود سلطنت بڑھانے کا حق تھا۔ تو سلطان سکندر کو بھی تھا۔ اسی طرح اندرا گاندھی کو بھی ہے۔ جس بادشاہ نے اپنے ذاتی مذہب کو عوام پر مسلط کرنے کی کوشش کی وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اورنگزیب نے سارا ہند فتح کر ڈالا مگر بنیادیں پختہ نہ کر سکا۔ اندر ہی اندر لوگوں کے دلوں میں نفرت جوش کھاتی رہی۔ اور جب خاندان مغلیہ کا زوال شروع ہوا۔ تو عوام کھل کر سامنے آ گئے۔ شیعہ مرہٹے اور سکھوں نے تمام ہندوستان کے کونے کونے کو میں اورنگزیب کے ظلم گن گن کر سنائے۔ اورنگزیب کی سیاست بیٹے اکبر کو سمجھ نہیں آئی۔ باپ بھائی حیرانگی میں ڈوبے رہے۔ آج ندوی اورنگزیب کے سیاسی کردار کو لاکھ چمکیلے الفاظ پہنا دے وہ اورنگزیب کٹر مذہبی بادشاہ تھا۔ کے الفاظ دھو نہیں سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ جب سید احمد ہمدانی نے یہ خونی ڈرامہ دیکھا تو بے ساختہ کہا۔ یہ عجیب منطق ہے کہ جسونت سنگھ کے لڑکوں کو گود میں لے لے۔ ہندوؤں پر مہربان ہو۔ ان کو اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر تعینات کرے مگر شیعوں کا وجود برداشت نہ کر سکے۔ ان کو لادین کہ دے۔ مگر ہندوؤں کے مذہب پر انگلی تک نہ رکھے۔ بادشاہ وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو کسی مذہب میں مداخلت نہ کرے۔ اورنگزیب اپنی قبر کو دکن میں کھود رہا تھا۔ (بدری)

سید احمد ہمدانی نے جو کہا وہی ہوا۔ لین پول لکھتا ہے گولکنڈہ اور بیجا پور شیعہ ریاستوں کی فتح کے بعد اورنگزیب نے خود کو دکن کا مالک سمجھا مگر حقیقت میں دکن خاندان مغلیہ کی قبر ثابت ہوا۔

آپ کا مذہب

آپ کے زمانے میں ایران کے برعکس اورنگزیب کی حکومت میں شیعہ سنی کا تنازعہ عوام میں عروج پر تھا۔ سید احمد ہمدانی مطابق تحریر خاقانی شافعی المذہب تھے۔ محمد بن حیدر کے خیال میں آپ شیعہ تھے مگر تقیہ میں تھے۔ بدری آپ کو اہل سنت لکھتا ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں کہ وہ شیعہ تھے یا سنی۔ جو اخلاق و کردار میں اعلیٰ ہوگا۔ جس کا کردار اللہ قرآن کے مطابق ہوگا۔ وہ مسلمانوں کے کسی بھی 72 فرقوں سے تعلق رکھتا ہو قابل صد ستائش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فقراء مذہبی طور پر تعصب سے بالا رہے ہیں۔ آپ مذہبی بحث کو ناپسند کرتے تھے۔ قوانین اسلام پر سختی سے پابند تھے۔ آپ کا خیال صرف تبلیغ اسلام ہی نہ تھا۔ بلکہ عملی زندگی اور کردار مسلمان کو عین قرآن کے مطابق ڈھالنا تھا۔ آپ اکثر فرماتے تھے کہ وہ دل جو مسلمان ہو کر ابھی تک غیر اسلامی رسم و رواج اپنائے ہوئے ہیں۔ ان کو اتنا صاف و شفاف کرنا ہے کہ ان میں عکس قرآن نظر آ جائے۔ خوف خدا و رسول پیدا ہو۔ اجتماعی زندگی میں کامیاب و کامران ہوں۔ آپ یہ بھی کہا کرتے تھے۔ مسلمانوں میں مذہبی قسمیں دنیا داروں میں ہوا کرتی ہیں۔ فقیروں میں نہیں (بدری)

آپ کے پاس جو بھی آیا بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت کی۔ بگڑے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ آپ کا مشہور قول ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے یا کھول کر سبق وہی سکھاتی ہے جو ہمیں محمدؐ نے سکھایا (محمد بن حیدر)۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اس تبلیغ میں بسر کر دی نہ آپ نے مذہبی فساد کو ہوا دی نہ کسی سیاسی یا گھریلو جھگڑے میں دلچسپی لی۔ اگر آپ کو سیاست پسند ہوتی تو آپ اکبر شہزادہ سے یہ کہہ کر اپنے سے جدا نہ کرتے کہ ہم فقیروں کو سیاست ملکی سے کیا مطلب۔۔۔۔۔ آپ کا مدفن ایران ہوگا۔ فرما کر اس کا دل ہی توڑ دیا۔ وہ ایسا ایران گیا کہ پھر واپس نہ آیا۔

فقر کی دنیا

جب بیجا پور کے بازاروں، گلیوں اور گھروں میں اورنگزیب کی فوج مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہی تھی۔ بے کس عورتوں اور معصوم بچوں کے سروں پر تلواریں لٹک رہی تھیں۔ تو سید احمد ہمدانی اور اکبر شہزادہ کو قلعہ کے محافظ نے کچھ لے کر خفیہ راستے سے باہر نکال دیا۔ رات اندھیری تھی۔ گرتے پڑتے نامعلوم راہ پر گامزن

ہوئے دن کو سوتے رات کو سفر کرتے کئی دن بیت گیئے ۔آخر درگاہ لعل شہباز قلندرؒ سندھ پر آئے ۔درگاہ سے باہر ایک مجذوب آنکھیں بند کئے پڑا رہتا تھا۔بات چیت مرضی سے کرتا تھا۔ ہزاروں عقیدت مند آتے ۔نذر نیاز دیتے ۔عورت کو آنے کی اجازت نہ تھی ۔عوام میں مست بابا کے نام سے مشہور تھا۔ایک دن شاہ صاحب مذکورہ مجذوب کے لئے بڑا شیریں پانی کہیں دور سے لائے ۔جب پیش کیا تو فقیر نے بڑی بے پرواہی سے کہا۔۔وہاں رکھ دو۔۔ہمدانی یہ کڑوے الفاظ نہ نگل سکے۔ماحول کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے غصہ سے کہا۔۔۔۔غیر سید ہو کر یہ فخر۔۔۔۔خرقہ ہمارے جد اعلیٰ علیؑ کے در سے حاصل کرنا اور اس کی اولاد سے یہ سلوک۔۔۔۔۔فقیر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔لفظوں پر زور دے کر چوٹ کی۔۔۔۔شاہ صاحب میں ہر سید کی آمد پر بسم اللہ کرتا ہوں۔

مجھے نہ بتائیے کہ میں سید ہوں۔۔۔۔خود کو بتایئے۔۔۔۔۔

ان لفظوں نے قہر بن کر شاہ ہمدانی کے دل و دماغ کو چھلنی کر دیا۔احساس ذمہ داری پیدا ہوتے ہی رات دن رہ رہ کر اپنی ندامت کو دھویا۔اس انقلاب نے ایسا وجد طاری کیا کہ آپ کے دل کی حالت ہی بدل گئی۔جب دوبارہ آپ اسی فقیر کے پاس گیئے تو وہ دور سے ہی مسکراتا ہوا اُٹھا پاس بیٹھایا کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوا۔

۔۔۔باعمل عالم کہاں ملتا ہے۔۔۔یہ آج کل کا مولوی۔۔۔لوگوں کے جذبات بھڑکاتا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑاتا ہے۔ان کو جیل بھجواتا ہے خود آرام کرتا ہے۔اپنا پیٹ بھرتا ہے غریبوں کو دھتکارتا ہے۔امیروں کو جنت دکھاتا ہے۔غریب کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔اپنی کہتا ہے سنتا کسی کی نہیں۔تقریر کرتا ہے رقم لے کر نماز پڑھاتا ہے اجرت لے کر۔ ہماری دنیا اس کے برعکس ہے عمل اول قول بعد۔خود کو بھول جاؤ غریبوں کو دیکھو یہی سبق ہم نے سادات کے در سے سیکھا ہے۔سید بن کر دنیا کو سکھاؤ۔۔۔۔جاؤ میری اجازت ہے۔کسی جزیرہ میں چلہ کشی کرو۔بادشاہ کے باغی لڑکے کے دوستی سیاسی ہے۔اس کا ستارہ ڈوب چکا ہے۔شاہ جی۔۔۔اورنگزیب کا دس ہزاری لشکر اکبر کو تلاش کرتے ہوئے آپ تک بھی پہنچ جائیگا۔مگر کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔آپ کی شادی شاہی خاندان میں ہوگی۔بس اب جاؤ بسم اللہ۔آپ ابھی اسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ شہزادہ اکبر آپ کو سیاسی طور پر استعمال کر رہا تھا اور کرنا چاہتا تھا۔آپ کی عجیب حالت دیکھ کر خود کو خطرے میں گھیرا پایا۔۔۔شاہ صاحب۔۔۔شہزادہ نے بے دلی سے پوچھا۔۔۔۔کیا اب وطن جانے کا ارادہ نہیں ہے۔

سید احمد ہمدانی نے فرمایا۔میں نے اپنی منزل پالی ہے۔اس دنیا اور دین دونوں پر دنیادار چھائے ہوئے ہیں۔راج دربار میں ان کا رسوخ۔ممبر پر ان کا قبضہ۔مسجد ان کی سیاسی آماجگاہ۔جو شخص ان کی مرضی پر نہیں چلتا۔ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔غیر شرعی امور پر اپنی مہر ثبت نہیں کرتا۔اس کا یہی حال ہوتا ہے۔جو میرا اور تمھارا ہوا۔میں اب اسی فقر کی دنیا میں داخل ہو گیا ہوں،جہاں امیر غریب کی تفریق نہیں ہے وہ کہتے ہیں کے خود بھوکے رہو غریبوں کو کھلاؤ حاجت مندوں کے تن ڈھانپو خود ننگے رہو،آپ نیچے بیٹھو لوگوں کو کرسیاں پیش کروں خود مٹی پر لیٹو ان دوسروں کو پلنگ دو دوسروں کے درد میں شریک ہو جاؤں اپنا غصہ پی جاؤ منہ پر سچ کہو خواہ تھپڑ پڑیں پہلے خود کو پڑھوں پھر دوسروں کو نماز وہ پڑھوں جو شریعت پڑھتے ہیں کس کے مذہب میں داخل نہ دو کسی کے رہنماؤں پر تنقید نہ کروں،قانون محمد ﷺ کا ادب کرو،کسی کو بیگانہ نہ کہو،دنیادار سے بھاگو،غریب کو گلے لگاؤ،بادشاہوں سے کنارکشی اختیار کروں،فقط خدا پر بھروسہ کرو،کیا ہمارا محمد ﷺ یہ نہیں کہتا اور۔۔۔۔پس حضرت میں سمجھ گیا تخت کا خواب دیکھنے والے شہزادے نے بات کاٹتے ہوئے کہا میں تو دربار ایرن میں دوبارہ حاضری دوں گا مالی اور فوجی امداد کی درخواست کروں گیا کیا پتہ میری قسمت کھول جائے خوش آمدیوں کی گود کے پلے ہوئے شہزادے ہمدانی نے اٹھتے ہوئے آخر فیصلہ کیا آگ اور پانی میں کیا جوڑ۔۔۔۔تمہاری سیاست تم کو مبارک اور میری مجھے۔۔۔تمہاری آرزو اور جسم کا مدفن ایرن ہوگا۔شہزادہ شاہ صاحب سے ناراض ہو کر ایران گیا کہ ہند میں قبر بھی نصیب نہیں ہوئی،آپ کی پیشن گوئی حرف بحرف پوری ہوئی (بدری)

آپ نے مجذوب کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور اس نامعلوم منزل کی طرف قدم بڑھائے جن کا اشارہ فقیر نے دیا تھا،آنکھوں پر سے ایک ایک کر کے حجاب سرکتے گئے ایران کے علماؤں اور ہند کے بادشاہوں کے کردار آپ کے آنکھوں کے سامنے ننگے ناچنے لگے،وہ حقیقی دنیا نظر آئی جس کی منظر کشی قرآن کی تھی۔آپ منزلیں طے کرتے۔ سکھر کے نیچے دریائے سندھ کے درمیان ایک جزیرہ دیکھا۔اور جب وہاں سادات عظام کے مقبرے پر نظر پڑی تو بے اختیار دل پکار اٹھا۔بس ہی میرے منزل ہے وہاں دنیا اور مافیا سے بے خبر چلہ کشی میں مصروف ہو گئے۔

دندہ میں آمد نکاح ثانی

لالہ دنی چند نے بحوالہ نورخان بن زماں سیال شاہ ہمدانی کی دندہ میں آمد کے واقعات جوتحریر کیئے ہیں۔ وہ پڑھے۔۔۔۔۔شاہ ہمدانی چلے بیٹھا۔ ویہلا تھی مڑ بابا مست دے ڈیریں گئے۔ سائیں منہ مٹھا کیتا۔ کئی راتیں کول بہا فقیری دی پٹھ لائی۔ ڈونگھے راز دسے۔ گیان دھیان وچہ چنگا گجی کرحکم سنڑایا۔ بلاول۔۔۔ہنڑ میں راضی۔ خدا تدوں راضی جدوں لوکی راضی۔ رسول دا وارث بنڑنا سوکھا۔۔۔حکم تے حرفوں ٹرنا اوکھا۔۔۔سید سداون سوکھا۔۔۔سید بنڑں اوکھا۔۔۔ہنڑ گیانی تھی گئے ایں ۔۔۔امت دی مہار نپ سدا ٹریں سیدا کھڑیں۔۔۔مست بابا ساہ کڈھ ہج کیتی۔ ونجہ قطبی تارے دی سدھ نپ۔ دریا دے نیڑے تکیہ بنڑا لوکاں کوں مٹھی وچہ کر۔ پہلوں عمل کر پچھوں مِٹھا سمجھا۔

شاہ ڈھیر کوہاں دا پندا مار شمالی ہندوستان دے لہندے پاسے ہک وہنڑ دے اُچے کڈھے تے ڈیرہ جمایا۔ دوہاں سندھی چیلیاں تکیئے دا ایرا رکھیا، آسے پاسے دے ڈھوکیئے آجڑی تے راہ گذرو آونڑ جاونڑ لگ پئے۔ ساہ کڈھن حقہ پانڑیں پیون ٹکر کھاون دعائیں منگاوں تے راہ لگن۔ شاہ دیاں سوہنیاں تے مٹھّیاں نصیتاں۔ ٹکر پانڑیں پچھن دیاں گلاں چو فیر کھنڈیاں۔ کڑیاں نڈے شاہ تے ترٹ پئے۔ یہ جمعراتی چوک کرن کن پھاڑ، داج کڈھ، ڈھول کُٹ، ترا ڑیاں وجا پہلوں پہل ہس ٹپے تے سہگ پھاڑن۔

جڑ پھُٹ پئی آولے دی

سخیاں فقیراں وچہ پئی دھوم بلاولے دی

وقت سسی، پنوں، تے ہیر رانجھے دے ہوکے تے بولیاں گاوندیاں دھما چھوڑن اس اوپری تے چھبدی کھیڈ تے لوکی وٹی پئے چوکھے مرید بنڑیں تے تکیئے دے چو فیروں اِٹاں وٹ کوٹھے بنڑا وسنڑ رسنڑ لگا پئے۔ ہولے ہولے لگی تے ڈراکلی دند بندیاں نال ہسنڑ لگ پئی جدوں ہک لہکا گِراں بنڑیا واسیاں دندہ شاہ بلاول نال دھریا۔ اے تھاں اج نویں نویں واسونیں تھئی۔ اس تھوں ہزاراں سال پہلو دی راجہ رسالو دے مع وچہ وسدی آہی۔ لودھی شاہی دے لگ بھگ لاوے گِراں دے اعواناں تے کوٹ سارنگ دے راجیاں وچہ زمیں دے دھڑے نکھیڑن تے ہتھ پائی ہوئی۔ لکھاں کُس گئے باقی نس گئے جھڑے بچے پگوڑیاں ہالی بنڑائے وڈیاں ڈھوکاں واسو کر قبضے پکے کیے چنگا بھلا گِراں کس بنڑ گیا۔ جدوں شاہ آیا تاں کئی وگھیاں وچہ قبرستان کھلریا سی۔ تے اپنڑیں چھاتی تے راہ مسافراں نوں لتاڑ دا تک کہانڑیں سنڑ یندا سی۔ پر سونے چاندی دے بچاری دھونڑاں اکڑ النگھ ونجن۔ تے فقیر غریب دے پٹھے کو جھے ہتھ سورۃ فاتحہ پڑھ دل دی ہوک ڈک پا سیو النگھ ونجن۔ شاہ دے بھاگیں رسی مری سڑی تھا نو دو جی وار کھسی ہوئی سوہنی حیاتی لدھی۔ پہلوں پر ماتما جانڑیں گراں کی نال سی ہنڑ دندہ شاہ بلاول دے نال تے ابھرنڑ تے چمکرنڑ لگ پیا۔ اورنگ زیب بیجا پور تے گولکنڈہ دے علی دے حوالیاں دی رت نال ہولی کھیڈ کے دل ٹھڈا ھاتاں کر گھدا پر اکبر پتر دے ہتھیں نہ چڑن دی کاوڑ نہ تھی۔ کام بخش نگران اعلیٰ بیجا پور نوں ڈھوڈ ڈھاڈ دا حکم لکھیا۔ پکڑ دھکڑ پُچھ گچھ کریندیاں گل اے نکھڑی جی اکبر اک ایرانی سید سنگ آیا سی۔ آپ تھاپی تے کپ ٹک وچہ دو ہویں سندھ نس گئی ہن۔ اورنگزیب شیر شاہ سوری 1530ء 1575ء دے پڑپوترے خان شیر سوری حاکم اٹک نوں اپڑیں پترا کبر نوں لبھنڑ تے پھڑن کیتے مگریں لایا۔ اے کسیاں جھگیندا،، پل پل دیاں خبریں جڑیندا پکھڑ (دندہ شاہ بلاول ضلع کیملپور) آ لگا۔ کاردار جے حضوریاں نوں نال گھن چار کوہ (6 میل) اگوں سلامی ہویا۔ سوری شاہ بلاول دی سُدھ سُدھ گھدی، ہک پگوڑے گوشا کیتا۔ حضور شاہ کرامتان والا اے، اے سارا پاسہ اس دا مرید اے سوری پیر پرست دا دل دھڑ کیا۔ جھٹ ہک سپاہی کوں پچھاں منج اپنڑ نا پیر سدایا۔ پیرے تھاپڑا مار سوری کو دھیر ڈتی۔ میں شیر تے چڑھ ہتھ وچہ سپ نپ تینڈے موڈھے نال ہوساں۔ جے اس دے مرید چیلے چپاٹے روکن تاں تینڈی فوج ترکڑی اے جے شاہ چوٹ کیتی تاں توں چھٹا ٹھکا میں جانڑاں تے او سوری دل وڈا کر درے وچہ دڑیا۔ آکھ پھر کنڑ وچہ کس دیاں دوہاں بائیاں ہاتھی نوں وانگ پہلواناں جکڑیا۔ سوری ڈریا تے چھال مار پیر نوں للکاریا۔۔۔ پیرا کو جھے جھتے آس اوناں انج بٹھیا اے جیویں کھارے چڑھیا ہویا اسے گُجا پیرای ہنڑ اپنڑا ہتھ

دکھا۔ پیر سپ سٹیا او ناگ پھوکاں مریندا ابل کھاوندا بلاولے تے اکھ رکھ سر کیا۔ پکھڑوی لوکاں ڈرتھوں کھریاں چائیاں تے نیڑے تریڑے اوٹاں بپیاں۔ پر ہمدانی اپنڑیں تھاں تے کھڑیا رہیا۔ سپ اچنتر چھیتی شاہ تے پھن کھلا ریا۔ بلاول ککڑ نپ سپ تے وگایا۔ آکھ ناہی پھڑ کی دوہویں جھب گڑبی تھی گئے۔ ککڑ چھالاں مار سٹ مارے سجے کھبے سٹے، سپ جیبھ کڈھے، شوک شوک ڈھیر تھی گیا۔ ککڑ بانگاں ڈیندا شاہ دل جھولی وچہ ونج بیٹھا۔ پیر دی اکھ اُگڑی اپنڑیں ساکھ چنگے ترکڑے فقیر دے ہتھ وچہ تک پھر گیا۔ شیر کوں لگا چھوڑ ٹھاں ٹھاں ہسیا۔ اجاں اس پہلی جنگ ہی گھدی آہی بلاولے گاں اگھاں کیتی۔ شیر گائیں تے اچی چھال مار ابجیا ڈگا جے گائیں دے دوہویں سنگ شیر دے ڈھڈھ وچ لیہ گئے۔ گاں کوجھی کھٹی پر شیر پھڑک پھڑک ٹھڈھا ٹھار تھی گیا۔ لوکی واہ واہ کیتی۔ پیر وانیئر نٹھا۔ سوری مرید ہویا۔ فوجیاں ہتھ چُمیں۔ گھٹ گھٹ وچہ شاہ دیاں دھوماں پے گئیاں

ایک دیہاڑے سوری اپنڑیں جوان بیمار جاکتی کیتے وچار کیتا۔ شاہ گڑ دم کرڈتا۔ اوشہزادی جس نے جمدیوں داکہیں بلا دا سایہ ہا شاہ دے بھاگے چنگی بھلی تھی گئی۔ وت دورہ نہ پیا۔ سوری وڈی ڈونگھی سوچ کر اپنڑیں ماموئی دھی داوجاہ ہمدانی نال کرڈتا کجہ دیہاڑے ساہ کڈھ جاگیر دھی دے نال لکھ اللہ بیلی ہویا۔ سوری 1688 عیسوی وچہ اکبر دی ایران نس ونجن دی خبر سنڑ اون جدوں دہلی منہ رکھیا۔ سرہند ٹپڈا ای پیا سی جے ملک الموت وکھالی ڈتی۔ اللہ نوں پیارا ہویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

یہ تاریخی واقعہ جو میں نے تحریر کیا ہے۔ یا وہ جو ہمارے بزرگ بیان کرتے ہیں میں کوئی فرق نہیں۔ سانپ شیر اور مرغ گائے کا مقابلہ بند کمروں میں ہوا تھا۔ یا کھلے میدان میں اصل واقعہ کو مسخ نہیں کر سکتا۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کیا ایسا ہونا ممکن ہے۔ آج کل کے دانشور بغیر عقلی دلائل کے تسلیم نہیں کرتے۔ اگر میں لکھتا تو اصل موضوع سے دور نکل جاتا صرف سید احمد ہمدانی کے خیالات پیش کرتا ہوں۔ ایک دن کسی مرید کے استفار کرنے پر آپ نے فرمایا۔

۔۔۔۔ کوئی نبی یا ولی آپنے ذاتی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھا سکتا۔ مگر جب تبلیغ حق پر زد پڑتی ہو۔ تو دکھا سکتے ہیں۔ اگر اولیاء اللہ کوئی کرامت دکھاتے ہیں تو یہ رسول کے ان معجزات پر اپنی مہر ثبت کر کے دنیا کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ رسول کی کرامات پر کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا یا یوں سمجھئے کہ رسول کے معجزات کی حقیقت کو عملی طور پر سچا ثابت کرتے ہیں۔ مجھے سوری مجبور کرتا تھا۔ کہ میں اس کے ہمراہ ہو کر اورنگزیب کو حقیقت بتاؤں۔ اگر میں چلا جاتا تو وہ اصل مقصد فوت ہو جاتا۔ جس کی خاطر میں نے وطن چھوڑا۔ لوگوں کے اعتقادات متزلزل ہو جاتے۔ اسلامی روح ناپید ہو جاتی۔ ابھی میں نے ابتداہی کی ہے۔ کام ادھورا چھوڑنے پر ضمیر نے ملامت کی۔ شہزادی اسی کرامت کی پیدوار ہے۔ اب میرا کام جتنا آسان ہو گیا ہے۔ اتنا کبھی بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ جب بھی مادی طاقت اور روحانی قوت میں ٹکر ہوئی ہے۔ فتح ہمیشہ روحانیت کی ہوتی ہے۔

آپ بلاول کیوں مشہور ہوئے۔

سب سے پہلے وہ بیان قلمبند کرتا ہوں جس کے راوی ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ دندہ میں بلاول بڑھی کے مہمان ہوئے جب اس نے نام پوچھا تو بتانے سے انکار کر دیا۔ اور خود ایک چشمہ کے اندر کھڑے ہو کر چلہ کشی شروع کر دی۔ جب فارغ ہوئے تو عوام میں مشہور ہو گئے۔ جو آتا پوچھتا بلاول کا پیریا، بلاول کا شاہ کہاں ہے۔ ہوتے ہوتے لفظ کا حذف ہو گیا۔ صرف بلاول کا پیر یا بلاول شاہ رہ گیا۔ اصل نام سید احمد تھا۔ متذکرہ بالا بیان یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ سید احمد ہمدانی کی آمد سے پہلے دندہ شہر آباد تھا۔ دوسرا چونکہ آپ نے اپنا نام خود پوشیدہ رکھا تھا۔ اسلئے میزبان کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جب ہم لالہ دنی چند کی تاریخی پنجابی تحریر سامنے رکھتے ہیں تو صدری بیان صرف قیاس آرائی معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دندہ کبھی آباد تھا۔ مگر جب آپ تشریف لائے تو اس کا وجود تک نہ تھا۔ جو شہر آباد کرتا ہے وہ اسی کے نام سے منسوب ہوتا ہے۔ آپ کو سب سے پہلے سائیں مست بابا نے بلاول کے نام سے پکارا تھا۔ آپ کے جو دو سندھی چیلے دندہ میں ساتھ آئے تھے۔ آپکی ساری زندگی خدمت کرتے رہے۔ اسی نام سے پکارتے تھے۔ دراصل یہ سوال قابل غور ہے۔ کہ مست بابا نے آپ کا نام اصل نام جانتے ہوئے بھی بلاول کہ کر کیوں مخاطت کیا۔ لفظ "بلاول" فقراء کی لغت میں سے ایک لقب ہے۔ جو اکثر فقراء کسی نہ کسی کو عطا کرتے آئے ہیں۔ مادھولعل حسین نے آپنے سولہ خلفاء کو جو خطاب دیے تھے۔ وہ یہ ہیں

غریب۔دیوان۔خاکی۔اور بلاول۔

ہندوستان میں چھ بلاول مشہور ہیں۔شاہ رنگ بلاول۔عدم بدھو بلاول۔شاہ مست بلاول۔شاہ بلاول دکن۔شاہ بلاول لاہور۔شاہ سلطان بلاول دندہ ضلع کیملپور۔

بلاول کا خطاب اس قدر مشہور معروف اور معزز تھا۔کہ اسکے بعد کئی فقراء نے یہی نام اختیار کیا اور کئی ایک نے القاب۔لالہ دنی چند کا بیان معقول وزن رکھتا ہے۔آپ نے اپنا نام ضرور بتایا ہوگا۔مگر سندھی آپ کو بلاول کے نام سے پکارتے تھے یہ ہی مشہور ہوا۔ملاصمد کشمیری لکھتا ہے۔کہ یہ نام آپ کو اسلئے پسند تھا۔کہ مست بابا نے مستی میں لکھا تھا۔یہ نام نہ تھا۔لقب تھا۔

جاگیر

قادر پوری سادات ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ سید احمد ہمدانی یا انکی بیوی کے نام سوری نے کوئی جاگیر لکھ کر نہیں دی تھی۔ہمیں جو زمین ملی وہ سید گل محمد ہمدانی بن جیون شاہ ہمدانی بن نظام شاہ ہمدانی بن سید ابراہیم ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بلاول کی خرید کردہ تھی۔جو وراثت میں اب بھی منتقل ہوتی آ رہی ہے۔سید گل محمد ہمدانی کے ساتھ چند سرکردہ شہریوں کا قبضہ زمین پر ایک تنازعہ ہوا تھا۔جو لڑائی کی صورت اختیار کر گیا تھا۔دونوں طرف سے تلوار و تبر کا استعمال آزادی سے کیا گیا تھا۔کئی قتل ہو گئے تھے۔اور شاہ صاحب بھی شہید ہو گئے تھے۔ان کی قبر اب بھی موجود ہے۔لوگ جاتے ہیں سلام کرتے ہیں۔مگر ملاصمد اور لالہ دانی چند لکھتے ہیں۔کہ سوری نے اپنی لڑکی کے نام جاگیر لکھ کر دی تھی۔جو اس کے لڑکوں میں برابر تقسیم ہوئی۔مگر سید احمد ہمدانی کی وہ اولاد جو ایرانی سیدزادی سے تھی۔اس جائیداد سے محروم رہی۔اگر سید گل محمد ہمدانی نے زمین خریدی تھی تو یہ اضافہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

نشان قبر

دنیا میں لاکھوں بادشاہ ہوئے بڑے رعب و دبدبے سے حکومت کی تاریخوں میں نام ضرور لکھوا گئے مگر اپنی قبر کے نشان کو محفوظ نہ رکھ سکے۔اگر کوئی کامیاب ہو بھی گیا تو صرف شاندار عمارت کی وجہ سے۔یہ مقبرے سیاح کی نظریں تو کھینچ لیتے ہیں مگر عوام کا دل قابو نہیں کر سکتے۔یہ بادشاہ ہی مقبرے اپنی خوبصورتی کی وجہ سے قانوناً محفوظ رکھے گئے ہیں۔مگر فقیروں کے مقبرے کسی بادشاہ کی نظر عنایت کے محتاج نہیں۔عوام ان پر اپنا من دھن اس وقت بھی فدا کرتے رہے جب وہ زندہ تھے۔اور اب بھی کر رہے ہیں جب یہ نظر سے پوشیدہ ہیں۔ایک دن کسی مرید نے بڑا دلچسپ سوال کیا۔(ملاصمد کشمیری)

۔۔۔کسی کے مرجانے کے بعد ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ اللہ اس پر راضی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔کیا تم اپنے والدین کی قبر پر جاتے ہو۔۔۔شاہ صاحب نے اس کو اپنے موضوع پر لانے کے لیئے سوال کیا۔

۔۔۔تم اس فقیر کی قبر پر کیوں جاتے ہو۔ نہ تمہارا رشتہ دار ہے۔نہ تمہارے خاندان سے ہے۔۔۔۔

۔۔۔اس خیال سے۔۔۔کہ شاید میری کوئی رسید بوسیلہ فقیر بر آتی ہو۔۔۔۔

۔۔۔عزیز۔۔۔شاہ صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔جس فقیر کی قبر پر لاکھوں بادشاہ امیر غریب اپنے بیگانے بلا امتیاز مذہب وملت جاتے ہیں باقاعدہ سلامی دیتے ہیں۔قرآن خوانی کرے ہیں۔دعا مانگتے ہیں۔کیا وہ اللہ کا پیارا نہیں اگر نہ ہوتا تو ان کا نشان قبر حرف غلط کی طرح مٹ گیا ہوتا۔۔۔دنیادار جب زندہ ہوتا ہے۔۔تو سونے چاندی سے کھیلتا ہے۔کیوں اس لئے کہ امیر سونے کو گلے لگاتا ہے۔غریب کو دھتکارتا ہے فقیر غریب کو آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔سونے کو دھکیلتا ہے۔۔۔۔

آپ کی قبر تلہ گنگ ضلع کیملپور سے چند میل دور جانب غرب سڑک میانوالی پر نالہ گھبیر کے غربی کنارے پر واقع گاؤں دندہ شاہ بلاول کے اندر موجود ہے۔مقبرہ آپ کی

وصیت کے مطابق نہیں بنوایا گیا۔ قبر پر ہر روز ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔ من دھن نچھاور کرتے ہیں۔ قرآن پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔ آپ کا سالانہ عرس با قاعدہ بڑی شان وشوکت سے آپ کی گدی نشین اولاد کی نگرانی میں سنایا جاتا ہے۔

سید احمد ہمدانی المعروف شاہ سلطان بلاول کے نکاح اول سے دولڑکوں کی ہند میں آمد۔

شاہ حسین صفوی (1694 تا1722) عیسوی نے ملا مجلسی کی قیادت میں حکومت پر مذہبی لبادہ ڈال دیا۔ ملا کے نائب تخیل پرور نارے باز تقریروں نے عوام کے کان راگ آشنا اور دل کٹر بنا دیے۔ ایک دوسرے کے اماموں اور صحابیوں کو مناظرہ کی تیز نوک پر چڑھا دیا۔ جب دماغ الزام تراشی سے عاجز آ جاتے تو بحث تلواروں کی چھنکار میں بدل جاتی۔ مسجدیں جنگ کا اکھاڑا بن جاتی۔ عوام جیلوں میں آخری سانس لیتے۔ مولوی سونے چاندی کی چھاؤں تلے سوتے۔ مبلغ اپنے کام کی داد بادشاہ سے طلب کرتے۔ جب مولویانہ روش نے ایک نہ ختم ہونے والی بحث اور مذہبی جنگ کو جنم دیا۔ تو بادشاہی کے کونے کونے سے ایک دوسرے کے خلاف فتوؤں کا سیلاب امڈ پڑا۔ جب بادشاہ تک شکائیت پہنچائی گئی تو اس نے نائب اماموں (مولویوں) کی تقریروں کو الہام خداوندی سے تعبیر کیا اور مخالفین کے سروں پر یہ کہ کر تلواریں رکھ دیں کہ مجھے خواب میں امام پاک نے ان کی پیروی کرنے کی ہدایت کی ہے۔1709 عیسوی میں غلزئی سردار میرویس اس تشدد امیز رویہ پر چیخ اٹھا۔ اور سلطنت شیعہ کی مخالفت میں تحریری فتوے لے کر بغاوت کر دی۔ نائب اماموں کی تقریریں اور بادشاہ کی متعہ امیز کہانیاں عجیب وغریب رنگ میں بیان کرنے لگا۔ افغانی اہلسنت سردار اپنے عقائد پر تنقید برداشت نہ کر سکے اور دل وجان سے میرویس کے ساتھ مل گئے۔ ادھر شیخ اسلام ادھر افغانی مولویوں نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ ایک دوسرے کو کافر کہا۔ اصول جنت کا آسان ترین نسخہ سمجھانے نکلے۔ آن کی آن میں ایک رسول کا کلمہ پڑھنے والے میدان جنگ میں کھڑے ہو گئے۔ شاہ حسین صفوی نے جبری بھرتی کا حکم نافذ کر دیا۔ سید سلطان بلاول کے لڑکوں سید عبداللہ ہمدانی اور سید اسحاق ہمدانی نے بھی فوجی وردی پہن لی اور نائب اماموں کے مواعظ کے سحر زدہ فوجیوں نے مولویوں کی کمان میں افغانوں سے لڑائی کی۔ ہر دو فریق مذہبی جنونی جنگ میں اپنے مخصوص نعرے لگاتے ہوئے کود پڑے۔ بھائی پر بھائی چڑھ دوڑا۔ افغانیوں نے میدان مار لیا اور ایرانی فوج جنگ ہار گئی۔ سردار میرویس نے خود مختار افغان سلطنت کی بنیا شیعہ نظریات کی نفی پر رکھی۔ جب مولویوں کی کشتہ فوج اصفہان پہنچی تو لوگوں نے غدار اور بزدل اور فراری خطابوں سے استقبال کیا۔ احمد شاہ بلاول ہمدانی کے دونوں بیٹے لوگوں کی نظروں سے خود کو چھپاتے ہوئے ہمدان آئے۔ والدہ عرصہ بیت گیا تھا کہ فوت ہو چکی تھیں۔ دونوں بھائیوں کی بیویاں بھی اللہ کو پیاری ہو گئی تھیں۔ سید عبداللہ اپنے لڑکے سید محمد اور بھائی سید اسحاق ہمدانی کو لیکر ہندوستان کی طرف آ گئے اور بڑے کٹھن مصائب جھیل کر اپنے والد سید احمد ہمدانی کی خدمت میں آئے۔ شاہ حسین صفوی تخت سے دستبردار ہو گیا اور قندھاری اپنے عقائد کو تلوار کے زور سے زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ افغانیوں نے ایران کے امیروں وزیروں مولویوں اور خاندان صفویہ کے افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہر طرف انتشار پھیل گیا۔ پیٹر اعظم زار روس نے باکو اور رشت پر قبضہ کر لیا۔ سلطان ترک طفلس، تبریز، ہمدان، کرمان شاہ پر قابض ہوا۔ رعیت نے شاہ حسین صفوی کو پاگل کہہ کر قتل کر دیا۔ کہ وہی شہزادہ شاہ حسین صفوری ہے۔ جس نے شاہ بلاول کو ملک بدر کیا۔ سید عبداللہ ہمدانی اور شاہ اسحاق ہمدانی 1710ء عیسوی کو اپنے والد سید احمد شاہ بلاول کے پاس پہنچے۔1715 عیسوی میں سید احمد شاہ بلاول انگہ ضلع خوشاب میں وفات پا گئے اور یہ علاقہ آپ کے نام سے انگہ شاہ بلاول مشہور ہوا ہے۔ اس کے بعد کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ صرف یہ پتہ ہے کہ سب سے پہلے شاہ اسحاق تلہ گنگ تشریف لائے اور آپ نے تلہ غرب کے نالہ درگڑ پر چلہ کشی کی اور پھر وہاں سے ڈھڈیال تحصیل چکوال تشریف لائے۔ تلہ گنگوی مریدوں نے جائے چلہ کشی کے ارد گرد دیوار بنادی اور نشست کو قبر میں تبدیل کر دیا یہ حویلی اب بھی موجود ہے۔ لوگ سلامی کو جاتے ہیں۔

سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا

از روئے تحریر ملا صمد کشمیری سید محمد المعروف شاہ چھٹا اکثر دیوار پر بیٹھے رہتے کسی کسی وقت حکم دیتے چل میرے گھوڑے پھر خود ہی کہتے یہ دیوار نہیں میرا گھوڑا ہے۔ دیکھو دیکھو میرا گھوڑا اسب سے آگے نکل گیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ شہزادہ جب حسب معمول دیور پر بیٹھا ہی تھا کہ چند گھوڑ اسوار نیزا بازی کیلئے پاس سے گزرے کسی طنزً کہا

محمد لے آ اپنا گھوڑا نیزا بازی کیلئے۔ یہ سنتے ہی شہزادے نے دیوار کو زور سے سوٹی رسید کرتے ہوئے کہا چل میرے گھوڑے یہ کہنا ہی تھا کہ مٹی کی دیوار سچ مچ دوڑ پڑی یہ دیکھ کر سید احمد ہمدانی جلال میں آ گئے اور فرمایا بیٹے تم نے موت خرید کر ان کا راز فاش کر دیا اور میرا دامن روشن کر دیا۔ بس اسی وقت محمد چلتی دیوار سے ایسے گرے کے بدن چور چور ہو گیا اور فوت ہو گئے۔ حقیقت میں یہ گھڑ سوار وہ مقامی شخص تھے جو سید احمد بلاول کے خلاف زبانیں چلاتے تھے اور آپ پر قسم قسم کے من گھڑت الزام لگا کر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ شاہ صاحب مروجہ اسلام کے رسوم وقوانین کو مسخ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور خود شاہ بلاول کو قتل کرنے کے درپے تھے۔ سید محمد ہمدانی نے اپنی جان دے کر اپنے والد کے کردار کو ثابت کر دیا۔ ان کے دل میں اب خوف پیدا ہوا کے سرکار کے خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لیں۔ کیونکہ لوگ نتائج کے بعد سچ اور جھوٹ کی تمیز کرتے ہیں۔ شاید اسلئے سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا کو ان کی با مقصد موت اور نتائج خیز کرامت کی وجہ سے چوہتھ یا پنج ہتھ بھی کہتے ہیں۔ (اختتام تحریر سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ)

سید احمد شاہ بلاول کی دو شادیاں ثابت ہوتی ہیں اور آپ کے چھ فرزند تھے۔ سید ابراہیم ہمدانی، سید شہاب الدین ہمدانی، سید قطب الدین ہمدانی، سید شاہ اسحاق نوری ہمدانی، سید شاہ عبداللہ ہمدانی اور سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا جبکہ دندہ شاہ بلاول میں آپ کی تین شادیاں بتائی جاتی ہیں۔ آپ کا انتقال انگہ شاہ بلاول میں ہوا اور آپکو اپکی وصیت کے مطابق دندہ شاہ بلاول میں دفن کیا گیا۔ وادی سون سکیسر کے جنوب مغرب واقع پہاڑی سلسلے میں انگہ کا قدیم شہر آباد ہے۔ راویت کے وادی صون کے اس قدیم شہر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ دندہ سے شاہ بلاول ہمدانی ٹیکے لگانے تشریف لائے۔ جسے مقامی زبان میں انگہ کہتے ہیں اور بعد میں انگہ شاہ بلاول کے نام سے مشہور ہوا اور حضرت شاہ بلاول ہمدانی گرمیوں میں انگہ قیام فرماتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے یہیں پر وفات پائی۔ (139)۔ انگہ میں سلطان محمد فتح کی درگاہ بھی ہے۔ جو سلطان باہو کے جد تھے۔ مقامی روایت کے مطابق سلطان باہو کی والدہ راستی بی بی بھی شاہ بلاول کی مرید تھیں اور آپ نے انھیں دعا دی کے آپ کے گھر سلطان پیدا ہوگا۔

مردوال

مردوال شہر کے شمال کے جانب کوئی تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی کی دوسری بلند چوٹی مائی والی ڈھیری ہے۔ جو اپنی دلکشی کی بنا پر وادی کے دور تک عجب نظارہ پیش کرتی ہے۔ ڈھیری پر چڑھنے کا راستہ آسان بنا دیا گیا ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک دربار ہے جو مقامی ایک نیک دل عورت نے تعمیر کروایا ہے۔ اس پر درجہ ذیل کتبہ ہے۔ پیروز بی بی زوجہ سید احمد ہمدانی المعروف سخی شاہ نوری سلطان بلاول۔ دندہ شاہ بلاول چکوال روایات ہے کہ مائی صاحبہ یہاں سے گزری تھیں اور یہیں دفن ہونے کی خواہش کی جو بعد میں احترام سے پوری کی گئی (140)۔

یہ اسی خان شیر سوری کی بیٹی تھیں جو سید احمد ہمدانی کے عقد میں تھیں۔ تاہم یہ بات ثابت نہیں کہ ان کے بطن سے شاہ بلاول کے کونسے دو بیٹے تھے۔ مگر ان کی بطن سے شاہ بلاول کے دو فرزند ضرور تھے۔ واللہ اعلم

پچھلے صفحہ نمبر 85 سے
اولاد سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال
سید شاہ حمزہ
سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش
سید شاہ عباس
سید جمال الدین حسین
میر باقر
میر طلحہ
میر سالحہ
میر زبیر
میر عبدالرزاق
سید محمود ہمدانی
سید محبؒ
سید ابوالحسین
سید ہاشم
سید محمد
سید اکبر
سید نجف
سید عابدین
سید عباس
سید الف
ابراہیم
جواد
حسین
یوسف
سید علی
سید اصغر
شجاعت علی
زاہد حسین
حسن عسکری
اظہر
علی
قمر
از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی الصفوی صفحہ 84
سید زکریا
میر سید شاہ حسین ہمدانی
سید جعفر
سید موسیٰ
سید شاہ فتح اللہ ہمدانی
سید عبدالرحیم
سید نور اللہ ہمدانی
سید علی محمد ہمدانی
سید شرف ہمدانی
عبدالرحمان
سید شاہ زبیر ہمدانی
سید قاسم ہمدانی
سید محبؒ
سید احمد
سید اکبر ہمدانی
سید شاہ اسماعیل ہمدانی
سید احمد ہمدانی
سید سلطان احمد شاہ بلاول ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 114 سے کتاب کے آخر تک)
سید محمد مقیم
سید محسن ہمدانی
سید محمد جعفر
سید عبدالرحمان

پیچھے صفحہ نمبر 113 سے

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے
اولاد سید شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانی ابن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری العابدی۔الحسینی۔الاعرجی۔الھمدانی
سید نظام الدین شاہ
سید علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 129 پر ہے)
سید شاہ داتا
(اولاد صفحہ نمبر 137 پر ہے)
سید شاہ زندہ
(اولاد صفحہ نمبر 138 پر ہے)
سید شاہ خوشی محمد
(اولاد صفحہ نمبر 139 پر ہے)
سید شاہ راجہ
(اولاد صفحہ نمبر 140 پر ہے)
سید جیون شاہ
غوث زمان سید شاہ محمد رضا برقع پوش
شاہ گل پیر
سید گل محمد شہید
سید شاہ چراغ شاہ
سید شاہ زمان ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 124 پر ہے)
سید حیدر شاہ
سید مردان علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 122 پر ہے)
سید امیر عالم شاہ
سید قادر بخش
(اولاد صفحہ نمبر 116 پر ہے)
سید قائم بخش
(اولاد صفحہ نمبر 117 پر ہے)
سید محمد شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 121 پر ہے)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولا د سید قادر بخش بن سید امیر عالم شاہ بن حیدر شاہ بن شاہ چراغ بن گل محمد شہید
حافظ سید شاہ
بہادر شاہ
شاہ قادبخش
عنائیت شاہ
شاہ محمد زبیر
عبدالمصور
محمد الیاس
عبدالباسط
شاہ سید امیر
بڈھے شاہ
سید شاہ حسین
عادل شاہ
چن پیر
محمد عبداللہ
ولی اللہ
حیات الامیر
امیر شاہ
چن پیر شاہ
محمد عبداللہ
عامر حسین
تنویر حسین
مرتضیٰ
مجتبیٰ شاہ
عادل شاہ
مدثر شاہ
عظمت شاہ
مبارک شاہ
فتح شاہ
سید شاہ محمد
پیر بڈھے شاہ
سید حیدر شاہ
بزرگ شاہ
سید شاہ
پیر محمد شاہ
بہادر شاہ
نصر اللہ شاہ
صفی اللہ شاہ
رفیع اللہ
قادر بخش
بڈھے شاہ
شاہ ولی اللہ
مبارک شاہ
علی حیدر شاہ
وقار حیدر شاہ
محمد جلیل
محمد سفیان
محمد ضیغان
نذر حسین شاہ
محبوب شاہ
سید شاہ
مقصود علی شاہ
واجد علی شاہ
داؤد شاہ
یوسف شاہ
عبدالمجید
شاہ عبدالقادر
علی احمد کبیر شاہ
شاہ امان اللہ
عبدالمقتدر
سلطان معظم
شاہ حسین
فاروق حسین
محمود حسین
محمد فاتک
محمد نابل حسین
شاہ عبدالخالق
عبدالماجد
سید حافظ محمد عابد
حفیظ الرحمان
محمد عثمان
محمد سلیمان
محمد عدنان
فرید حسین
فیضان حسین
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم بن سید حیدر شاہ بن سید شاہ چراغ
سید حاجی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 118 پر ہے)
سید احمد شاہ
بزرگ شاہ
پیر شاہ
عنایت شاہ
شاہ باغ علی
عنایت شاہ
شاہ رنگزیب
شاہ لطف
حیدر شاہ
شاہ قطب
شاہ لطف
لعل شاہ
عارف چمن
شاہ ابوالخیر
خالد حسین
طارق حسین
فانوس حیدر
محمد علی رضا
شبیر حسین
شاہ اورنگزیب
انور حسین
الطاف حسین
محمد عون
محمد حمزہ
حاجی سید محمد لعل شاہ (نرینہ اولاد نہیں)
سید امام شاہ
شاہ نور زمان
شاہ سید محمد
شاہ سلطان ابراہیم
شاہ عبدالرحمان
شاہ محمد سعید
شاہ ابوالقاسم
شاہ ابوالعلی
شاہ احمد سعید
شاہ محبوب العارفین
شاہ عبدالوہاب
شاہ عبدالغفار
شاہ عبدالجبار
شاہ عبدالفتاح
شاہ عبدالحق
شاہ انعام الحق
شاہ عبدالمنان
شاہ عبدالوحید
شاہ محمد اسحاق
لعل شاہ
نعیم الحسن شاہ
احمد حسن شاہ
ولید الحسن شاہ
شاہ ابوسعید
شاہ ابوالعلی
شاہ محمد وقاص
شاہ محمد خالد
شاہ محمد ادریس
عبدالمہیمن
شاہ عبدالسلام
شاہ عبدالمالک
شاہ محمد زاہد
شاہ عبدالجلیل
محمد عمر شاہ
شاہ محمد مظہر
شاہ محمد اسماعیل
شاہ غلام رسول
شاہ محمد انس
شاہ محمد اظہر
مشاہد حسین شاہ
وجاہت حسین شاہ
شاہ محمد فاروق
محمد ہارون
محمد عمران
شاہ محبوب العارفین
شاہ ضیاء الحق
شاہ عبدالغنی
شاہ ثناء اللہ
شاہ احسان الحق
شاہ احتشام الحق
شاہ عبدالرحمٰن
شاہ محمد اویس
شاہ محمد سیف
شاہ عبدالرزاق
شاہ رفیع الدین
خیرالدین
صبغت اللہ
سید محمد
حجۃ اللہ
کفایت اللہ
عصمت اللہ
حفیظ الرحمان شاہ
شاہ امیر نعمان
شاہ عبدالرزاق
شاہ احمد کبیر
شاہ فخر العارفین
شاہ قدرت اللہ
شکیل شاہ
شاہ ولی اللہ
شاہ عبدالقادر
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبدالرحیم
شاہ احمد سعید
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبدالقدوس
سلطان ابراہیم
صفی الدین
زین العابدین
شاہ محمد حمایت اللہ
شاہ محمد حکمت اللہ
شاہ محمد امانت اللہ
شاہ محمد نعمت اللہ
سید عمیر
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

پیچھے صفحہ نمبر 117 سے
اولاد سید حاجی شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم
سید شاہ عبداللہ
(اولاد صفحہ نمبر 119 پر ہے)
سید امیر شاہ
عنایت شاہ
سید شہابل شاہ
شاہ حاجی
محمد شاہ
سید محمد عبداللہ شاہ
امیر علی شاہ
امیر شاہ
سید شاہ جی
امجد علی شاہ
محمود علی شاہ
شہاب محمود
امیر علی شاہ
عظمت علی شاہ
پیر محمد شاہ
عبدالواحد
محمد عبداللہ
صابر حسین
علی شہریار واحد
مدثر حسین
منصور حسین
احمد یونس شاہ
عابد حسین شاہ
کبیر علی شاہ
علی حسن شاہ
وقاص شاہ
وقار شاہ
علی حیدر
شاہ جی
شاہ زمان
دانیال حسین
قدیر حسین
دانش قدیر
حسنین علی
(سادات ہمدانیہ جھال چکیاں سرگودھا)

پیچھے صفحہ نمبر 118 سے

پیچھے صفحہ نمبر 119 سے

(سادات ہمدانیہ میاں والہ پنڈی گھیب اٹک وسادات ہمدانیہ کراچی)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید محمد شاہ بن سید امیر عالم شاہ بن سید حیدر شاہ بن سید چراغ شاہ ہمدانی
سید نبی شاہ
روشن شاہ
نور بادشاہ
احمد شاہ
شاہ عنایت علی
روشن شاہ
عنائیت شاہ
نبی شاہ
شاہ نعیم الدین
فیاض حسین شاہ
وقار حسین شاہ
شاہ سدا گلاب
شاہ قادر بخش
نبی شاہ
شاہ شیر زمان
شاہ غلام ربانی
شاہ سدا گلاب
اصغر حسین شاہ
شاہ قادر بخش المعروف پیر قلندر
حسین شاہ
سعد شاہ
نبیل حسین
نوید حسین
رفاقت حسین
(بلوال تحصیل تلہ گنگ)
بہادر شاہ المعروف شاہ بہادر زمان
شاہ عارف زمان
شاہ شیر زمان
شاہ نور زمان
شاہ محمد زمان
فخر الزمان شاہ
شاہ عبدالمغنی
شاہ محمد سعید
(نرینہ اولاد نہیں)
شاہ محبوب العارفین
محمد فیاض حسین
ثمر حسین شاہ
امر حسین شاہ
اظہار الحسنین شاہ
زین حیدر شاہ
شاہ سلطان ابراہیم
شاہ غلام فرید
شاہ معین الدین
شاہ ابوالخیر
وقاص فرید
فیض فرید
صاحبزادہ محمد فخر جہان
صاحبزادہ محمد جمیل حسنین
سید فیض الحسن شاہ
سید ممتاز حسین شاہ
سید امتیاز حسین شاہ
سید شان حیدر ہمدانی
سید نشان حیدر
سید ابوالوفاء
سید ذیشان حیدر
سید تقی حیدر
سید نقی حیدر
سید ابن حسین
(سادات ہمدانیہ موضع پچنند، دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید مردان علی شاہ بن سید غلام حیدر شاہ بن سید چراغ شاہ بن گل محمد شہید
سید امام شاہ ہمدانی
مہر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 123 پر ہے)
شاہ لطف اللہ
چراغ حسین شاہ
مہر حسین شاہ
گل حسین شاہ
(نرینہ اولاد نہیں)
سید حیدر حسین شاہ
کرم حسین شاہ
فضل حسین شاہ
نور حسین شاہ
سید لطیف شاہ
غوث شاہ
مہتاب شاہ
امام شاہ
سید ریاض حسین شاہ
اعجاز حسین شاہ
سید مشتاق حسین شاہ
سید ریاض حسین شاہ
ستار شاہ
امام شاہ
عارف حسین
مختار حسین
ابرار حسین
منظر عباس
ضیغم عباس
مقدس شاہ
مستنصر حسین
ناصر حسین
مدثر حسین
اسرار حسین
وقار حسین
محمد حمین عباس
باقر عباس
احمد علی شاہ
منظور شاہ
محمد علی شاہ
امیر علی شاہ
شاہ لطف اللہ
مہتاب شاہ
امیر عالم شاہ
محمد حسین شاہ
محمد رضا شاہ
اجمل رضا
بدر حسنین
فصیح حیدر
اسد حسنین
ظل حیدر
علی رضا
موسیٰ کاظم
الطاف حسین
غیور عباس
شوزب عباس عالم
شجاع عباس عالم
محمد علی حسن
فیضان علی
محسن عباس
خرم عباس
جواد عباس
میثم عباس
مشاہد رضا
سبطین رضا
آغا شبر رضا
حسنین رضا
احسن رضا
محمد رضا
فیضان رضا
آودان علی شاہ
محمد علی شاہ
کیپٹن علی اصغر حسین شاہ
علی اکبر حسین شاہ
صدر الدین شاہ
شاہ چن پیر
پیر ولائیت شاہ
ممتاز حسین
نیاز حسین
سجاد حسین
تصدق حسین
محمد باقر
اقرار حیدر
حیدر علی
ظہور حسین
اقبال حسین
انور حسین
فراز حسین
امیر حسین
منظور حسین
فضل حسین
عاشق حسین شاہ
عابد حسین شاہ
افتخار حسین شاہ
مجتبیٰ الحسن
ابوالحسن
شبیہہ الحسن
کلب عباس
جرار عباس
ناصر عباس
منتظر مہدی
علی زین العابدین
علی حسین
وجاہت عسکری
حلاوت عسکری
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 122 سے

(سادات ہمدانیہ موضع بڑنگا ضلع بھکر)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے
اولادسید فتح اللہ بن سید حبیب بخش بن سید سخی سلطان شاہ قادر بخش ہمدانی
سید مہدی شاہ
سید نور شاہ
سید شاہ عبداللہ
سید محمد شاہ
سید سیدن شاہ
سید چن پیر شاہ
سید حیات الامیر ہمدانی
سید غلام عباس شاہ
سید غلام قاسم شاہ
سید خادم حسین شاہ
ریاض حسین شاہ
مسرت حسین شاہ
سید حیدر شاہ
سید لعل شاہ
سید صادق شاہ
سید عبیداللہ شاہ
سید نصیر عباس شاہ
سید عترت عباس شاہ
سید پیر ولائیت شاہ
عنائیت شاہ
سید سجاول شاہ
شاہ عبداللہ
غلام حیدر شاہ
سید شرف حسین ھمدانی
کفایت شاہ
بنیاد حسین شاہ
رضا شاہ
اشفاق حسین ھمدانی
امیر حیدر شاہ
علی حیدر شاہ
ولائیت شاہ
سید غلام رضا شاہ ہمدانی
سیدن شاہ ہمدانی
سید نانوس رضا شاہ ہمدانی
سید عقیل رضا شاہ ہمدانی
(سادات عابدیہ حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے
اولاد سید سید شاہ شرف حسین بن سید شاہ فیض علی بن سید سخی سلطان شاہ قادر بخش ہمدانی
سید رنگ شاہ ہمدانی
سید شاہ فیض علی ہمدانی
سید شاہ رنگ زیب ہمدانی
سید فیض علی شاہ
سید کرم شاہ
سید زوار حسین
سید امیر انور شاہ
سید شاہ رنگ زیب
سجاد شاہ
سید دلدار شاہ
سید شبیر شاہ
سید ارشاد شاہ
سید شاہ چن
امجد حسین شاہ
سید کرم شاہ
سید عنایت شاہ ہمدانی
سید فضل حسین شاہ
سید شاہ شرف
سید امیر شاہ ہمدانی
سید عنایت شاہ ہمدانی
سید امیر شاہ
سید رشید شاہ
سید شہابل شاہ
سید محمد سبطین شاہ
مظاہر عباس
غلام رضا
شہابل شاہ
سید شاہ علی بہادر
سید شاہ فیض علی
سید شاہ امیر ہمدانی
سید کرم حسین شاہ
سید الطاف حسین شاہ
سید ابرار حسین شاہ
سید شہابل شاہ ہمدانی
سید شرف حسین شاہ
سید فضل حسین شاہ
سید سجاد حسین شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے
اولاد شاہ علی ھادی بن شاہ زمان بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن نظام الدین بن شاہ ابراہیم بن شاہ بلاولؒ
لعل شاہ
شاہ شیر بخش (اولاد صفحہ نمبر 128 پر ہے)
شاہ سلطان بخش
پیر محمد شاہ ہمدانی
شاہ علی مدد
محبوب شاہ
شاہ امام علی
احمد شاہ
رنگ شاہ
محمد شاہ
فتح اللہ شاہ
زمان شاہ
حیدر شاہ
شہابل شاہ
امیر شاہ
حسن شاہ
حیدر شاہ
شاہ سید علی
اکبر شاہ
کرم شاہ
شاہ شریف
شاہ نواز
شاہ شریف
پیر شاہ
امام شاہ
مہدی شاہ
جلال شاہ
شاہ گل پیر
شیر شاہ
شاہ رنگزیب
مظہر حسین شاہ
نذر حسین شاہ
مزمل شاہ
احمد شاہ
نذر حسین
مہدی شاہ
حیدر شاہ
ستار شاہ
بہاول شاہ
سلطان بخش
شاہ نواز
شہابل شاہ
نوبہار شاہ
الطاف حسین
بشیر حیدر
ثقلین عباس
اظہر عباس
ملازم حسین
نور شاہ
حسین شاہ
غلام عباس شاہ
اختر شاہ
کرنل شاہد عباس
رضا عباس
وجاہت حسین
علمدار حسین
محبوب شاہ
جلال شاہ
فتح شاہ
گامے شاہ
فیروز شاہ
نثار عباس
بشارت حسین
وزیر حسین
زاہد عباس
لیاقت علی
صداقت حسین
مجاہد عباس
صباحت علی
کاظم عباس
ظفر عباس
اسد عباس
شجاعت رضا
علی رضا
عاشق حسین شاہ
فدا حسین شاہ
شاہ نواز
کرم شاہ
مبشر حسن
عابد حسین شاہ
ندیم عباس شاہ
مظہر الحسن
مدثر الحسن
مبشر الحسن
جواد حیدر
جرار حیدر
شبر عباس
مدبر الحسن
دائم عباس
عزادار عباس
سالار عباس
عنایت شاہ
رنگ شاہ
ولایت شاہ
احمد شاہ
شاہ سید علی
عنائیت شاہ
بہار شاہ
پیر شاہ
گامے شاہ
عنایت شاہ
غلام قادر شاہ
شاہ فیض
ہاشم دریا شاہ
اعجاز حسین
احمد شاہ
محسن شاہ
رنگ شاہ
نجم الحسن شاہ
عون رضا
علی رضا
کامران شاہ
محمد عابس علمدار
وقار حسین
انوار حسین
عنایت شاہ
تصور حسین
ولایت شاہ
امیر احمد شاہ
آغا حسن
عدیل شاہ
سید امیر
حسن شاہ
مظہر حسین
محمد عون
دانیال حیدر
علی شاہ
موسیٰ شاہ
عمران شاہ
(سادات عابدیہ حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ)
سردار شاہ
منظور حسین
حیدر شاہ
علی اختر
بہاول شاہ
شاہ سلطان اکبر
بہار حیدر
بلال حیدر
احسان الحق
عنائیت اللہ
حکمت اللہ
کفایت

پیچھے صفحہ نمبر 127 سے

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم سرکار بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی
سید رحیم شاہ
سید محمد شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 136 پر ہے)
سید باقر شاہ ← سید اکبر شاہ ← سید کبیر شاہ
سید غلام شاہ (اولاد صفحہ نمبر 130 پر ہے)
اگر شاہ
شاہ نور حسن
نوری شاہ عبداللہ
(اولاد صفحہ نمبر 134 پر ہے)
ہدائیت شاہ (ان کی اولاد ہدایت شاہال کہلاتی ہے)
بہادر شاہ
شاہ سید جلال
حیدر شاہ
کرم شاہ
محمد شاہ
ولائیت شاہ
ہدائیت شاہ
شاہ فیض علی
مزمل شاہ
عاشق شاہ
محمد حسین
شاہ فیض علی
شاہ غلام جیلانی
اگر شاہ
شاہ رنگزیب
شاہ محبوب شاہ
شاہ چن پیر
شاہ نور زمان
شاہ محمد زبیر
ممتاز حسین شاہ
ڈاکٹر غلام اکبر شاہ
منیر حسین شاہ
شاہ سورا
شاہ سید جلال
احمد علی شاہ
جعفر علی شاہ
اکبر علی شاہ
نادر علی شاہ
شاہ محمد فیضان
شاہ زین العابدین
فرحان حسن شاہ
سید محمد جودا
اطلس متعال
عاشر متعال
حمزہ
شاہ محمد امیر
شاہ حسین علی
شاہ غلام ربانی
شاہ محمود الحسن
محمد علی شاہ
عمران محمود شاہ
شاہ محمد ذشیان
شاہ زوہیب الحسن
شاہ فواد الحسن
محبوب علی شاہ
مہر علی شاہ
شاہ چن پیر
منظور حسین شاہ
اعجاز حسین شاہ
مختیار حسین شاہ
محمد شاہ
شاہ بلال
علی رضا
ہدائیت شاہ
اشفاق علی شاہ
ابرار حسین شاہ
محمد نعمان حیدر
محمد منظور حیدر
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)
محمد جرار حیدر
محمد صدیق حیدر

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے
اولاد سید غلام شاہ بن باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن علی شاہ بن شاہ ابراہیم
شاہ نور حسین
شاہ سلطان علی
(اولاد صفحہ نمبر 131 پر ہے)
مراد شاہ
عطر شاہ
شاہ گلحسن
محمد شاہ
دائم شاہ
محمد شریف شاہ
شاہ شرف
شاہ بہاول
شاہ شرف
شاہ شبیر بخش
مہر شاہ
باقر شاہ
شاہ نور حسین
شاہ شریف
شاہ نور حسن
لال شاہ
محمد غوث شاہ
غلام شاہ
شاہ ولی اللہ
شاہ عزیز اللہ
گل شاہ
محمد حسین شاہ
منظور حسین شاہ
محمد شاہ
بہادر شاہ
(لاولد)
پیر شاہ
محمد شاہ
مہر شاہ
محمد شاہ
ولایت شاہ
شاہ نور حسین
شاہ حضور احمد
اعجاز حسین
ولایت شاہ
سید اکبر
وجاہت علی
شاہ شرف
احمد شاہ
زاہد حسین
مجاہد حسین
ممتاز حسین
اعجاز حسین
فرحت عباس
امجد عباس
مامون
رافع
جنید
محمد شاہ
اسد شاہ
عباس شاہ
محمد حسن
علی زیب
ثمر
اطہر
گل شاہ
شاہ علی اکبر
علی اصغر
امیر حزب اللہ
اسد اللہ
شاہ علی فرزند
فرزند علی (لاولد)
جاوید اکبر
علی سبطین
علی حماد حسین
شہروز مدنی
اسد اللہ
شاہ علی مدد
بلاول حسن
محمد حسین
شہریار سلطان
شہزاد سلطان
محبوب سلطان
منظور حسین شاہ
لال حسین شاہ
علی حسنین
غلام حبیب
جواد حیدر
شاہ غلام غوث
محمد حبیب سلطان
رنگ شاہ
مردان شاہ
شاہ امیر غوث
شاہ غلام عباس
شاہ عبدالرحیم
سیف اللہ
شاہ رحمت اللہ
ناصر حسین
اعجاز حسین شاہ
محمد حماد ناصر
محمد معاز اعجاز
محمد سعد اعجاز
حسن رضا
عظمت رضا
احمد رضا
محمد رضا
محمد سدلیس رضا
فیض رسانی
غلام جیلانی
صفدر حسین
عامر حسین
علی جواد
شاہ علی مدد
سید محمد بخش
فتح شاہ
کرم شاہ
حاصل شاہ
لعل شاہ
ستار شاہ
ولائیت شاہ
عنائیت شاہ
عنائیت شاہ
عابد شاہ
مشتاق شاہ
مبصر حسین
عماد شاہ
وقاص علی
حاصل شاہ
منیب الحسن
عطر شاہ
غلام شاہ
جیون شاہ
رفاقت حسین
شفقت شاہ
کفائیت شاہ
عمار یاسر
فرحت عباس
شاہد عباس
حسین شاہ
غلام عباس
حیدر شاہ
فضل حسین
تنویر حسین

پیچھے صفحہ نمبر 130 سے
اولاد شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ بن اکبر شاہ
سید مہر شاہ (انکی اولاد میر شال کہلاتی ہے)
سید شاہ پیر بخش (انکی اولاد پیر بخشال کہلاتی ہے)
عبداللہ شاہ
مقیم شاہ
ولائیت شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 133 پر ہے)
سید شاہ نور حسن
حیدر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 132 پر ہے)
گلاب شاہ
احمد شاہ
عبداللہ شاہ
سید شاہ
گلاب شاہ
حبیب شاہ
شاہ پیر بخش
مہر شاہ
ولائیت شاہ
شاہ قادر بخش
شاہ گل حسن
امید شاہ
شاہ شیر بخش
پیر میر احمد شاہ
اختر علی شاہ
سعادت شاہ
ذبیح اللہ شاہ
صداقت علی شاہ
محمد عبداللہ ہارون
احمد علی شاہ
عنائیت حسین شاہ
فخر الزمان شاہ
امید شاہ
شاہ پیر بخش
ساجد حسین شاہ
محمد طلحہ حسین بلاول
عدنان حیدر
سفیان حیدر
مصور شاہ
احسن عبداللہ شاہ
شبیر حسین شاہ
سجاد حسین شاہ
محمد زین العابدین شاہ
اظہر علی شاہ
سعد عبداللہ
اصغر علی شاہ
سکندر علی شاہ
صمیم سکندر
وسیم سکندر
مظہر علی شاہ
شاہ عبدالباسط
ناصر علی شاہ
شاہ نور حسن
غلام حیدر شاہ
پھول بادشاہ
لعل بادشاہ
الطاف حسین شاہ
مشتاق حسین شاہ
امیر حسین شاہ
پیر سید شاہ عبدالباسط ہمدانی
امید علی شاہ
امتیاز حسین
محمود علی شاہ
غلام نظام الدین حسن
بو علی شاہ
میر احمد شاہ
الفاظ شاہ
عامل شاہ
عون علی شاہ
بہرام المحمود حسن
نظام المحمود حسن
زیشان شاہ
مدثر حسین شاہ
تنویر حسین شاہ
انور حسین شاہ
حسن محمود
فخر المحمود
نصر المحمود

پیچھے صفحہ نمبر 131 سے
اولاد حیدر شاہ بن شاہ پیر بخش بن شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ
سید شاہ
محمد شاہ
فتح شاہ
شاہ محمد شریف ہمدانی
شاہ غلام عباس
منظور علی شاہ
احمد شاہ
عنائیت شاہ
نذر حسین شاہ
واصل شاہ
صفدر حسین شاہ
ابرار شاہ
افتخار شاہ
عنائیت شاہ
کفایت شاہ
محمد شاہ
وقار حسین
آصف حسین
غلام حیدر
ذیشان حیدر
بلال حیدر
حسن رضا شاہ
علی رضا شاہ
سلطان علی شاہ
شاہ سید محمد
حافظ سید احمد شاہ
شاہ نظام الدین
محمد حسنین شاہ
صابر حسین شاہ
مبشر حسین شاہ
محمد شریف شاہ
ڈاکٹر نثار حسین شاہ
عابد حسین شاہ
سجاد حیدر شاہ
سعد محمد شاہ
احمد شاہ
غلام عباس شاہ
رفاقت حسین شاہ
اظہر عباس شاہ
شاکر عباس شاہ
نوید حسین شاہ
سید شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 131 سے
اولاد لعل شاہ بن شاہ پیر بخش بن شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ
سید شریف شاہ
سید کرم شاہ سبز پوش
غوث زمان حضرت لعل شاہ (مزار تونسہ شریف)
ولائیت شاہ
شاہ محمد عارف
شاہ غلام ربانی
حامد علی شاہ
ہیبت علی شاہ
فدا حسین شاہ
ریاض حسین شاہ
محمد شاہ
امیر عالم شاہ
عاشق حسین شاہ
ذاکر حسین شاہ
خادم شاہ
احمد شاہ
باقر حسین
مختیار حسین
شہزار حیدر
رضوان حیدر
فرحان حیدر
ریاض حیدر
ذکاء الحیدر
صابر حسین شاہ
شبیر حسین شاہ
قدیر حسین شاہ
عاقب حسین
زین العابدین
احمد علی شاہ
فخر علی شاہ
عمران علی شاہ
سجاد علی شاہ
اسد علی شاہ
عرفان علی شاہ
آصف علی شاہ
بشارت علی شاہ
سلطان علی
محمد علی
نذر علی
حسین علی
کرم علی
عارف حسین
شرف حسین شاہ
محسن علی
حامد علی
تنویر حیدر
سجاد حیدر
مبشر
رکن عالم
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے
اولاد حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ
عنائیت شاہ
شاہ جندوڈا
روشن شاہ
سید پہلوان شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 135 پر ہے)
ستار شاہ
غوث زماں سید شاہ مراد ہمدانی
(خلیفہ مجاز خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن - متوفی 1913 سن عیسوی)
شاہ محمد امین
شاہ محمد حنیف المعروف حنفی پیر
منظور شاہ
ارشاد شاہ
اختر حسین شاہ
علمدار حسین
ساجد شاہ
فاروق حسین
عابد حسین شاہ
شبیہ الحسنین
شاہ شرف
مبارک شاہ
حسن شاہ
علامہ نادر شاہ
حیات شاہ
حیدر شاہ
فتح شاہ
جعفر شاہ
ولائیت شاہ
حسن شاہ
ستار شاہ
نوری پیر
غلام حسین شاہ
قطب شاہ
شرف شاہ
نوید شاہ
انوار الحسنین
اظہار الحسنین
عنائیت شاہ
قطب شاہ
نوری شاہ عبداللہ
محبوب العارفین
سلطان العارفین
ڈاکٹر آصف رضا
محمد قاسم شاہ
انور شاہ
افتخار شاہ
باقر شاہ
امین شاہ
عنائیت شاہ
علی رضا
حامد رضا
محمد رضا
محمود الحسن
فیض الحسن
مشتاق حسین
مراد حسن
ناظر حسن
مبارک شاہ
جواد الحسن شاہ
محمد شاہ
نذر حسین شاہ
عنائیت شاہ
حیات شاہ
جعفر حسین
اکبر حسین
اصغر حسین
سعید
وقار
عظمت حسین
عامر حسین
رضوان حسین
قیام الحسنین
فیاض حسین
احمد حسین
شاہ اسحاق
عباس علی شاہ
مجتبیٰ حسن
ریاض حسین
ابوالخیر شاہ
امتیاز حسین شاہ
علی حیدر
علی افضل
عرفان امین شاہ
اقبال حسین شاہ
عامر حسین شاہ
ابرار حسین شاہ
محمد عبداللہ شاہ
الطاف شاہ
نذر حسین شاہ
احمد حسین شاہ
اعجاز حسین شاہ
فیضان
سمیر
عنائیت شاہ
اقتدار حسین
افتخار حسین
ایثار شاہ
حیات شاہ
قدیر شاہ
ناصر شاہ
زین العابدین

پیچھے صفحہ نمبر 134 سے
اولاد پہلوان شاہ بن حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ
سید برہان شاہ
سید امیر شاہ
سید ولائیت شاہ
سید قطب شاہ
پیر سید شاہ محمد رضا ہمدانی (ڈھرنال)
سید عابد حسن
سید علی حسن
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبداللہ
شاہ محمد امیر
شاہ عبدالواحد
شاہ محمد ناصر
عبدالباسط
لحسن محمودا
محمد الحسن
احمد حسن
احمد کبیر شاہ
فرمان شاہ
سید سیدن شاہ
سید شاہ مراد
سید شیر بادشاہ
سید برہان شاہ
احمد کبیر شاہ
قطب شاہ
غضنفر علی شاہ
علی ذوالقرنین
شعیب شاہ
امین فصیح
احمد فصیح
شبیر حسین شاہ
ارشد حسین شاہ
شاہ عبدالماجد
ساجد علی شاہ
واجد علی شاہ
عنصر علی شاہ
فرحان شاہ
ہارون شاہ
فاروق شاہ
غلام عباس شاہ
سید پہلوان شاہ
سلطان ابراہیم
شاہ اسماعیل
اسحاق
موسیٰ
احمد
شاہ محمد طاہر
شاہ محمد طیب
سید عطااللہ شاہ
سید امیر شاہ
سید تنزیل بلال
سید حسن عطا
شاہ محمد ظاہر
عمیر شاہ
سیدن شاہ
سید وقاص
اویس
سید احمد کبیر
عبدالبصیر
پہلوان شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے
اولاد سید محمد شاہ ہمدانی بن سید رحیم شاہ بن سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد شاہ بلاول
محمد شاہ
حیدر شاہ
شاہ نور حسین
برہان شاہ
جواہر شاہ
ہدایت علی شاہ
فیروز شاہ
عنایت علی شاہ
مرادن شاہ
سجاول شاہ
محمد شاہ
ولایت شاہ
عبدالرزاق شاہ
اورنگزیب شاہ
کرم شاہ
جہان شاہ
نور شاہ
امیر شاہ
اعجاز حسین شاہ
ولایت شاہ
زمان شاہ
فرمان شاہ
نثار حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
سجاد حسین شاہ
اسرار حیدر
کرار حیدر
پیر شاہ
احمد پیر شاہ
چمن پیر شاہ
گل پیر شاہ
امیر شاہ
اقتدار حیدر
فیاض حیدر
رفیع اکبرکات
رفیع الدرجات
امجد اقبال شاہ
ریاض حسین شاہ
نیاز حسین شاہ
احمد کبیر حیدر
رفیع الدرجات
نصیر حیدر
قدیر حیدر
شبیر حیدر
توقیر حیدر
تنویر علی شاہ
عابد حسین شاہ
منور حسین شاہ
برکات حیدر
احمد رضا
محسن رضا
حسن رضا
عنایت حسین شاہ
محمد حسین شاہ
تصدق حسین شاہ
ولایت شاہ
مہر علی شاہ
حسنین اقبال شاہ
عامر رضا شاہ
طاہر عباس شاہ
ابرار حیدر
افتخار حیدر
شاہد حسین شاہ
زاہد حسین شاہ
یوسف ظاہر
علی اصغر
یاہیر عباس
تصدق عباس
غضنفر عباس
امین الشفقات
امین الحسنات شاہ
محمود اختر شاہ
تجمل حسین شاہ
مظہر حسین شاہ
نذر حسین شاہ
منظور حسین شاہ
ذوالقرنین حیدر
مصطفیٰ حسین
عمران حیدر
ارسلان حیدر شاہ
علی زبیر شاہ
عمیر حسین شاہ
قمر عباس شاہ
حسین شاہ
ادریس حیدر
انیس حیدر
قیصر رضا شاہ
قاسم رضا شاہ
نعیم شہزاد شاہ
اسد منیر شاہ
بدر منیر شاہ
سادات ہمدانیہ غریب وال جہلم
نور العارفین
زین العابدین

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد شاہ داتا بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی نور اللہ مرقدہ،
جمال شاہ
قطب شاہ
بکر شاہ
معظم شاہ
شاہ جی
سمائل شاہ
رکن عالم شاہ
میراں شاہ
قطب شاہ
بہادر شاہ
محمد شاہ تاری
رنگ شاہ
قاصد شاہ
مقصود شاہ
مہر شاہ
قادر شاہ
شیر شاہ
کرم شاہ
شرف شاہ
غلام شاہ
حیدر شاہ
امام شاہ
مردان شاہ
باغ علی شاہ
عالم شاہ
علی اکبر شاہ
شہابل شاہ
دستار شاہ
حبیب شاہ
شاہ رنگ زیب
عباس علی شاہ
فضل شاہ
احمد شاہ
عباس علی شاہ
نور شاہ
نیاز حسین
پھل لعل بادشاہ
محمد شاہ
امیر حسین
منظور حسین
صابر حسین
زمان شاہ
نور شاہ
امام علی شاہ
سلطان شاہ
نور شاہ
مظہر شاہ
باغ علی شاہ
امداد حسین شاہ
حسین شاہ
عاشق شاہ
فقیر شاہ
حسین
گل عباس
عطر حسین شاہ
صفدر حسین
مظہر حسین
محمد حسنین عباس
ولایت شاہ
جہان شاہ
طفیل شاہ
محمد ضیغم عباس
مقیم عباس
محمد حسن عباس
خوشبو علی عنبر
فضل حسین شاہ
نادر علی شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
منور شاہ
سادات ہمدانیہ کھائی تحصیل کلر کہار ضلع چکوال

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد شاہ زندہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز
داون شاہ
نبی شاہ
مہر شاہ
روشن شاہ
چراغ شاہ
رنگ شاہ
شاہ فتح اللہ
دولت شاہ
شاہ قادر بخش
احمد شاہ
محمد شاہ
فرمان شاہ
شاہ نواب علی
شاہ عبدالغفور
شاہ روح اللہ
خوشی محمد
غلام رسول شاہ
امیر شاہ
عالم شاہ
ہدایت شاہ
ولایت شاہ
ہادی شاہ
بہادر شاہ
محمد شاہ
حیدر شاہ
محمد شاہ
مہر شاہ
اورنگزیب شاہ
احمد شاہ
ھادی شاہ
بشیر حسین
امداد حسین
شاہ عبداللطیف
محمد شاہ
گل میر شاہ
عباس علی شاہ
امیر شاہ
ولایت شاہ
صادق علی شاہ
جماعت علی شاہ
نجابت علی شاہ
شیر شاہ
حیات شاہ
عبداللہ شاہ
مردان شاہ
غلام شاہ
مہر شاہ
جواہر شاہ
غلام شاہ
نور شاہ
محمد حسین شاہ
علی اصغر شاہ
امام شاہ
امام شاہ
شہابل شاہ
شرف شاہ
مدد علی شاہ
باغ علی شاہ
حبیب شاہ
امیر حمزہ
مزمل شاہ
رنگ زیب
غلام دستگیر
حیدر شاہ
رحم علی شاہ
فرمان شاہ
شاہ زمان
احمد شاہ
عباس علی شاہ
دستار علی شاہ
رحم علی شاہ
محمد اقبال
منظور حسین شاہ
انور حسین
حیدر عباس
اسد عباس
نذر حسین شاہ
شاہ امیر
مظہر حسین
رفعت حسین
علی ماجد
علی نقی
قمر عباس
فخر عباس
قلب عباس
عابد حسین
ریاض حسین
اعجاز حسین
سجاد حسین
امداد حسین
فدا حسین
محمد شاہ
شاہنواز
سخاوت حسین
صابر حسین
علی حسن
مبارک علی شاہ
ولایت علی شاہ
سلطان محمود شاہ
سلطان اکبر شاہ
وارث علی شاہ
کاظم علی شاہ
صفدر علی شاہ
واجد علی
شبیر حسین شاہ
عقیل حیدر شاہ
منیر حیدر شاہ
ظہیر حیدر شاہ
توقیر حیدر شاہ
غلام مصطفےٰ شاہ
غلام مرتضےٰ شاہ
غلام مجتبےٰ شاہ
ولایت شاہ
محمود الحسن شاہ
فرحان شاہ
عرفان شاہ
عثمان شاہ
ریحان شاہ
سادات ہمدانیہ (جسوال، ساؤوال، دھریالہ جالپ)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولا د شاہ خوشی محمد بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز
فتح اللہ شاہ (مزار میال شریف تحصیل چوآسیدن شاہ)
شاہ سلطان ہمدانی
شاہ چراغ ہمدانی
نادر شاہ ہمدانی
جہان شاہ ہمدانی
امام شاہ ہمدانی
حسن شاہ ہمدانی
گوہر شاہ ہمدانی
غلام حسین شاہ ہمدانی المعروف گڑھے بن سرکار
محمد غوث شاہ ہمدانی
مقبول حسین شاہ ہمدانی
مولانا عاشق حسین شاہ نقشبندی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ میال شریف
نیاز حسین شاہ
زاہد حسین شاہ
سلطان احمد شاہ
ریاض حسین شاہ
گل حسن شاہ
نیئر عباس شاہ
طاہر عباس شاہ
نصیر عباس شاہ
حبیب سلطان ہمدانی
سید بلاول ہمدانی
مذبر ہمدانی
اویس ہمدانی
طلعت ہمدانی
حسنات الحسن شاہ
برکات الحسن شاہ
حامد علی شاہ
صداقت علی شاہ
لیاقت علی شاہ
حافظ زبیر حسین شاہ
حافظ آصف حسین شاہ
حافظ انوار حسین شاہ
سادات ہمدانیہ موضع میال تحصیل چوآسیدن شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد شاہ راجہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہٗ
حسن شاہ
شیر شاہ
نور شاہ
احمد شاہ
بڈھا شاہ
علی شاہ
نیاز علی شاہ
باغ علی شاہ
شرف شاہ کہانہ
محمد شاہ
ستار شاہ
فضل شاہ
احمد شاہ
مدد علی شاہ
حضرت غلام شاہ ہمدانیؒ
خواجہ قطب الدینؒ
بہادر شاہ
ولایت شاہ
نذر حسین شاہ
ولایت شاہ
امیر عالم شاہ
محمد شاہ
باغ علی شاہ
دستار علی شاہ
محمد حسین شاہ
فضل حسین شاہ
مظفر حسین شاہ
غلام عباس شاہ
تصدق
محمد اکبر
محمد اصغر
امداد
صفدر
طفیل
منظور
جواد حسین
علی حسنین
علی حسنین
محمد علی حسن
محمد علی محسن
محمد علی رضا
محمد علی کاظم
حسن عسکری
علی حسن
علی محسن
علی رضا
الطاف حسین شاہ
قربان حسین شاہ
فدا حسین شاہ
محمد قمر الزمان
محمد شاہ
علی اصغر
مشتاق حسین
ممتاز حسین
ثمر عباس
قمر عباس
شبر عباس
کنز العباس
قلب عباس
علی اکبر شاہ
احمد شاہ
امتیاز حسین شاہ
علی عباس شاہ
محمد علمدار عباس
محمد ضمیر عباس
محمد زوہیر
عمیر شبیر
باقر خلیل
(سادات ہمدانیہ ہرن پور، سدھوال، جہلم)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول بن سید شاہ اسماعیل ہمدانی
سید شاہ کبیر ہمدانی
سید جیون شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 146 پر ہے)
سید شاہ جلال الدین ہمدانی
سید باقی شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 147 پر ہے)
سید شاہ مرزا ہمدانی
شاہ گل شیر ہمدانی
سید محمد شاہ ہمدانی
فرمان شاہ
غوث الزماں سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے
(مزار شریف موضع چکی نزد دمیال، تلہ گنگ)
شاہ عبداللہ ہمدانی
کرم شاہ
بہادر شاہ
مہدی شاہ
لعل شاہ
شاہ عبداللہ
ارشد حسین
جاذب حسین
حافظ حسین شاہ
پھل پیر شاہ
محبوب عالم
نوری پیر شاہ
محمد سعید شاہ
منور حسین شاہ
میر احمد شاہ
ثقلین شاہ
کمیل عباس
مدثر شہزاد
محمد بلال
منیب حیدر
حسیب حیدر
کرم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 142 پر ہے)
شیر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 143 پر ہے)
فتح شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 145 پر ہے)
حاجی شاہ
چن شاہ
قطب شاہ
فضل حسین شاہ
وزیر حسین شاہ
شاہ قادر بخش
صفدر حسین شاہ
محمد علی شاہ
مسعود جمیل
حامد جلیل
اوصاف قادر
محمد عباس
شاہد عباس
احمد محمد رضا شاہ
حسن رضا شاہ
باسط رضا شاہ
حیدر شاہ
محمد شاہ
سیدن شاہ
لعل شاہ
گل شاہ
شاہ زمان
کرم شاہ
کرم شاہ
لعل شاہ
محمد شاہ
ظہور شاہ
پیر ولایت شاہ
عنایت شاہ
عالم شاہ
شاہ عبدالرحمٰن
امتیاز شاہ
قیصر شاہ
عبدالوہاب شاہ
عبدالعزیز شاہ
عبدالمالک
عبدالقادر شاہ
احمد حسن شاہ
کرم شاہ
اکبر شاہ
عبدالمجید شاہ
شاہ گلزار
اعتزاز حسن
ریاض شاہ
شاہ حسین
طاہر عباس
محمد شاہ
شاہ سلطان ابراہیم
خرم حسین
الطاف حسین
اقبال شاہ
جاوید حسین
ناصر حسین
اعجاز حسین
زاہد حسین
وحید حسین

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے
اولاد سید کرم شاہ بن عالم شاہ بن محمد شاہ بن شاہ گل شیر بن مرزا شاہ بن شاہ کبیر بن شاہ قطب الدین
عباس شاہ
دستار علی
مہابلی شاہ
غلام علی شاہ
بہادر شاہ
جہان شاہ
مبارک شاہ
قطب شاہ
مہدی شاہ
ولایت شاہ
بزرگ شاہ
محبوب شاہ
امیر شاہ
عبداللہ شاہ
حسن شاہ
نورزمان
محمود شاہ
محمد شاہ
قاسم شاہ
فضل شاہ
ہدایت شاہ
گل پیر شاہ
سردار علی شاہ
غلام شاہ
عزیز شاہ
جلیل شاہ
محبوب شاہ
قاسم شاہ
گل ہاشم شاہ
قائم حسین شاہ
انور شاہ
محسن شاہ
زبیر شاہ
ظہور شاہ
محمد شاہ
شاہ ابوالخیر
حسن احمد شاہ
علی اکبر شاہ
بہادر شاہ
اکبر شاہ
رزاق شاہ
مشتاق شاہ
سہیل شاہ
اویس شاہ
معروف حسن
مبشر حسن
زبیر الحسن
شاہ میر شاہ
انور شاہ
برکت شاہ
عارف شاہ
یوسف شاہ
علی حیدر
جمات علی
اسلام شاہ
عدنان
منان
شیر شاہ
بزرگ شاہ
دستار شاہ
ستار شاہ
غفار شاہ
رزاق شاہ
خالق شاہ
سوار شاہ
جبار شاہ
محمد شاہ
نور ہاشم شاہ
حبیب شاہ
امیر شاہ
محبوب شاہ
عبدالغفور شاہ
حسنین شاہ
سبطین شاہ
غوث شاہ
ابراہیم شاہ
شیر شاہ
رضا شاہ
فاروق شاہ
کبریا شاہ
رفاقت شاہ
ناصر شاہ
شاہ ویز
ابراہیم شاہ
جمیل شاہ
شکیل شاہ
لعل شاہ
محبوب شاہ
برکت شاہ
الطاف شاہ
اشفاق شاہ
بزرگ شاہ
اسماعیل شاہ
قاسم علی شاہ
علی اصغر شاہ
اظہر علی شاہ
مبارک علی شاہ
نعیم شاہ
فیصل شاہ
نوید
اسد
دانش شاہ
شرجیل شاہ
سادات ہمدانیہ مندرہ خیل میانوالی
کامران شاہ
عمران شاہ
ارسال شاہ
عاصم
ولید
وقاص
قیصر شاہ
فہیم شاہ
وسیم شاہ
اظفر شاہ
دانیال
حبیب
عدنان
عبید شاہ
ذیشان احمد
احسن شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے
اولا دسید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے بن سید محمد شاہ بن سید گل شیر شاہ ہمدانی
سید شاہ زمان ہمدانی
سید گل شاہ
سید سیدن شاہ ہمدانی
سید حیدر شاہ ہمدانی
(اولا دصفحہ نمبر 144 پر ہے)
امیر حاجی شاہ
حبیب اللہ شاہ
خدا بخش شاہ
قادر بخش شاہ
غضنفر اللہ شاہ
نعمت اللہ شاہ
عطا اللہ
امیر عالم شاہ
مزمل شاہ
محمد اسلم شاہ
رفیع اللہ
امین اللہ شاہ
سید آصف شاہ
محمد افضل شاہ
محمد صفدر شاہ
سید محمد انور شاہ
سید سعادت مہدی شاہ
سید محمد اکرم شاہ
سید اختر شاہ
لیاقت علی
امجد علی
سید زاہد حسین
سید شاہد حسین
اظہر علی
مظہر علی
اطہر علی
ظفر علی
سید علی حمزہ
سید محمد زین عمر
سید محمد فاروق شاہ
سید مسعود شاہ
(سادات ہمدانیہ عیسیٰ خیل میانوالی اور رحیم یار خان)

پیچھے صفحہ نمبر 143 سے
اولاد سید حیدر شاہ بن سید شاہ زمان بن سید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے
سید گل پیر شاہ
سید امیر شاہ
سید پیر ولائیت شاہ
عنائیت علی شاہ
سید محمد حنیف شاہ
احمد سعید شاہ
عنائیت اللہ شاہ
حفیظ اللہ شاہ
حسن شاہ
شہباز شاہ
شہناز شاہ
شاہ حسین
شاہ منصور
شہزاد شاہ
علی شاہ
اصغر علی شاہ
نذر حسین شاہ
صفدر علی شاہ
اکبر علی شاہ
عابد علی شاہ
ثنا اللہ شاہ
محمد ضیا اللہ شاہ
یاسر علی شاہ
اسرار علی شاہ
بابر علی شاہ
عزیز احمد شاہ
صغیر احمد شاہ
ظہیر احمد
اویس احمد
عمیر احمد
فیض محمد شاہ
سید محمد اسحاق شاہ (بھکر)
خیر شاہ
محمد فیاض شاہ (رحیم یار خان)
محمد اسلم شاہ
محمد رزاق شاہ
حماد شاہ
جواد شاہ
یونس محمود
محمد فاروق شاہ
محمد عابد
طاہر شاہ
منور شاہ
طفیل احمد شاہ
محمود عالم
محمد حسین
قاری شاہ نواز (فیصل آباد)
محمد آصف
صابر شاہ
خالد محمود شاہ
اقرار شاہ
وقار شاہ
عامر اسحاق شاہ ایڈوکیٹ (بھکر)
محمد اشفاق شاہ
احمد اسحاق شاہ
محمد عبداللہ شاہ
محمد ابراہیم شاہ
(سادات ہمدانیہ بھکر، عیسیٰ خیل، برزی)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

(سادات ہمدانیہ بُرزی میانوالی)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے
اولاد جیون شاہ بن قطب الدین بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز
عالم شاہ
احمد شاہ
شاہ شرف
نور شاہ
مزمل شاہ
غازی شاہ
شاہ نواز
عنایت شاہ
احمد شاہ
اورنگزیب شاہ
ولایت شاہ
غازی شاہ
امیر شاہ
منظور حسین
کرم حسین
منور حسین
نذر حسین شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
اورنگزیب شاہ
مسرت حسین
نزاکت حسین
راغب حسین
قیصر عباس
شاہد عباس
بشارت حسین
عسکری رضا
جعفر رضا
عابد رضا
اجلال حسین
احمد شاہ
کاظم عباس
مشتاق حسین
صفدر حسین
فصاحت حسین
ابرار حسین
امجد علی
انوار حسین
ازکار حسین
زاکر حسین
شاکر حسین
شجاعت حیدر
اسد علی
خرم عباس
علی عباس
معافی عباس
محمد علی
فراز علی
ثاقب رضا
عامر عباس
حسن رضا
علی رضا
فہیم عباس
حمزہ علی
حماس علی
دانیال عباس
علی کمیل عباس
مظہر عباس
ساجد عباس
اخلاق عباس
صدیق
تنظیم
غضنفر عباس
شیر عباس
توصیف عباس
تقی رضا
(سادات ہمدانیہ سگھر تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے
اولاد سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول
سید قلم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 152 پر ہے)
سید شاہ فتح محمد
سید سخی کرم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 150 پر موجود ہے)
سید جیون شاہ
لکھی شاہ
حسین شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 148 پر موجود ہے)
سید لطف شاہ
پہلوان شاہ
زمان شاہ
فرمان شاہ
چراغ شاہ
نبی شاہ
بہادر شاہ
غلام شاہ
محمد شاہ
امیر شاہ
سید قادر بخش
سید شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
مہر شاہ
امیر شاہ
لطف شاہ
دائم شاہ
شرف شاہ
بزرگ شاہ
عقسیم شاہ
ستار شاہ
خیر شاہ
لعل شاہ
قاسم شاہ
محمد شاہ
قادر بخش
گل پیر شاہ
علی حیدر
چن پیر
علی اکبر
فتح شاہ
عبداللہ شاہ
رحمان شاہ
کرم شاہ
شیر شاہ
احمد شاہ
کرم شاہ
مومن علی
فاضل حسین
لطیف شاہ
شریف شاہ
نور شاہ
محمد شاہ
فردوس شاہ
فرزند حسین
فدا حسین
محمد شاہ
مہر شاہ
حیدر شاہ
جیون شاہ
فیض علی
مدد علی شاہ
محمد شاہ
محمد سعید
پیر شاہ
شاہ محمد
جیون شاہ
فیض علی
زین العابدین
اصغر علی
اکبر علی
مظفر شاہ
مقصود حسین
تصور حسین
شاہ شرف
مزمل شاہ
جہان شاہ
مردان شاہ
گل پیر
جہان شاہ
سجاول شاہ
شاہ جہان
مقصود شاہ
جعفر شاہ
سونے شاہ
بھاون شاہ
شاہ نواز
سیدن شاہ
داون شاہ
سردار علی شاہ
چراغ شاہ
امام شاہ
احمد شاہ
فتح شاہ
خورشید احمد شاہ
عبدالحکیم
محفوظ حسین
حسین احمد
اسد حسین
(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے

پیچھے صفحہ نمبر 148 سے
اولاد سید شیر شاہ بن سید حسین شاہ بن سید شاہ فتح محمد بن باقی شاہ بن شاہ جلال الدین ہمدانی
سید لعل شاہ
سید کمال شاہ
ستار شاہ
حسین شاہ
مہر شاہ
گلاب شاہ
نواب شاہ
کرم شاہ
اکبر شاہ
بزرگ شاہ
عنائیت شاہ
فتح دریا شاہ
شاہ شرف
حسین شاہ
رحیم شاہ
مزمل شاہ
اختر شاہ
غلام جعفر شاہ
محمد شاہ
قاسم شاہ
امیر شاہ
حیدر شاہ
مہتاب شاہ
فتح شاہ
مہتاب شاہ
شاہ احمد
عبداللہ شاہ
عبدالروف
منیر احمد
مہدی شاہ
مہر شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
انور شاہ
مہتاب شاہ
غوث شاہ
منور حسین شاہ
پیرن شاہ
ہاشم شاہ
بہادر شاہ
مبارک شاہ
شہابل شاہ
امیر شاہ
سید بشیر حسین شاہ ہمدانی
مہتاب شاہ
محبوب شاہ
سید قاسم شاہ ہمدانی
(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے
اولاد سخی سید کرم شاہ بن سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید قطب الدین
غوث الزماں سید سخی چھٹن شاہ ہمدانی
(مزار لکھیوال سرگودھا)
سید مہر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 151 پر موجود ہے)
سید نور شاہ
سید خیر شاہ
غلام شاہ
رنگ شاہ
باقر شاہ
سید امیر شاہ
جیون شاہ
خادم حسین شاہ
چراغ شاہ
شوکت حسین
ریاض حسین
سید محسن عباس
لعل شاہ
گل شاہ
سید کرم حسین
سید امیر حسین
سید مقصود حسین
حسن شاہ
محمد وارث
اختر حسین
عابد حسین
سجاد حسین
واجد علی شاہ
عمران شاہ
سید سلطان علی شاہ
غلام محمد شاہ
باقر شاہ
اختر حسین شاہ
توقیر حسین شاہ
سید فضل عباس شاہ
فیاض حسین شاہ
امداد حسین شاہ
عابد حسین شاہ
سید فتح شاہ
سید نبی شاہ
پیر شاہ
احمد شاہ
قلندر شاہ
اشرف شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
طالب شاہ
کرم شاہ
سید علی حسن
سید قلندر شاہ
غضنفر شاہ
مقبول شاہ
عنائیت شاہ
سید انتظار مہدی
فرج حسین
شبیہ الحسین
خیر شاہ
کرم شاہ
مہدی شاہ
باقر شاہ
شاہ نواز
جیون شاہ
سلطان علی شاہ
خیر شاہ
رنگ شاہ
گل شاہ
کرم شاہ
عنائیت شاہ
(سادات ہمدانیہ لکھیوال شریف سرگودھا)

(سادات ہمدانیہ لکھی وال شریف سرگودھا)

نوٹ: یہ حضرات جابہ تحصیل و ضلع خوشاب میں سکونت رکھتے ہیں، شاہ قطب الدینؒ بن شاہ بلاولؒ کی اولاد سے ہیں شاہ مرزا ہمدانی اور حضرت شاہ قطب الدینؒ کے درمیان دو تین واسطے ہیں باوجود کوشش بسیار کے ان واسطوں سے آگاہی نہ ہو سکی تاہم ان حضرات کا شاہ قطب الدین رحمہ اللہ کی اولاد سے ہونا لاریب ہے

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے
اولادسخی سید شاہ شہاب الدین (مزار بمقام کرڑ تھانہ چونترہ) بن سید سلطان احمد شاہ بلاول بن سید شاہ اسماعیل
سید معصوم شاہ
سید حاجی شاہ
غوث الزماں سید محمد مہدی
غوث الزماں شاہ تاج محمد ولی
(مزار جادہ نزد سہال، چکری روڈ)
سید خلق محمد
سید محمد حسین
سید معین الدین
شاہ شریف محمد ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 160 پر موجود ہے)
سید شاہ عبدالواحد
سید شاہ شرف
سید قطب شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 167 پر موجود ہے)
سید عبدالرؤف شاہ
سید دائم شاہ
سید میراں شاہ
سید بہاون شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 155 پر موجود ہے)
سید جیون شاہ
سید محمد شاہ
شیر شاہ ہمدانی
بہادر شاہ
سید غلام شاہ
اکبر شاہ
امام شاہ
سید حسن علی شاہ
سید نور حسین شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 154 پر موجود ہے)
مبارک شاہ
احمد شاہ
بہادر شاہ
سردار شاہ
نادر شاہ
تاج محمد شاہ
لال شاہ
پھول بادشاہ
سجاد شاہ
معین سجاد
عابد حسین
کوثر حسین
طارق حسین
ولائیت شاہ
حسن علی شاہ
کاظم علی شاہ
عنائیت شاہ
رنگ شاہ
اورنگ زیب شاہ
چن پیر شاہ
گل پیر شاہ
امیر شاہ
شرف شاہ
سردار شاہ
غلام مرتضیٰ شاہ
غلام علی شاہ
سید محمد شاہ
سید امداد حسین شاہ
سید غلام جیلانی
سید ریاض حسین شاہ
توقیر شاہ
غلام مرتضیٰ
عنائیت شاہ
رنگ شاہ
(سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب)
سادات ہمدانیہ واں بھچراں میانوالی

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے
اولاد نور حسین شاہ بن غلام شاہ بن جیون شاہ بن میراں شاہ بن دائم شاہ
سید شریف شاہ
سید چن پیر شاہ
سید امیر شاہ
سید حسین شاہ
سید شیر شاہ ہمدانی
سید افضل شاہ
سید حسین شاہ ہمدانی
سید نذر حسین شاہ
سید منظور حسین شاہ
قلندر شاہ
سید رضوان شاہ
سید آغا حسین شاہ
سید صابر حسین شاہ
سید ذاکر حسین شاہ
سید جلال شاہ
غلام جعفر شاہ
منظر حسین شاہ
آغا حسین شاہ
محمد شاہ
صفدر حسین شاہ
اختر حسین شاہ
گوہر حسین شاہ
سید اظہار الحسن
سید سجاد حسین
سید غلام عباس
سید کوثر حسین
سید زاہد حسین
(سادات ھمدانیہ انگہ خوشاب و جلال پور سیداں)

پچھے صفحہ نمبر 153 سے
اولاد سید بہاون شاہ بن سید دائم شاہ بن سید عبدالرؤف بن سید محمد مہدی شاہ
سید جیون شاہ
سید محمد شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 156 پر موجود ہے)
سید بزرگ شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 157 پر موجود ہے)
سید شاہ شرف
سید ہادی شاہ
سید محمد شاہ
سید پیر بخش
سید زمان شاہ
سید سلطان بخش
سردار شاہ
فیض علی شاہ
میر حسین شاہ
جیون شاہ
گل پیر
مددعلی شاہ
ہاشم شاہ
قاسم شاہ
بہاول شاہ
شاہ شرف
خادم حسین شاہ
سید محمد شاہ
مہدی شاہ
نادر شاہ
مرتضیٰ شاہ
شرف شاہ
ابرار شاہ
فیاض شاہ
امیر حسین شاہ
شرف شاہ
پیر شاہ
ولائیت شاہ
سید منظور شاہ
اقبال شاہ
احمد شاہ
محمد علی
علی نقی
محمد شبیہ حیدر
صابر شاہ
زوار شاہ
ظہور شاہ
کرم شاہ
چن پیر شاہ
جعفر شاہ
حیدر شاہ
سید محبوب شاہ
سید امیر حسین شاہ
صفدر حسین شاہ
نذر شاہ
غلام علی شاہ
چن پیر شاہ
منظور شاہ
سید کرم شاہ
ریاض شاہ
اقبال حسین شاہ
معظم علی
قاسم علی
سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب

(سادات ہمدانی موضع جابہ ضلع خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 155 سے

پیچھے صفحہ نمبر 157 سے
اولاد غوث زماں سید جلال شاہ سرکار بن عنایت علی شاہ بن سید بزرگ شاہ بن بہاون شاہ
سید گل پیر شاہ
سید شاہ شرف
سید موج دریا شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 159 پر موجود ہے)
کرم حیدر شاہ
زمان شاہ
اجمل دریا شاہ
جیون شاہ
خادم شاہ
ہاشم دریا شاہ
چن پیر شاہ
غلام حسین شاہ
ظلِ شاہ
حسن شاہ
سید تنویر حسین شاہ
احمد شاہ
غلام جیلانی
چن پیر شاہ
پیر شاہ
سید ہاشم دریا شاہ
سید مہدی چن شاہ
ملازم شاہ
جیون شاہ
محمد ثقلین
اظہر شاہ
کوکب عمران
برجیس حیدر
عدیل حیدر
سہیل حیدر
وحید حیدر
ولائیت شاہ
چن پیر شاہ
سردار شاہ
سید امیر شاہ
صادق حسین شاہ
اللہ بخش شاہ
غلام مرتضٰی
غضنفر علی
محمد ابراہیم
ذاکر حسین
ناصر حسین شاہ
سید مہر شاہ
محمد اسلم شاہ
سلطان سکندر
گلاب شاہ
سلطان علی
صاحب جلی
شرف شاہ
علمدار حسین شاہ
انوار حسین
اسد عباس
حسن شاہ
غلام محمد شاہ
شیر شاہ
افتاب حیدر
ناطق حسین
افتخار حسین
نادر علی
مراتب حسین
ضمیر حسین
محمد حفیظ شاہ
مراتب علی
زوار حسین
سوار حسین
ریاض حسین
فیاض حسین
الطاف حسین
حسن شاہ
نیاز عباس
کاظم رضا
محمد علی
صفدر شاہ
قلب سجاد
امداد حسین
تنویر حسین
آصف رضا
(سادات ہمدانیہ جلال پور سیداں ضلع خوشاب)

پچھلے صفحہ نمبر 158 سے

پچھلے صفحہ نمبر 153 سے
اولاد سید شاہ شریف محمد بن سید شاہ شہاب الدین بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری
سیدہ سلطان خاتون
(زندہ غائب مزار مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، تحصیل راولپنڈی)
سید فتح محمد
(اولاد صفحہ نمبر 164 پر موجود ہے)
سید رشید محمد
مبارک شاہ
محمد شاہ
مہدی شاہ
سید غفور محمد شاہ
سید موجم شاہ
سید حلیم شاہ
سید گہر شاہ
سید محمود شاہ
سید شاہ فتح نور
(اولاد صفحہ نمبر 163 پر موجود ہے)
سید شاہ زمان
سید قادر بخش
(اولاد صفحہ نمبر 161 پر موجود ہے)
سید غلام شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 162 پر موجود ہے)
سید فیض علی شاہ
سید مہدی شاہ
سید قائم شاہ
سید شیر شاہ
سید ولائیت شاہ
سید مہتاب شاہ
زمان شاہ
حسین شاہ
قائم شاہ
سید سید میر حسن
امام شاہ
ممتاز شاہ
قمر عباس شاہ
تفسیر حسین شاہ
ذاکر حسین شاہ
(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے

(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے
اولاد سید غلام شاہ بن سید محمود شاہ بن حلیم شاہ بن سید موجم شاہ ہمدانی
سید دستار علی شاہ
سید زمان شاہ
مزمل شاہ
مہتاب شاہ
سید چنن شاہ
سید گہر شاہ
فتح شاہ
غلام شاہ
شرف شاہ
بھولا شاہ
حسین شاہ
حبدار حسین شاہ
شبیر شاہ
نواب شاہ
حبدار شاہ
صفدر حسین شاہ
اعجاز شاہ
اقتدار شاہ
شاہ علی زین
کفائیت شاہ
اقارب شاہ
نجف شاہ
سجاد حسین شاہ
سید شاہ حسین
لال شاہ
امیر شاہ
دیوان علی شاہ
نبی شاہ
سید گلفام عباس
سید سفیر عباس
ناطق عباس
معظم عباس
جندا شاہ
سید محمد شاہ
سید مزمل شاہ
سید نوابادشاہ شوری
اقبال شاہ
پہلوان شاہ
انور شاہ
امتیاز حسین شاہ
نواب شاہ
دبیر شاہ
انصار علی
اظہار علی
مزمل شاہ
فیاض شاہ
انصار حسین
صارم عباس
نذر عباس
علی رضا
دلاور شاہ
اظہار شاہ
سید محمد رضا شاہ
سید محمد عباس مہدی
سید حسنات علی
سید صفات علی
(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

(سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں تھانہ چونترہ، ڈاکخانہ روپڑ کلاں، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 160 سے
اولاد سید فتح محمد بن شاہ شریف محمد بن شاہ شہاب الدین
عادل شاہ
خیر محمد
جمال شاہ المعروف معظم شاہ
خوشی شاہ
حیات شاہ (بہادر شاہ)
سید شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 166 پر ہے)
سلطان شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 166 پر ہے)
حسین شاہ
لکھی شاہ
سیف علی شاہ
ثابت علی شاہ
عباس علی شاہ
لعل حسین شاہ
امیر حسین شاہ
شاہ نگاہ
صغیر حسین شاہ
حسن شاہ
سید حسین
فتح نور
سید رسول
کمال شاہ
پیر بخش
عبداللہ شاہ المعروف شاہ زندہ
برہان شاہ
حیدر شاہ
شیر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 165 پر ہے)
شاہ جی
فتح شاہ
بہاول بخش (لاولد)
علی شیر شاہ
عالم شاہ
غلام مہدی
نبی شاہ
جلال شاہ
ہمدانی شاہ
(لاولد)
علی بہادر شاہ
کرم حسین شاہ (لاولد)
شہابل شاہ
شریف شاہ
عالم شاہ
فتح شاہ
عبداللہ شاہ
(لاولد)
امیر عابد شاہ
علمبردار شاہ
منیر حسین شاہ
(لاولد)
امیر حسین شاہ
(لاولد)
پھل پیر شاہ
(لاولد)
اقتدار حسین
سبط الحسن شاہ
ثمر الحسن شاہ
توقیر حسین
سجاد حسین
طاہر حسین
حسین شاہ
حسن شاہ
علی اعجاز شاہ
حسن رضا
شاہد رضا
سید مہدی منتظر عباس
سید محمد عباس
سید علی عباس ہمدانی
ناصر حسین شاہ
انوار حسین شاہ
شمشیر علی شاہ
سالار حیدر
تقی الحسن
توصیف حیدر
جسارت شاہ
صبغت العلی
تحسین علی
احسن علی
محسن علی
(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)
رضا عباس
رضا حیدر
محب عباس
ہادی علی
رضا محمد علی
رضا احمد علی
ریاض حسین
اسرار حسین
قیصر حسین
نسیم حسین
شجاعت حسین
وراثت حسین
(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)
مجاہد حیدر
وصی حیدر

پیچھے صفحہ نمبر 164 سے
اولاد سید شیر شاہ بن عبداللہ شاہ (شاہ زندہ) بن کمال شاہ بن حسین شاہ بن خیر محمد بن فتح محمد بن شاہ شریف محمد رحمتہ اللہ علیہ
شاہ نواز
امام شاہ
مدد شاہ
فتح اللہ شاہ
امیر حسین شاہ
گل حسین شاہ
ستار شاہ
گلاب شاہ
ہمدانی شاہ
مجتبیٰ حسن
آلِ رضا
آل مصطفےٰ
آلِ مرتضٰی
محمد بابر حسن
محمد عدیل حسن
محمد علی حسن
عاطف مصطفٰی
وجاہت مصطفٰی
شفاعت مصطفٰی
نثار حسین
نثار عباس
ذوالفقار حسین
مدثر حسین شاہ
عامر رضا
عون رضا
جواد رضا
ندیم حسین
فہیم حسین
محسن شاہ
احسن شاہ
مبشر شاہ
منظور حسین شاہ
ولایت حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
امجد حسین
ساجد حسین
حامد حسین
اقبال حسین
ساجد علی
طیب حسین
اکرام حسین
اطہر حسین
علی عباس
(سادات ہمدانیہ راہنمہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 164 سے
اولاد سید خیر محمد بن سید فتح محمد بن شاہ شریف محمد
حسین شاہ
(اولاد بیان ہو چکی ہے)
سلطان شاہ
سید شاہ
جمال شاہ المعروف معظم شاہ
(اولاد بیان ہو چکی ہے)
مہتاب شاہ
ولایت شاہ
قربان حسین شاہ
گلاب شاہ
محمد شاہ
گل شاہ
تصدق شاہ
مراتب شاہ
آصف شاہ
مقبول شاہ
منظور شاہ
مجتبیٰ شاہ
آزاد شاہ
دلاور شاہ
واصف حسین شاہ
غلام حسنین شاہ
عمران شاہ
غلام حسنین شاہ
صداقت حسین
شفقت شاہ
عون شاہ
اکبر شاہ
لعل شاہ
سید شاہ
ستار شاہ
مقیم شاہ
علی حیدر شاہ
اعجاز حسین شاہ
اولاد حسین شاہ
علمدار حسین شاہ
ابرار حسین شاہ
افتخار حسین شاہ
ناظر حسن
نیئر عباس
انعام الحسن
ابرار الحسن
فخر الحسن
بدر الحسن
علی حسن
محمد حسن
امیر حسین
مروت حسین
مشتاق حسین
مہدی الحسن
عون الحسن
ہاشم رضا
باقر رضا
عبداللہ مہدی
جعفر شاہ
غلام رضا
محمد رضا
احمد رضا
حسن رضا
موسیٰ رضا
میثم رضا
(سادات ہمدانیہ سووال)
علی رضا
حیدر رضا
محسن رضا
غلام مرتضیٰ
عباس رضا
جعفر رضا
باسط رضا
عمار رضا
سرمد رضا
میثم رضا
فیاض حسین
ریاض حسین
علی شاہ
غلام اکبر
اسد عباس
زاہد حسین
شاہد حسین
علی حماد اکبر
محمد ریاض اکبر
(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 153 سے

اولاد سید محمد حسین بن شاہ شہاب الدین بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی نور اللہ مرقدہ

توضیح ضروری۔ شاہ بقا المعروف باقی شاہ کی اولاد کے جو شجرے ہمیں موصول ہوئے باہم مختلف فیہ ہیں۔ الٰہی بخش سکنہ لاوہ نے برہان شاہ بن شاہ محمد بن شاہ درگاہی بن منور شاہ بن عبدالوہاب شاہ بن شاہ محمد حسین لکھا ہے بعینہٗ یہی شجرہ ہمیں میر حسنین علی شاہ صاحب بن اقبال حسین شاہ مرحوم سے موصول ہوا اسی طرح الٰہی بخش نے قادر شاہ بن علی مدد شاہ بن علی شیر شاہ بن باقی شاہ لکھا ہے۔ سید فاضل شاہ صاحب لاوہ متولی درگاہ شہابل شاہ کے پاس موجود خاندانی شجرہ میں صرف اس قدر تبدیلی ہے کہ عبدالوہاب شاہ کی جگہ عبدالواحد شاہ مرقوم ہے۔ لیکن یہ تمام شجرے بوجوہ غلط ہیں علامہ آغا اقبال حیدر ہمدانی اپنی تحقیق کے مطابق باقی شاہ کے تین بیٹے مدد شاہ، شاہ فتح نور اور شاہ جندوڈا بتاتے ہیں۔

(ثمرہ اختلاف) نقشہ میں موجود شجرہ ہم نے مذکورہ شجروں کی باہم تطبیق سے اخذ کیا ہے اور اسے ہی راجح قرار دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

پیچھے صفحہ نمبر 167 سے
اولا دسید نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ شرف ہمدانی بن شاہ عبدالواحد ہمدانی
نذر شاہ
دامن علی شاہ
بقا شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 169 پر ہے)
لطف شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 170 پر ہے)
مہدی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 171 پر ہے)
چراغ شاہ
نواب شاہ
امام شاہ
امیر حسین شاہ
ولایت شاہ
سلطان شاہ
ولایت شاہ
عنایت شاہ
محمد شاہ
لال شاہ
ستار شاہ
بہادر شاہ
مردان علی شاہ
نہرے شاہ
تصور عباس
ہدایت شاہ
کرم شاہ
عنایت شاہ
امیر حسین شاہ
محمد شاہ
غلام حیدر شاہ
ولایت حسین شاہ
انوار حسین شاہ
امیر حسین شاہ
ولایت شاہ
لیاقت شاہ
ساغر حسین
ضیاء عباس
تاجدار حیدر
سجاد حیدر
جہان شاہ
چن پیر شاہ
فرحت عباس
خاور عباس
آغا سید اقبال حیدر
وقار حیدر
شاہ عبداللہ
عاشق حسین
ذاکر حسین
محمد شاہ
بہادر شاہ
شاہ نور زمان
عطاء اللہ شاہ
کرم شاہ
اصغر شاہ
ارشاد حسین
نوید بہادر
حسنین شاہ
دانیال حیدر
چاہت حسین
شاہ عبدالحق
شاہ عبدالرحمٰن
شاہ احمد سعید
مستنصر حسین
مبصر حسین
باصر حسین
ثاقب حسین
جابر عباس
کاظم عباس
محمد عباس
منتظر حیدر
عبدالعزیز
دلدار حسین
عظمت شاہ
مسعود اظہر عرف کوثر سعید
افتخار الحسین اظہر
مسعود الحسن
محمود الحسن
زاہد الحسن
مجاہد الحسن
ابوالحسن
خاور شاہ
تنویر شاہ
اعتزاز
مسام
فیصل محمود
ہاشم محمود
وقاص حسین
جواد حسین
عادل حسین
محمد علی شاہ
سلطان ابراہیم
عبدالجبار
حبیب الرحمٰن
خرم عباس
حسن عباس
شاہ غلام عباس
تصور حسین
عابد حسین
ناصر حسین
قیصر حسین
واجد حسین
ساجد حسین
صابر حسین
اجمل حسین
تجمل حسین
ناصر حسین
عبداللہ شاہ
وقار شاہ
شاہ عبدالغفار
علی باقر
عمران اکبر
علی اصغر
علی اکبر
سلطان اکبر
(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے
اولاد سید لطف شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد بن محمد حسین بن شاہ شہاب الدین
جہان شاہ
شاہ شرف
حیدر شاہ
مزمل شاہ
دامن شاہ
احمد شاہ
نذر شاہ
عالم شاہ
حیدر شاہ
شہید قطب شاہ
جہان شاہ
لطف شاہ
فیروز شاہ
فدا حسین
تصدق حسین
اظہر عباس
علی عباس
فخر عباس
نورزمان شاہ
چن پیر شاہ
گلاب شاہ
اکبر شاہ
امیر شاہ
الطاف حسین شاہ
گل پیر شاہ
غلام علی شاہ
مجتبیٰ حسن
اشفاق حسین
شاہد رضا
عمران حسین
گل عارف شاہ
حیات الامیر شاہ
فرمان شاہ
تفسیر عباس
تسکین حیدر
کونین حیدر
سبطین حیدر
تراب شاہ
وہاب حیدر
تطہیر عباس
علی رضا
رفعت عباس
کاظم عباس
مظہر شاہ
توقیر شاہ
فرخ عباس
نوشیرواں حیدر
ذوالنورین
حسن شاہ
لسان حیدر
محمد علی
(سادات ہمدانیہ راہنہ سادات تحصیل کلر کہار)

پیچھے صفحہ نمبر 168 سے
اولاد سید مہدی شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بنشاہ شرف بن شاہ عبدالواحد بن محمد حسین بن شاہ شہاب الدین
فیض علی شاہ
سردار شاہ
(تذکرہ اولاد پیچھے موجود ہے)
زمان شاہ
بھاون شاہ
غلام عباس
امیر حیدر شاہ
غلام رضا شاہ
لعل شاہ
قطب شاہ
زمان شاہ
صفدر حسین
محمود حسین
اقبال حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
ابرار حسین شاہ
گلزار حسین شاہ
کاشف رضا
نجم الثاقب
ذیشان حیدر
نہال حیدر شاہ
لعل شاہ
شاہ غلام عباس
وقار حسین
منیر حسین
قاسم علی شاہ
حماد علی شاہ
آصف رضا
مشہال قمر رضا
شمائل رضا
محمود الحسن شاہ
اظہر عباس
فیاض عباس
ظہیر عباس
تنویر عباس
محسن رضا
احمد گلزار
فصیح اقبال
شاہد اقبال
احسن اقبال
مصحب اقبال
عزیز اقبال
سردار شاہ بن مہدی شاہ بن نذر شاہ بن قطب شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد
نیاز علی شاہ
مہتاب علی شاہ
نور شاہ
عجائب علی شاہ
حافظ عاشق حسین
کفایت حسین شاہ
ممتاز حسین شاہ
محمد حسین
محمد علی شاہ
شوکت علی شاہ

پچھے صفحہ نمبر 114 سے

اولادِ سید مقیم شاہ بن زکریا شاہ بن قطب شاہ بن کمال شاہ

یہ حضرات بھی سید شاہ شہاب الدین کی اولاد سے ہیں مگران کے دو تین واسطے نامعلوم ہیں۔

(سادات ہمدانیہ کرڑ تھانہ چونترہ)

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے
اولاد سید سخی شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانی (مزار ڈھڈیال، چکوال میں ہے) بن سید سلطان احمد شاہ بلاول بن سید اسماعیل ہمدانی
شاہ قبول
شاہ کبیر محمد
شاہ جیون
سید حاجی محمد المعروف امین الامت
سید شاہ حیات
شاہ عبدالرحیم
(اولاد صفحہ نمبر 185 پر ہے)
سید محمود شاہ
غوث زماں بابا سید گوہر شاہ ہمدانی
(در بار جھنڈ وسیداں تھانہ چونترہ راولپنڈی)
سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 184 پر ہے)
سید امیر علی شاہ
(اولاد جھنڈ وسیداں
میں امیر علی شال کہلاتی ہے)
(اولاد صفحہ نمبر 182 پر موجود ہے)
غوث زماں سید شاہ سید ولی
(مزار نارنگ سیداں)
سید حلیم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 180 پر موجود ہے)
عنائیت شاہ
جیون شاہ
رحمان شاہ
سید بھولے شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 175 پر ہے)
سید کرم شاہ
سید گولے شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 178 پر ہے)
سید مردان علی
(اولاد صفحہ نمبر 174 پر ہے)
سید شرف علی
(اولاد نارنگ سیداں
میں موجود ہے)
سید بڈھا شاہ
شاہ نور حسین ہمدانی
سید علی مدد شاہ
سید نواب شاہ
دون شاہ
شرف شاہ
غلام شاہ
اعجاز حسین
سید شہزادہ عالم
سید علمدار حسین
سید خورشید عالم
سید نصیر عالم
سید بصیر عالم
سید توقیر عالم
عباس علی شاہ
مہر علی شاہ
خیر علی شاہ
علی رضا
فدا حسین
آغا حسین شاہ
غلام جعفر
ابرار حسین
اقتدار حسین
کرار حسین
وقار حسین
عباس جعفر
حسن جعفر
افتخار جعفر
صغیر جعفر
طیار جعفر
مجتبیٰ جعفر
(سادات ہمدانیہ ڈھڈیال تحصیل چکوال)

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولاد سید مردان علی بن سید کرم شاہ بن سید شاہ سید ولی بن سید محمود شاہ
سید گل حسن شاہ ہمدانی
(مدفن شاہ پور سادات ہمدانیہ چکوال)
سید جوت علی شاہ
سید خیرات علی شاہ
سید امام علی شاہ
سید حیات علی شاہ
سید چٹن شاہ
سید حیدر شاہ
سید غلام شاہ
سید زمان شاہ
سید شرف شاہ
سید غلام شاہ
سید امیر شاہ
سید بھون شاہ
سید عباس علی شاہ
سید حیات شاہ
سید زمان شاہ
سید فتح شاہ
سید ستار علی شاہ
سید منظور حسین
سید جوت علی شاہ
سید قربان شاہ
سید امداد حسین شاہ
سید محمد علی اکبر
سید ممتاز حسین
سید اقرار حسین
سید غلام عباس
سید عمران حیدر
سید عابد حسین
سید فدا حسین
سید نثار حسین
حسن رضا
باقر رضا
نوید رضا
اسد عباس
سید نذر حسین
سید فضل شاہ
امداد حسین
ناصر حسین
کوثر حسین
سید وراثت حسین
سید زوار حسین
سید فدا حسین
سید طاہر حسین
سید صفدر حسین
سید تقویم طاہر
سید محسن طاہر
سید ریاض حسین
سید اقبال حسین
سید مختار حسین
سید عاشق حسین شاہ
سید الطاف حسین
سید ساجد عباس
سید قمر عباس شاہ
جواد حسین
ساجد حسین
واجد حسین
سید قاسم عباس
عزادر حسین
دبیر حسین
محمد ذوہیر
محمد جعفر
علی وجدان
سید کاظم عباس
سید علی عباس
سید نسیم عباس
سید رضی عباس
الطاف حسین
سید محمد عباس
محمد علی رضا
عاشق عباس
سید غلام رضا شاہ
سید محبت حسین شاہ
سید سجاد حسین شاہ
سید اقتدار حسین شاہ
سید طیب سجاد شاہ
سید محمد نقی عباس شاہ
عون عباس
تقی عباس
(سادات ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال)

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولاد سید بھولے شاہ بن سید شاہ سید ولی بن سید محمود شاہ بن سید محمد امین الامت
قطب شاہ
لطف شاہ
سید شاہ محمد غوث
(اولاد صفحہ نمبر 177 پر ہے)
سید فتح نور شاہ
نادر شاہ
فتح شاہ
الفت حسین شاہ
نیاز علی شاہ
عبداللہ شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 176 پر ہے)
شیر شاہ
بڈھے شاہ
باغ علی شاہ
امام شاہ
مبارک شاہ
زمان شاہ
حیات شاہ
بھون شاہ
ھادی شاہ
امیر شاہ
قربان شاہ
زوار حسین شاہ
رنگے شاہ
بہادر شاہ
نور شاہ
عبداللہ شاہ
تنویر حسین شاہ
حیدر شاہ
مردان شاہ
شرف شاہ
جوت علی شاہ
غلام عباس شاہ
مظلوم حسین شاہ
محسن عباس
اختر عباس
ساجد شاہ
زاہد عباس
وقار حیدر
ذاکر نذر حسین شاہ
صابر حسین شاہ
محبت حسین شاہ
حسنین شاہ
شبیر حسین شاہ
منتظر عباس
ضامن عباس
حسن عباس
عامر عباس
اسد عباس
وجاہت علی
ذیشان علی
زین علی
حماد علی
ممتاز حسین
عابد حسین
نور شاہ
باقر حسین
شفقت عباس
کامران حیدر
سادات ہمدانیہ جھنڈ و سیداں
پہلوان شاہ
سید احمد شاہ
منظور حسین شاہ
نذیر حسین شاہ
اقرار حسین شاہ
علی رضا
حسنین رضا
احسان رضا
شفقت عباس
قمر عباس
غیور عباس
سادات ہمدانیہ موضع چہان تھانہ چونترہ
امجد حسین
مختیار علی
مقصود علی
محمود الحسن
زاہد عباس
راحت عباس
انیس حیدر
شکیل حیدر
نفیس حیدر
اسد رضا
عمران حیدر
ذیشان حیدر
جواد الحسن
سادات ہمدانیہ میرا شریف چکری روڈ راولپنڈی
زیب امجد
علی امجد

پیچھے صفحہ نمبر 175 سے

پیچھے صفحہ نمبر 175 سے

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولاد سید گولے شاہ بن سید شاہ سید ولی بن محمود شاہ بن حاجی محمد امین الامت
لعل شاہ
شاہ نواز
(اولاد صفحہ نمبر 179 پر ہے)
اگر شاہ
نادر شاہ
الف شاہ
احمد شاہ
مقبول حسین
محمد شاہ
الطاف حسین
کفائیت حسین
زیدی شاہ
ثقلین شاہ
مجتبیٰ شاہ
حیدر شاہ
علی شاہ
کبیر شاہ
نواب شاہ
لعل شاہ
بھون شاہ
غلام علی شاہ
محمد حسین شاہ
شاہ مقصود
رضی
حسن
گلاب شاہ
جوت علی شاہ
چنن شاہ
ضمیر حسین شاہ
محمد سبطین
شبیر حسین
تصدق حسین
شباب علی
فخر علی
حامد علی
زین علی
محبّ علی
ظل عباس
ظل علی
تصور عباس
منتظر عباس
فہیم عباس
وسیم عباس
گلزار حسین شاہ
کرنل نذر حسین شاہ
شاہ علی قدر
سادات ہمدانیہ جھالہ میروال نزد ڈھڈیال چکوال

پیچھے صفحہ نمبر 178 سے

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولاد سید حلیم شاہ بن سید محمود شاہ بن سید محمد امین الامت
سید اکرم شاہ
سید نذر شاہ
سید مخدوم شاہ
امام شاہ
غوث الزماں بابا سید مہدی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 181 پر موجود ہے)
عالم شاہ
مبارک شاہ
سید جوار شاہ
عباس علی شاہ
جہان شاہ
غلام شاہ
فتح شاہ
شہابل شاہ
گلاب شاہ
منظور حسین
عنائیت حسین شاہ
زوار شاہ
غلام شاہ
ارشاد حسین شاہ
شیراز شاہ
قادر شاہ
شبیر شاہ
فیض علی شاہ
مردان شاہ
کرامت شاہ
شاہ جی
زاہد شاہ
اعجاز شاہ
سید فتح شاہ
امیر شاہ
جیون شاہ
چٹن شاہ
بڈھے شاہ
قربان شاہ
فرمان شاہ
محمد حسین شاہ
زوار شاہ
سید فضل عباس شاہ
نذر حسین شاہ
منظور حسین شاہ
مجتبیٰ حسین
مستجاب حسین
طاہر شاہ
ملازم شاہ
عاشق حسین شاہ
منتظر مہدی
نصرت عباس
علمدار حسین شاہ
غیور عباس
نعیم عباس
قلب عباس
آصف حسین
واصف حسین
سید مبشر شاہ
سید ظہیر شاہ
خاور شاہ
کرنل محمد عباس شاہ ہمدانی
(سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں)

پیچھے صفحہ نمبر 180 سے

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولاد سید امیر علی شاہ بن سید گوہر شاہ بن سید حاجی محمد امین الامت
سید امام علی شاہ
سید جمال شاہ ہمدانی
سید بھنے شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 183 پر ہے)
محمد شاہ
دولہے شاہ
زمان شاہ
شہابل شاہ
بڈھے شاہ
امیر شاہ
فضل حسین
محمد شاہ
گلاب شاہ
غلام حسین
شاہ علی مدد
امیر شاہ
غلام حسین شاہ
شبیر حسین
مظلوم حسین
ملازم حسین
سبط الحسن
رضا علی
ضمیر الحسن
شبیر حسین
حسنین عباس
ثقلین عباس
توصیف عباس
آصف رضا
قاسم رضا
عاصم رضا
توقیر عباس
صفیر عباس
انیس الحسن
ابن حسین
ابن حسن
علی حیدر
شاہ زیب
فخر عباس
عزادار عباس
نقی عباس
غیور عباس
خاور عباس
بہادر شاہ
قربان شاہ
نیاز علی شاہ
نادر شاہ
نواب شاہ
بھون شاہ
بہادر شاہ
دولہے شاہ
سیدن شاہ
نواب شاہ
حیدر شاہ
محسن عباس
اظہر عباس
دامن علی
قلب عباس
فضل عباس
سیدن شاہ
امیر حسین
تصدق حسین
عباس علی
غلام حسین
شاہ سوار
معترف شاہ
اقتدار شاہ
اشفاق حسین
فدا حسین شاہ
عابد حسین
اصغر حسین
صغیر حسین
توقیر حسین
تنویر حسین
تقی عباس
فرمان شاہ
نادر شاہ
عالم شاہ
سادات ہمدانیہ پنڈ ملہو چکری روڈ

پیچھے صفحہ نمبر 182 سے
اولاد سید بھنے شاہ ہمدانی بن امام علی شاہ بن سید امیر شاہ بن سید گوہر شاہ ہمدانی
مبارک شاہ
مہدی شاہ
کاظم شاہ
امام علی شاہ
نور حسن شاہ
شاہ علی مدد
کریم شاہ
گل حسن شاہ
باغ علی شاہ
قطب شاہ
بزرگ شاہ
دون شاہ
سوار شاہ
بلھے شاہ
زمان شاہ
شرف شاہ
غلام حسین شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
شبیر شاہ
گلاب شاہ
محبوب حسین
چنن شاہ
عاشق حسین
حسین شاہ
عالم شاہ
سجاد حسین
زاہد حسین
اکبر شاہ
امام شاہ
چنن شاہ
فضل شاہ
عابد شاہ
حیدر شاہ
کبیر شاہ
نادر شاہ
جہان شاہ
علی وقاص
محمد عباس
بہادر شاہ
شرف شاہ (چک نمبر 89/WB وہاڑی منتقل ہو گئے)
سید چنن شاہ نمبردار
امام شاہ
بہادر شاہ
الف شاہ
امام شاہ
بہادر شاہ
قاسم شاہ
امیر عالم شاہ
غلام حیدر شاہ
امیر شاہ
سیدن شاہ
نور حسن
فدا حسین
سادات ہمدانیہ
89/WB وہاڑی پنجاب
عزیز شاہ
قربان شاہ
عبدالعزیز شاہ
لعل حسین شاہ
احمد شاہ
محسن شاہ
تقی حیدر
سجاد حیدر
الطاف شاہ
محمود علی
مظہر شاہ
وحید الحسن
جعفر عباس
وسیم عباس
محمود الحسن
غلام حسین شاہ
غوث علی
حمائل عباس
اجلال حیدر
کمیل حیدر
عبدالعزیز شاہ
احمد حسن
محمد مہدی
اکبر علی
صغیر حسین شاہ
فضل عباس شاہ
غلام عباس
سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں راولپنڈی
فتح علی شاہ
محمد ابن عباس
محسن
ناصر
علی مہدی

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے

پیچھے صفحہ نمبر 173 سے
اولادسید شاہ عبدالرحیم بن شاہ اسحاق نوری پاک بن سلطان احمد شاہ بلاول
سید شاہ رفیع
(اول آمد ہرنیالی سیداں تھانہ چونترہ)
غوث زماں حضرت نورحسن شاہ
(مزار موضع نیلا تھانہ چونترہ)
سید سید میر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 186 پر ہے)
سید معصوم علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 188 پر ہے)
گلو شاہ
(اولاد ہرنیالی میں ہے)
سید امیر شاہ
سید زمان شاہ
(مزار امام بارگاہ میں ہے)
سید بہاول شاہ
امام شاہ
غوث زماں حضرت گل شاہ
(مزار ستیانہ روڈ فیصل آباد)
غوث زماں حضرت سید زمان شاہ
(مزار مندرہ میں ہے)
امیر شاہ
حسن شاہ
سید صفدر حسین شاہ
(گدی نشین دربار نیلا)
نذر شاہ
مختار شاہ
الطاف شاہ
(سادات ہمدانیہ مندرہ)
پیر اکبر شاہ
(مزار چک 213 تحصیل وضلع جھنگ)
چن پیر شاہ
عباس شاہ
ذیشان عباس
عدیل عباس
شرجیل عباس
رضا عباس
سید منظور شاہ
سید چن پیر شاہ
امیر شاہ
فدا شاہ
سجاد شاہ
زاہد حسین شاہ
حسنین شاہ
ملازم شاہ
صغیر شاہ
غلام حسین شاہ
دستار علی شاہ
مختار حسین شاہ
ناظم حسین شاہ
توقیر حسین شاہ
ضمیر حسین شاہ
زاہد حسین شاہ
(سادات ہمدانیہ نیلا، ہرنیالی سیداں اور مندرہ)

پیچھے صفحہ نمبر 185 سے

پیچھے صفحہ نمبر 186 سے

پیچھے صفحہ نمبر 185 سے
اولاد سید معصوم علی شاہ بن سید شاہ رفیع ہمدانی بن سید شاہ عبدالرحیم
سید سوار علی شاہ
سید نواب علی شاہ
سید ولائیت علی شاہ
سید امیر علی شاہ
سید حسن علی شاہ
سید امام علی شاہ
سید مہر شاہ
قربان شاہ
سید منظر علی شاہ
ریاض حسین شاہ
شبیر حسین شاہ
سید سرشار حیدر
سید اسرار حیدر
سید افکار حیدر
امر عباس
ظل علی
بلال حیدر
اقبال حیدر
اظہار حیدر
ذوالفقار حیدر
وقاص حیدر
افتخار حسین
وقار حیدر
افضال حیدر
زوار حیدر
ثمر عباس
امیر امام ہمدانی
علی امام
حیدر امام
سید محمد تاج
امتیاز حسین
عامر علی شاہ
نوازش علی شاہ
شرف شاہ
عاشق شاہ
غلام علی شاہ
ناظم حسین شاہ
مختیار شاہ
سید تصدق حسین شاہ ہمدانی
سادات ہمدانیہ چک امرال تھانہ چونترہ راولپنڈی

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے
اولاد سید شاہ عبداللہ ہمدانی (مزار دندہ شاہ بلاول میں ہے) بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی
علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 190 پر ہے)
جان محمد
سید شاہ محمد ہمدانی
سید لطف علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 200 پر ہے)
سید شاہ عبدالہادی
(اولاد صفحہ نمبر 207 پر ہے)
حضرت شاہ عبداللطیف ہمدانی
سید بہاون شاہ
امام الدین المعروف غوث بادشاہؒ
سید شاہ فتح نور ہمدانی
عاقل شاہ (اولاد صفحہ نمبر 199 پر ہے)
مخدوم شاہ
سید بہار شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 191 پر ہے)
سید شاہ سیال شکر گنج
(اولاد صفحہ نمبر 194 پر ہے)
غلام شاہ
صفت شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 194 پر ہے)
سید آگر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 195 پر ہے)
نور شاہ
سید بزرگ شاہ
غازی شاہ
مبارک شاہ
مزمل شاہ
عبداللہ شاہ
محمد شاہ
شاہ نواز ہمدانی
لطیف شاہ
بزرگ شاہ
قطب شاہ
سید فتح شاہ
شبیر شاہ
محبوب شاہ
ولائیت شاہ
بزرگ شاہ
غلام عباس شاہ
سید باقر علی شاہ
منظور حیدر
غلام علی
سید علی شاہ
ڈاکٹر جواد
حلم رضا
لعل بادشاہ
قطب شاہ
عارف حسین
عامر حسین
عمران حسین
علیم حسین
محبوب علی
علی رضا
علی حسین
حسن زین
بابر علی
شہریار علی
مختار حیدر
اسرار حیدر
علی عابد
وقار حیدر
علی حسین
علی ابراہیم
علی اسماعیل
کمال شاہ
حسن شاہ
غلام شاہ
بزرگ شاہ
(عقد اول سے)
برہان شاہ
(عقد ثانی سے)
مہدی شاہ
چمن پیر شاہ
غلام شاہ (لاولد)
منظور علی شاہ
عبدالغفار شاہ
غلام نبی شاہ
الفت حسین شاہ
شہزاد علی
نسیم علی
مجاہد علی
عابد حسین
وراثت علی شاہ
تنویر عباس خاور
غفار یاسر
عزادار موسیٰ رضا
امانت علی شاہ
وجیہہ الحسن
حسین شاہ
ولائیت شاہ
ہدایت شاہ
عنائیت شاہ
بودے شاہ
بزرگ شاہ
ولائیت شاہ
حسین شاہ
خادم حسین شاہ
کفایت حسین
آفتاب حسین
عقیل حسین
شباب
عنایت حسین
صفدر حسین
اعتزاز حسین
محمد شبیہہ الحسن
قلب حسین
برہان شاہ
شفقت حسین
نفاست علی
عمران علی
علی رضا
محمد منتظر مہدی
(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

پچھلے صفحہ نمبر 189 سے

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے
اولاد سید بہار شاہ بن سید شاہ فتح نور بن سید شاہ عبداللطیف ہمدانی
سید کریم شاہ
سید رحمان شاہ
دامن شاہ ہمدانی
سید بہاون شاہ
سید شاہ نواز
سید شیر شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 193 پر ہے)
حسین شاہ
شاہ شہابل
احمد شاہ
کریم شاہ
زمان شاہ
جہاں شاہ
ولائیت شاہ
نور احمد شاہ
فضل شاہ
سیدن شاہ
مرید حیدر شاہ
امیر حسین شاہ
محبوب شاہ
بہادر شاہ
سیدن شاہ
شیر شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 192 پر ہے)
پیر شاہ
امیر حسین شاہ
محمد شاہ
غلام رضا شاہ
امیر انور شاہ
لیاقت علی شاہ
اسد علی شاہ
آصف علی شاہ
غضنفر علی شاہ
حماد علی
سید احمد سلطان
سید حیدر شاہ
سید زمان شاہ
لعل شاہ
اختر حسین شاہ
اصغر علی شاہ
نور حسین شاہ
جیون شاہ
محمد شاہ
کرم شاہ
اورنگزیب شاہ
محمد رضا شاہ سرمد
شاہ نواز ہمدانی
غلام شبیر شاہ
منظور شاہ
سجاد شاہ
جعفر شاہ
کریم حیدر شاہ
حسین شاہ
محمد عباس
بہادر شاہ
سکندر شاہ
تنویر
فخر
صابر حسین
شاکر حسین
سید مہدی شاہ
سید مزمل حسین شاہ
حیدر علی
حامد علی
منور حسین شاہ
کرم شاہ
ولائیت شاہ
سبط رضا
جعفر حسین
باقر علی
ظفر علی
ظل شاہ
سید سرور حسین
جرار مہدی رضا
مجاہد شاہ
صابر شاہ
سید عامر
سید محمد کمیل مراد رضا
سید محمد صالح صائم رضا
سید علی ضیغم
سید علی میثم
سید علی افطس
نور حسین شاہ
عابد حسین
ساجد حسین
محمد مہدی رضا
سید عباس مہدی رضا
سید عون
ضامن عباس
محمد رضا
محمد عباس
سید آغا حسین شاہ
سید سعادت علی
سید محمد علی
سید علی ابوطالب
سید ابوتراب
سید ابوالحسن
علی عاصم
علی بریر
علی عابس
زہیر
یاسر
حسن
مشتاق حسین شاہ
سید علی اصغر
سید قاسم
شفقت رضا
محمد رضا
کوثر
رضا
دبیر
سید عون
سید سہیل
ثاقب رضا
سید بدر ضیا
سید خاور حسین
سید آل علی
سید آل محمد
سید حمزہ
علی حسن
علی مرتضیٰ
علی صبیح
رائب علی
مجتبیٰ شاہ
انیس شاہ
تصنیف شاہ
معظم شاہ
محمد عباس
سید نور حسین شاہ
علی عباس
(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

پچھلے صفحہ نمبر 191 سے

پچھلے صفحہ نمبر 191 سے

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے
اولاد سید شاہ سیال شکر گنج بن شاہ فتح نور بن سید شاہ عبدالطیف ہمدانی
سید قطب شاہ
نبی شاہ
سید مبارک شاہ
سید تیغ بہادر
کرم حسین شاہ
بزرگ شاہ
بورے شاہ
گوہر شاہ
سرور شاہ
امیر انور شاہ
سید شاہ حسین
ارشاد حسین شاہ
ابرار حسین شاہ
خادم حسین شاہ
ملازم حسین شاہ
مہدی شاہ
محمد شاہ
ابصار عباس
علی عمران
رضوان علی شاہ
کامران
سید مختیار حیدر شاہ
سید صفدر شاہ
امر عباس
عزم عباس
ایقان علی شاہ
سید نوازش علی شاہ
وقار
سید رضی حیدر
سید ابرار حیدر
ازن علی
محمد علی عباس
رضا علی
سخاوت عباس شاہ
سعادت علی شاہ
کرنل اصغر علی شاہ
کرار حیدر
دانش حیدر
کرم شاہ
محمد شاہ
ولائیت شاہ (دہلی)
فضل شاہ
مہر شاہ
احمد شاہ
گلاب شاہ
علی مدد شاہ
شاہ نواز شاہ
کامران
غلام جیلانی
مبارک شاہ
غلام مصطفےٰ
ہادی
فراز
شعیب
آدم
علی حسن
محسن علی شاہ
لیاقت علی شاہ
ناصر حسین شاہ
امداد شاہ
حبیب شاہ
مجاہد عباس شاہ
اسد علی شاہ
سید ریاض عباس شاہ
احسان رضا
عمران
حسین عباس
فائز عباس
شبیہہ حیدر
علی حیدر
زین ہمدانی
علی حسین
حسن عباس
مہدی رضا
الطاف حسین شاہ
غلام عباس شاہ
کرنل غلام شبیر شاہ
(سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)
عارف حسین شاہ
ڈاکٹر محمد علی
نقی شاہ
سید رضا شاہ
میجر ضیاء شاہ
اولاد سید صفت شاہ بن فتح نور شاہ بن لطیف شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن شاہ بلاول قدس سرۃ
چراغ شاہ
محمد شاہ
ستار شاہ
سلطان شاہ
برہان شاہ
فقر شاہ
نیاز علی شاہ
غلام علی اکبر شاہ
منور علی شاہ
علامہ زوار حسین ہمدانی
ایک دختر
ذوالفقار علی شاہ
اقتدار علی شاہ
افتخار علی شاہ
صفدر علی شاہ
محمد علی شاہ
عمار یاسر
حسن جواد
علی جواد
محمد جواد
حسن رضا
دو دختران
علی مقداد
حسین مہدی
محمد باقر
نجم الثاقب شاہ
ایمن علی شاہ
ایک دختر
ہادی الحسن
مرتضی علی
موسیٰ رضا
محسن رضا
ایک دختر
محمد مہدی

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے

پیچھے صفحہ نمبر 195 سے
اولاد سید عبداللہ شاہ بن سید آگر شاہ بن سید فتح نور بن سید شاہ عبدالطیف ہمدانی
سید حاجی
سید عبداللہ شاہ
بہادر شاہ
بزرگ شاہ
سید عباس شاہ
سید محمد شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 197 پر موجود ہے)
خیر شاہ
محبوب شاہ
رحمت شاہ
وحید عباس شاہ
زور محمد
محمود الحسن
اسد محمود
محبوب الحسن
محمد علی
ہدایت شاہ
حاجی شاہ
غلام اکبر علی
زبیر الحسن
فضل حسین شاہ
مزمل شاہ
شاہ سلطان
الطاف حسین شاہ
علی اصغر شاہ
کرم شاہ
سید امیر شاہ
ابرار شاہ
مشتاق شاہ
کرم عباس شاہ
اشتیاق شاہ
وسیم عباس شاہ
سید احمد شاہ
محمد شاہ
سید نعیم رضا
جنید رضا
احمد عباس شاہ
زین شاہ
حسین شاہ
سید امام شاہ
امیر انور شاہ
ساجد شاہ
سید نبیل امام
(سادات ہمدانیہ موضع میال تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 196 سے

پیچھے صفحہ نمبر 195 سے
اولاد سید حسن شاہ بن آگر شاہ بن فتح نور شاہ بن لطیف شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن شاہ بلاولؒ
بہادر شاہ
سید شاہ
فتح شاہ
شاہ عبداللہ
شاہ محمد شاہ
لعل شاہ
مرید شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
شاہ زمان
محمد حنفی شاہ
شاہ نواز
غلام علی شاہ
امیر شاہ
فلاطا شاہ
غوث شاہ
غلام شاہ
بہاول شاہ
شرف شاہ
محمد حسین شاہ
کرم شاہ
بہادر شاہ
محمد شاہ
لعل شاہ
نوری پیر شاہ
فضل شاہ
حاجی شاہ
رنگ شاہ
محمد شاہ
امام شاہ
ستار شاہ
بہاول شاہ
مزمل شاہ
کریم شاہ
عاقل شاہ
رضوان شاہ
علامہ سبطین شاہ
رؤف شاہ
اکبر شاہ
عالم شاہ
ناصر حسین شہید
امداد حسین
احمد کبیر
نذیر حسین
ضمیر حسین
امیر حمزہ
تقی شاہ
نعیم شاہ
تیمور شاہ
اورنگزیب
مظہر حسین شاہ
محمد حسین شاہ
ریاض حسین شاہ
مقدر شاہ
حاجی امیر شاہ
اجمل شاہ
سردار شاہ
دلدار شاہ
عاطف شاہ
آصف شاہ
غفار شاہ
عباس شاہ
واجد شاہ
بہادر شاہ
شیر شاہ
گلاب شاہ
عالم شاہ
ڈاکٹر نیاز محمد
ہادی شاہ
مجتبیٰ شاہ
مہدی شاہ
علی عباس
موسیٰ رضا
مختیار حسین
شفقت حسین
مجاہد حسین
شرافت حسین
تحسین رضا
محسن رضا
ذیشان حیدر
حافظ شبر رضا
عاطف رضا
قاسم رضا
گلاب شاہ
مہدی شاہ
لعل شاہ
سید امیر شاہ
سید الظفر شاہ
افتخار حسین شاہ
مختیار حسین شاہ
ذوالفقار حیدر
تبسم رضا
حامد رضا
علی رضا
حیدر شاہ
شرف شاہ
قاسم شاہ
پیر میاں شاہ
فتح شاہ
حسین شاہ
پیرولائیت شاہ
چن پیر شاہ
گل پیر شاہ
عاشق حسین
منظور حسین
حیدر شاہ
اعجاز حسین
اشفاق حسین شاہ
قاسم علی شاہ
صفدر حسین
افطار حسین
فہیم شاہ
ارشاد حسین
عاشق حسین
اکبر علی
زبیر حسین
اکبر رضا
معظم علی شاہ
ضامن عباس
حسرت عباس
نجف علی
سہیل قاسم
محمد علی شاہ
کامران زبیر
خرم زبیر
علی عباس
قاسم علی
اصغر علی
حماد عباس
حسنات عباس
کامران عباس
محمد علی
اعزاز حیدر
سادات ہمدانیہ وسنال سگھر، میال تلہ گنگ

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے
اولاد سید بہاون شاہ بن شاہ محمد بن شاہ عبداللہ بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرۃ العزیز
عاقل شاہ
کریم حیدر شاہ
بڈھے شاہ
کریم حیدر شاہ
امیر حیدر شاہ
جہان شاہ
حافظ سید محمد شاہ
حافظ فیض علی شاہ
امان علی شاہ
حافظ امیر حیدر شاہ
ثقلین حسین
تصور حسین
چن بادشاہ
لعل بادشاہ
حیدر علی
مرتضیٰ علی
عون
ذیشان
حافظ دانش رضا
(فاضل نجف)
فراز موسیٰ
منتظر مہدی
وقار حیدر
محمد علی
مجتبیٰ حیدر
ضیغم عباس
آفتاب حیدر
سجاد حیدر
اظہر علی
عقیل حیدر
سبط حسن
میثم عباس
زین
اسرار حیدر
جرار حیدر
عدنان حیدر
امان علی
نور شاہ
حیدر شاہ
غلام جیلانی شاہ
غلام شاہ
سید امیر حمزہ
عباس شاہ
محبوب ربانی
حاجی نور شاہ
اظہر عباس
کاظم عباس
صفی الدین
نصیر الدین
حاجی مختیار حسین
مہتاب جیلانی
شاکر حسین
غوث علی
آفتاب
شاہویز
شاہزیب
کرم شاہ
مفتی عبداللہ شاہ
(حکیم) انور شاہ
صابر حسین
اقبال حسین
حسن عباس
علی عباس
علامہ سلطان محمد شاہ
شبیر حسین
صفدر حسین
ضیاء اللہ شاہ
عبیداللہ شاہ
فدا حسین
کرم حسین
نور حسین شاہ
پیر ولایت شاہ
نور محمد شاہ
زبیر شاہ
قاسم شاہ
حسین شاہ
عبدالرزاق
صفدر حسین شاہ
شاہ عزیز
علی احمد شاہ
آصف شاہ
سادات ہمدانیہ چکی پنڈی گھیب و نکا پنڈی گھیب و میال

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے
اولاد سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری
سلطان علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 201 پر موجود ہے)
شان علی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 202 پر موجود ہے)
سید امام علی شاہ
سید باقر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 203 پر موجود ہے)
سید بڈھا شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 204 پر موجود ہے)
سید عبداللہ شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 206 پر موجود ہے)
سید شبیر شاہ
سید لکھن شاہ المعروف لکھی شاہ
حسین شاہ
زمان شاہ
کریم شاہ
عنائیت شاہ
جعفر شاہ
شاہ غلام حیدر
امیر حیدر شاہ
امیر شاہ
سجاد شاہ
گل پیر شاہ
اعجاز شاہ
ابرار شاہ
ثقلین شاہ
فضل شاہ
صدق شاہ
زوار شاہ
فضل شاہ
غلام علی شاہ
نادو شاہ
امیر شاہ
عالم شاہ
بہاول شاہ
نادو شاہ
شاہ علی گوہر
فدا شاہ
فضل شاہ
کریم شاہ
عالم شاہ
مقبول شاہ
انور شاہ
امداد شاہ
عطا شاہ ہمدانی
شبیر شاہ
رحمت شاہ
قاسم رضا
قمر سجاد شاہ
ظفر عباس
صفدر شاہ
ریاض حسین
علی جواد
علی مجتبیٰ
توقیر شاہ
نجم الحسن
غمگین شاہ
اکبر شاہ
اعجاز شاہ
غلام اصغر شاہ
زوار شاہ
فدا شاہ
فضل عباس
مشاق حسین
ذوالفقار علی
امیر مختار
مصطفیٰ علی
حیدر علی
محمد عبداللہ
حسین علی
علمدار عباس
(سادات ہمدانیہ میاں سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے
اولاد سید سلطان علی شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی
سید شاہ نواز
سید داؤن شاہ
بھون شاہ
امیر شاہ
سید حسن شاہ
سرور شاہ
حسین شاہ
سید نگاہ حسین شاہ
ناصر شاہ
شبر شاہ
صغیر شاہ
سیدن شاہ
دیوان شاہ
حیدر شاہ
گلاب شاہ
بھولا شاہ
اکبر شاہ
الف شاہ
بودے شاہ
غلام شاہ
پہلوان شاہ
ولائیت شاہ
گلاب شاہ
برہان شاہ
سید شیر شاہ
سید غلام حسین شاہ
اقبال شاہ
اورنگزیب شاہ
سید الطاف حسین شاہ
منظور حسین شاہ
کفائیت شاہ
نذر شاہ
(سادات ہمدانیہ میاں سیداں، تھانہ چونترہ، تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے
اولادسید باقر شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی
سید حیدر شاہ
نادر شاہ
لعل شاہ
قاسم علی شاہ
بزرگ شاہ
(زیارت بائیں کلرسیداں)
حسن شاہ
مدت شاہ
نادر شاہ
فضل شاہ
بہادر شاہ
آبادانی شاہ
نگاہ علی شاہ
محمد شاہ
نادو شاہ
گلاب شاہ
امیر شاہ
فتح شاہ
غازی شاہ
میر شاہ
جعفر شاہ
عاشق شاہ
چن پیر شاہ
نذیر حسین شاہ
غلام اصغر شاہ
افتخار حسین شاہ
(حال ساکن بائیں سیداں
کلرسیداں راولپنڈی)
عباس علی شاہ
چن شاہ
عالم شاہ
صابر شاہ
عابد شاہ
محمد حسین شاہ
لعل شاہ
عاشق شاہ
نذیر شاہ
ناصر شاہ
شیر شاہ
غلام عباس شاہ
سونڑا شاہ
گل پیر شاہ
داؤن شاہ
شاہ زمان
بھون شاہ
امیر شاہ
امیر افضل شاہ
جیون شاہ
صیدی شاہ
جیان شاہ
شرف شاہ
بہادر شاہ
ذاکر شاہ
مشکور شاہ
باقر شاہ
اقبال شاہ
نواب شاہ
طالب شاہ
ظل حیدر
سجاد شاہ
مختار حسین شاہ
یوسف شاہ
منظور شاہ
تصور شاہ
سبطین شاہ
قمر شاہ
ثقلین شاہ
کامران شاہ
عمران شاہ
(سادات ہمدانیہ میال سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

(سادات ہمدانیہ میاں سیداں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 204 سے

پیچھے صفحہ نمبر 200 سے
اولاد سید عبداللہ شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی
سید کرم شاہ
سید حیات شاہ
حسن شاہ
عنایت شاہ
خیر شاہ
نواب شاہ
نادر شاہ
چن پیر شاہ
شاہ نذیر
تصدیق شاہ
ناظم شاہ
سلطان شاہ
ولائت شاہ
سید فتح شاہ
زمان شاہ
جواہر شاہ
سید امیر شاہ
محبوب شاہ
تصور عباس شاہ
ناصر عباس شاہ
زوار شاہ
انوار شاہ
(سادات ہمدانیہ تھانہ چونترہ میال سیداں تحصیل راولپنڈی)
(شجرہ بمطابق ریکارڈ پٹوار خانہ بوساطت سید عطا شاہ ہمدانی)

پیچھے صفحہ نمبر 189 سے
اولاد سید شاہ عبد الہادی بن سید شاہ عبداللہ بن سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری
سید آغا علی مدد شاہ
قطب القطاب سید سخی نامدار شاہ زندہ غائب
(فنافی الوجود تھے مزار پنڈ رتھانہ چونترہ ،میال سیداں تحصیل راولپنڈی)
سید شاہ عبداللہ ثانی
سید شاہ انور ہمدانی
سید غلام شاہ
قطب الاقطاب سید سخی گل حسن شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 209 پر موجود ہے)
قطب الاقطاب سخی شاہ معظم ہمدانی
(مزار میرا بیگوال سمبلی ڈیم سمبلی ڈیم روڈ
اسلام آباد المعروف چمٹیاں پھلاں سرکار)
برہان شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 208 پر موجود ہے)
سید حلو شاہ
قطب شاہ
کرم شاہ
مکھن شاہ
سوہنا شاہ
میرافسر شاہ
جیون شاہ
جوت علی شاہ
عباس علی شاہ
امیر عالم شاہ
سید بھولے شاہ
سید نئیر عباس
سید نامدار حیدر شاہ ہمدانی
سید شاہ ولی شاہ
پیر شاہ کلا
امیر شاہ کلا
بھولے شاہ
حسین شاہ کلا
نادر شاہ
قربان شاہ
آغا شیرین
آغا ظفر شاہ
عبداللہ شاہ
سید فضل حسین شاہ
مظہر شاہ
مختار شاہ
منور شاہ
نذر شاہ
طاہر شاہ
وحید شاہ
مبین
انوار شاہ
ظفر شاہ
ظہیر شاہ
شاہد عباس
اظہر شاہ
سفیر شاہ
دبیر شاہ
سید زین علی شاہ ہمدانی
(سادات ہمدانیہ تھانہ چونترہ میال سیداں تحصیل راولپنڈی)

پچھلے صفحہ نمبر 207 سے

(قلمی نسخہ سادات ھمدانیہ الحسینیہ ہرڑ تحصیل چکوال و چکوال شہر محلّہ لائین پارک)

پیچھے صفحہ نمبر 207 سے
اولاد سید سخی گل حسن شاہ بن سید شاہ انور بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالہادی
(مزار شریف موضع پھلگراں بہارہ کہو، اسلام آباد)
سید فضل شاہ (سیف شاہ)
سید سوہنڑا شاہ
سید روڈا شاہ
پیر سید حیدر شاہ ہمدانی
سید شاہ زمان
سید اکبر شاہ
سید مہر شاہ
پیر سید محمد شاہ سادس
(اولاد صفحہ نمبر 210 پر موجود ہے)
سید لعل شاہ
سید فقیر حسین شاہ
سیدن شاہ
(مدفن دربار سخی شاہ پیارا چوہڑ ہڑپال)
بلاول شاہ
صغیر شاہ
شبیر شاہ
سفیر شاہ
مقصود شاہ
سید صفدر حسین شاہ
جنید شاہ
ثقلین شاہ
سبطین شاہ
حیدر شاہ
زید شاہ
اظہر شاہ
مظہر شاہ
تصور شاہ
(حال مقیم سکس روڈ راولپنڈی)
سید بابر شاہ
سید صابر حسین شاہ
محبوب شاہ
عمران شاہ
عامر عباس شاہ
علی رضا شاہ
مجاہد حسین شاہ
(سادات ھمدانیہ پھلگراں اسلام آباد)
جابر حسین
میثم عباس
عون محمد
(حال مقیم انگلینڈ مستقل چوہڑ ہڑپال راولپنڈی)

پیچھے صفحہ نمبر 209 سے

تذکرہ اجداد سید قمر عباس الحسینی الاعرجی الہمدانی بن سید اظہر حسین شاہ

تذکرہ سید شاہ عبداللہ ہمدانی بن سید سلطان احمد شاہ بلاول

آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابومحمد، والدہ سیدہ جوایرانی تھیں۔ متقی عابداور صالحین میں سے تھے۔ آپ کی اولاد میں سید محمد شاہ، سید لطف علی شاہ، علی شاہ، سید جان محمد، شاہ اور سید شاہ عبدالھادی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ عبدالھادی بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی

آپ کا نام عبدالھادی، کنیت ابوعلی، والدہ علیہ خاتون بنت سید شجاع الدین۔ آپ دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے اور سید لطف علی شاہ کے ہمراہ 1806 سن عیسوی میں میال تھانہ چونترہ راولپنڈی میں آئے۔ آپ کی قبر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت سادات کے قبرستان میال میں ہے اور دوسری روایت کے مطابق کرڑ میں مزار سید شہاب الدین بن سلطان احمد شاہ بلاول کی حدود میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سید آغا علی مدد اور سید شاہ عبداللہ ثانی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالھادی بن سید شاہ عبداللہ ہمدانی

آپ کا نام عبداللہ، لقب ثانی، کنیت ابوالانور تھی۔ والدہ سیدہ نوراں بی بی بنت سید شاہ حسن گیلانی تھیں۔ آپ کی پیدائش اور وفات میال میں ہے۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا سید شاہ انور ہمدانی ہیں۔

تذکرہ سید شاہ انور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالھادی

آپ کا نام انور، کنیت ابوالمعظم، والدہ سیدہ ثمانہ بنت سید علم الدین تھیں۔ آپ کی عمر 59 سال تھی اور آپ کی اولاد میں سید غلام شاہ، سید حلو شاہ، سید سخی معظم شاہ، برہان شاہ اور سید سخی گل حسن شاہ ہمدانی ہیں۔ سخی معظم شاہ ہمدانی کا مزار میرا بیگوال، اسلام آباد میں سمبلی ڈیم روڈ پر ہے۔ زیارت چمیاں پھلاں کے نام سے مشہور ہے۔

تذکرہ سید سخی گل حسن شاہ ہمدانی بن سید شاہ انور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی

آپ کا نام گل حسن شاہ، کنیت ابوالفضل، والدہ کا نام سیدہ فضہ خاتون بنت سید سیدن شاہ بڈھے شال تھیں۔ آپ اپنے بھائی سید معظم شاہ مزار واقع میرا بیگوال، اسلام آباد کے ہمراہ میال سے ہجرت کر کے پھلگراں، اسلام آباد آ گئے آپ حضرت بری امام جناب سید عبدالطیف کاظمی المشہدی کے سلسلہ طریقت سے وابستہ تھے آپ دونوں بھائی پیر بھائی بھی تھے۔ آپ خوارق العادات بزرگ تھے۔ 12 سال دوالہ گاؤں اسلام آباد میں پانی پر چلا کاٹا اور اللہ کے ذکر میں مستغرق رہے آپ کا گشت علاقہ ریاڑی، میرا بیگوال، اٹھال، نیلور، کرور، سکر یلے، مری، مارگلہ، کوٹلی ستیاں ہے۔ علاقہ ریاڑی میں آپ کی بددعا سے آج تک اس علاقے میں زمین سرکتی ہے۔ آپ کا مصلیٰ بھی ریاڑی میں ایک مسجد میں ہے۔ اس کے علاوہ کوٹلی ستیاں میں آپ کا آنا جانا رہا۔ ایک مرتبہ آپ کے حکم پر دیوار نے چلنا شروع کر دیا یہ بات آج تک پھلگراں میں مشہور ہے۔

حضرت چن پیر شاہ سرکار پنڈوڑیاں والے اکثر آپ کی درگاہ پر آتے رہے، بلکہ چن پیر شاہ سرکار کے پھلگراں قیام کے دوران بابا لعل شاہ مری والے بھی آئے۔ اس کے علاوہ بابا سیدن شاہ شاہ کے گوہڑہ روات والے بھی آتے رہے حضرت سید چن پیر بادشاہ پانچ گاؤں میں گھومے اور آخرکار پھلگراں پسند آیا۔ پھلگراں کے بارے میں آپ کا یہ قول مشہور ہے:

"تمیر ے جیسا بے ایمان نہیں کوئی
پنڈ جیسا دیوان نہیں کوئی
میرہ جیسا حیوان نہیں کوئی
اٹھال جیسا شیطان نہیں کوئی
پھلگراں جیسی شان نہیں کوئی"

آپ کے عرس کی تاریخ حضرت لعل شاہ سرکار بیابانی قلندر مری والے نے رکھی اور سید فدا حسین شاہ ہمدانی کو تاکید کی کے آدھے سال میں عرس کرو لنگر پکاؤ اور کھلاؤ۔ اس وجہ سے آپ کا عرس 15 جون کو پھلگراں، بارہ کہو، اسلام آباد فیڈرل ایریا میں ہوتا ہے۔ آپ کی اولاد میں سید فضل شاہ عرف سیف شاہ، سید سوہنڑا شاہ، سید روڈا شاہ اور سید حیدر شاہ ہیں۔

تذکرہ پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ بن سید شاہ انور ہمدانی

آپ کا نام حیدر شاہ، کنیت ابوالاکبر، والدہ سیدہ زینب بنت سید سرور شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور پہاڑ تھیں۔ آپ کی پیدائش پھلگراں اور وفات بھی یہیں ہوئی۔ آپ متقی پرہیز گار اور عبادت گزار تھے۔ آپ کے پاس بخار، خسرہ، موکھر اور زمین کو دیمک لگ جانے کے موثر دم تھے۔ دور دور سے لوگ آپ کے پاس ہدا کروانے آتے تھے۔ آپ کی اولاد میں سید اکبر شاہ، سید مہر شاہ، سید محمد شاہ سادس ہیں۔

تذکرہ سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ

آپ کا نام محمد، لقب سادس یعنی آپ اپنے شجرہ میں چھٹے محمد نامی تھے۔ کنیت ابوالمعظم، والدہ سیدہ گودا بی بی بنت لعل شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور تھیں جو کہ بابا گل شیر شاہ کی اولاد سے تھیں۔ آپ کے مریدین کوٹلی ستیاں، سترہ میل، مل پور، شاہدرہ میں تھے۔ آپ کا انتقال راولپنڈی سکستھ روڈ ڈھوک کشمیریاں میں اپنے مریدوں کے ہاں ہوا اور اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید معظم شاہ سید فضل حسین شاہ اور سید صبیت حسین شاہ ہیں۔

تذکرہ سید فضل حسین شاہ بن سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ

آپ کا نام فضل حسین شاہ، کنیت ابوالاظہر اور والدہ سیدہ مہتاب بی بی تھیں جو کہ پیر سید مہندی شاہ بخاری (زیارت سید پور گاؤں اسلام آباد) کی اولاد سے تھیں۔ آپ کے تایازاد بھائی سید سیدن شاہ کی شادی سادات کاظمیہ المشہد یہ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں ہوئی تو انہوں نے اپنی بیوی کی بہن سے آپ کا نکاح کروا دیا لہٰذا آپ دونوں چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں آباد ہو گئے۔ آپ کی زوجہ سیدہ شہزاداں بی بی بنت سید دیوان حیدر شاہ کاظمی غوث الزماں سید سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی کی اولاد سے تھیں۔ آپ ٹرک ڈرائیور تھے۔ کابل سے دہلی تک کا سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کا انتقال 13 اپریل 1993 سن عیسوی کو ہوا اور آپ قبرستان دربار سخی شاہ پیار کاظمی المشہدی چوہڑ ہڑپال میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اظہر حسین شاہ ہیں۔

تذکرہ سید اظہر حسین شاہ بن سید فضل حسین شاہ بن سید محمد شاہ سادس

آپ کا نام اظہر حسین شاہ، کنیت ابوجعفر پیدائش محلّہ زمینداراں مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں ہوئی آپ کی والدہ کا شجرہ یوں ہے: سیدہ شہزاداں بی بی بنت سید دیوان حیدر شاہ بن سید مبارک شاہ بن سید گلاب شاہ بن سید لطف علی شاہ بن سید جمیل شاہ بن سید اکرم شاہ بن غوث الزماں سید سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی بن سید امیر علی شاہ بن سید شریف محمد بن شاہ شمس حقانی بن سید عبدالباقی بن سید شاہ رحمت اللہ بن سید شاہ محمود بن سید شاہ زین العابدین بن سید شاہ نصرالدین بن شاہ علی شیر بن سید عبدالکریم بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ محمد ولی الدین بن سید شاہ محمد ثانی الغازی بن سید رضا الدین بن سید صدرالدین بن سلطان سید محمد احمد سابق بن سید ابوالقاسم حسین مشہدی بن سید علی الامیر بن سید عبدالرحمان رئیس الزماں بن سید اسحاق ثانی بن سید موسیٰ ابوالحسن زاہد بن سید محمد عالم بن سید قاسم عبداللہ بن سید شاہ محمد اول بن سید امام زادہ اسحاق الموافق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ آپ کی پرورش چوہڑ میں ہوئی۔ آپ موٹر مکینک تھے۔ سادات کاظمیہ چوہڑ آپ کے ننہال تھے۔ آپ نے اپنے گھر میں عزاداری آل محمد ﷺ کی بنیاد رکھی۔ آپ ماتمی اور زنجیر زن تھے، ساری زندگی عزاداری میں گزاری۔ آپ کا انتقال 27 اکتوبر سن 1994 عیسوی میں ہوا۔ آپ بھی اپنے والد کے پہلو میں قبرستان دربار سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید عمران حسین شاہ المعروف جعفر شاہ، دختر اول زوجہ سید علی مہدی بخاری (اٹک)، دختر دوم زوجہ سید صابر حسین نقوی (راولپنڈی) اور سید قمر عباس حسینی الاعرجی الہمدانی ہے۔

تذکرہ سید قمر عباس شاہ حسینی الہمدانی بن سید اظہر حسین شاہ بن سید فضل حسین شاہ

نام قمر عباس، پیدائش 24 فروری 1982 بمقام محلّہ زمینداراں چوہڑ ہڑپال روالپنڈی کینٹ میں ہوئی۔ میری والدہ کا نام سیدہ ریاست بی بی بنت سید انور حسین شاہ کاظمی ہے، جن کا شجرہ مبارک یوں ہے: سیدہ ریاست بی بی بنت سید انور حسین شاہ کاظمی بن سید شاہ (ڈنہ سیداں) بن سید بالا شاہ (رحیم کوٹ آزاد کشمیر) بن غوث الزماں سید فیض علی شاہ (دیئسرہ، ہزارہ) بن سید شرف علی شاہ (سید کسراں) بن سید شاہ گل حسین (ڈنہ کچیلی، مظفر آباد) بن سید حاکم شاہ بن لعل شاہ بن سید عبدالفتح بن سید شرف الدین شاہ بن سید عبدالقادر بن سید عبدالبرکات شاہ بن سید شاہ رحمت اللہ بن سید شاہ محمود بن سید شاہ زین العابدین بن سید شاہ نصرالدین بن شاہ علی شیر بن سید عبدالکریم بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ محمد ولی الدین بن سید شاہ محمد ثانی الغازی بن سید رضا الدین بن سید صدرالدین بن سلطان سید محمد احمد سابق بن سید ابوالقاسم حسین مشہدی بن سید علی الامیر بن سید عبد الرحمان رئیس الزماں بن سید اسحاق ثانی بن سید موسیٰ ابوالحسن زاہد بن سید محمد عالم بن سید قاسم عبداللہ بن سید شاہ محمد اول بن سید امام زادہ اسحاق الموافق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ مؤلف چوہڑ ہڑپال سے ہجرت کر کے سلیمان آباد، راولپنڈی کینٹ منتقل ہوگیا ہے۔ سلیمان آباد سادات کاظمیہ چوہڑ ہڑپال کا موروثی جائیداد ہے۔

دعا برائے صحت وسلامتی

سید امتیاز حسین شاہ (UAE)، سید عابد امتیاز، سید محسن رضا، سید حسن رضا، سید فرحان رضا، سید ساجد حسین ہمدانی، سید اعجاز حسین شاہ ایڈووکیٹ، سید افتخار ہمدانی (UAE)، سید زاہد حسین شاہ، سید شاہ عبدالباسط ہمدانی،

التماس برائے سورۃ فاتحہ

سید لعل شاہ ہمدانی ہرڑ، سید امیر عالم شاہ ہرڑ، سید شبیر حسین شاہ ہرڑ، سید فضل حسین شاہ چوہڑ ہڑپال
، سید اظہر حسین شاہ چوہڑ ہڑپال جملہ مرحومین سادات ہمدانیہ

حواشی وحوالہ جات

(1) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، باب اول صفحہ 26

(2) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، باب اول صفحہ 25

(3) مناقب علی ابن ابی طالب ؛صفحہ 49

(4) ینابیع المودۃ؛صفحہ 266

(5) صواعق محرقہ؛صفحہ 74

(6) ریاض النفرۃ؛ جلد دوم، صفحہ 167

(7) میزان الاعتدال؛ جلد دوم، صفحہ 116

(8) لسان المیزان؛ جلد سوئم، صفحہ 429

(9) بحار الانوار؛ مترجم، جلد پنجم، صفحہ 179

(10) عیون الاخبار الرضا؛ جلد دوم، صفحہ 268

(11) حسب ونسب؛ جلد ششم، صفحہ 129

(12) حسب ونسب؛ جلد ششم، صفحہ 132

(13) صوائق محرقہ ؛مشکواۃ شریف، ارجح المطالب

(14) لوامع التنزیل؛ از علامہ جلال الدین سیوطی، جلد سوئم، صفحہ 343

(15) ترمذی؛ جلد اول، صفحہ 240

(16) مسند احمد بن حنبل؛صفحہ 288

(17) تاریخ بغداد؛صفحہ 141

(18) حسب ونسب؛ جلد اول، صفحہ 126

(19) صحیح المسلم ؛مصابیح ؛مشکواۃ شریف

(20) صحیح المسلم ؛مصابیح ؛مشکواۃ شریف

(21) صواعق محرقہ؛ کشاف زمخشری

(22) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، دوسری مودت، صفحہ 36

(23) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 13، صفحہ 40

(24) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 12، صفحہ 40

(25) کتاب مودۃ فی القرباء؛ از سید علی ہمدانی، حدیث 15، صفحہ 41

(26) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ؛از عمری، صفحہ 92

(27) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ؛از عمری، صفحہ 92

(28) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری، صفحہ 93
(29) عمدہ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304
(30) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 142
(31) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی
(32) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی صفحہ 28
(33) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی، حدیث 16 صفحہ 29
(34) تاریخ الاسلام از مولوی بشیر انصاری صفحہ 235
(35) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی، مودۃ چہارم حدیث 8 صفحہ 161 تا 162
(36) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی، مودۃ چہارم حدیث 9 صفحہ 163
(37) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی مودۃ چہارم حدیث 10 صفحہ 162
(38) صحیح مسلم
(39) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی، مودۃ چہارم حدیث 12 صفحہ 164
(40) شجرہ مبارک سادات رضویہ از ڈاکٹر سید اجمل رضوی صفحہ نمبر 3
(41) مودۃ فی القرباء از سید علی ہمدانی، مودۃ چہارم صفحہ 159
(42) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 94
(43) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 59
(44) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 59
(45) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 118 تا 123
(46) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 132
(47) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 133 تا 134
(48) کتاب المقبین من ولد الامیر المومنین از سید یحیٰ نسابہ نشر قم صفحہ 130
(49) المناقب جلد سوئم صفحہ 311
(50) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ 283
(51) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ 284
(52) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 189
(53) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 188
(54) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ 323
(55) عمدۃ الطالب از سید جمال الدین احمد صفحہ 224 تا 227
(56) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین ازعمری صفحہ 339

(57) عمدۃ الطاب از جمال الدین احمد

(58) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی

(59) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 479

(60) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 479

(61) رسالہ گلزار سادات از سید فتح علی زیدی متوفی 1152 ہجری (زیر طباعت)

(62) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 219

(63) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(64) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(65) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(66) صحاح الاخبار للرفاعی صفحہ 22

(67) سر الانساب العلویہ

(68) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 278

(69) بحار الانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 180

(70) کوکب دری از سید محمد صالح کشفی ترمذی صفحہ 384

(71) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 234

(72) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 277

(73) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 312

(74) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 416

(75) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 416 خراسان فقط

(76) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 312

(77) کتاب انساب الطالبین فی شرح سر الانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 232

(78) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 277 تا 279

(79) سر الانساب العلویہ

(80) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری

(81) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 149

(104) مروج اسلام در ایران صفحہ 14 تا 15

(105) روضات الجنان از حافظ کربلائی صفحہ 251

(106) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 107

(107) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 296 مکتبہ ابوسیدہ الوثائیقہ عامہ نجف اشرف

(82) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 148

(83) کتاب پیشین حوالہ عباس قمی صفحہ 114

(84) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 497

(85) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 219

(86) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 409

(87) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 181

(88) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 231

(89) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 181

(90) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 398

(91) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 115

(92) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 180 تا 181

(93) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182

(94) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182

(95) کتاب المعقبین از سید یحییٰ نسابہ نشر قم صفحہ 98

(96) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304

(97) کتاب سراج الانساب از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی صفحہ 116

(98) کتاب انساب الطالبین فی شرح سرالانساب العلویہ از ڈاکٹر عبدالجواد صفحہ 230

(99) در کتاب عمدۃ الطالب در دو نسخہ ابن البختری

(100) عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 230

(101) بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی مترجم سید حسن امداد جلد ششم صفحہ 182

(102) کتاب المجدی فی الانساب الطالبین از عمری صفحہ 406

(103) امیر کبیر سید علی ہمدانی از سیدہ اشرف ظفر صفحہ 17

(108) کتاب صاحب مودۃ فی القرباء از سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی صفحہ 61

(109) ریاض السیاحت از حاجی زین الدین شیروانی صفحہ 709

(110) کتاب العجائب المخلوقات از سید عماد الدین زکریا قزوینی صفحہ 154

(111) از ہمدان تا کشمیر از علی اصغر حکمت سال چہارم شمارہ ششم صفحہ 343

(112) از ہمدان تا کشمیر از علی اصغر حکمت سال چہارم شمارہ ششم صفحہ 342

(113) سالار عجم از سید عبدالرحمان ہمدانی صفحہ 22 تا 23

(114) مجالس المومنین از قاضی نوراللہ شوستری طباء کراچی اردو ترجمہ صفحہ 153

(115) فرنگ ایران زمین شمارہ 6 سال 1337 ش صفحہ 41
(116) رسالہ مستورات برگ 342 ب
(117) کتاب اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی صفحہ 296 مکتبہ ابوسیدہ الوثائیقہ عامہ نجف اشرف
(118) ینابیع المودۃ صفحہ 265
(119) مائیکروفلم برٹش میوزیم برگ 156ا
(120) سرچشمہ تصوف در ایران از سعید نفیسی صفحہ 144 تا 153
(121) انتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ 128
(122) ہفت اقلیم صفحہ 540
(123) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام صفحہ 392
(124) تاریخ کبیر از حاجی محی الدین صفحہ 12
(125) خلاصہ التواریخ بٹالوی صفحہ 129
(126) کتاب جلوہ کشمیر صفحہ 127
(127) نور المومنین از مولانا حمزہ علی صفحہ 444
(128) پیام عمل از وزیر احمد صفحہ 28
(129) گلدستہ عباس از مولوی غلام حسین سلیم صفحہ 12
(130) میر سید علی ہمدانی از ڈاکٹر محمد ریاض صفحہ 33
(131) خاور نامہ عبدالحمید خاور صفحہ 25
(132) آئینہ بلتستان از شمیم بلتستانی صفحہ 25
(133) بلتستان پر ایک نظر از محمد یوسف حسین آبادی صفحہ 125
(134) بلتستان پر ایک نظر از محمد یوسف حسین آبادی صفحہ 46
(135) تاریخ جموں از مولوی حشمت اللہ صفحہ 579
(136) واقعات کشمیر اعظم برگ صفحہ 138
(137) مجالس المومنین صفحہ 313
(138) سالار عجم از سید عبدالرحمان ہمدانی صفحہ 186 تا 338
(139) منظر سون از شاہ دل ایوان صفحہ 68
(140) منظر سون از شاہ دل ایوان صفحہ 85

قلمی نسخے

(1) قلمی نسخے ،اولاد سید شاہ ابراہیم ہمدانی بن سید سلطان احمد شاہ بلاول ،از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی ،دندہ شاہ بلاول

(2) قلمی نسخے ،سادات نارنگ سیداں ،جھنڈ وسیداں ،ہون ،از سید علامہ محسن علی شاہ ہمدانی ،راولپنڈی

(3) قلمی نسخے ،سادات قادر پور اور شاہ پور ہمدانیہ ،از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی ،دندہ شاہ بلاول

(4) قلمی نسخے ،سادات نیلا ،ہرنیالی اور ریکارڈ پٹوارخانہ ،سادات میال ،تھانہ چونترا راولپنڈی ،از سید عطا شاہ ہمدانی ،میال

(5) قلمی نسخے ،سادات مور جھنگ سیداں ،تھانہ چونترا ،از سید شاہ حسین ہمدانی ،مور جھنگ سیداں

(6) قلمی نسخے ،سادات لکھی وال شریف ،سرگودھا ،از سید شفقت حسین شاہ ہمدانی ،راولپنڈی

(7) قلمی نسخے ،سادات رحیم یار خان ،برزی ،میانوالی ،از سید اسحاق شاہ ہمدانی ،بھکر

(8) قلمی نسخے ،سادات ہمدانیہ پھلگراں ،اسلام آباد از مصنف ،راولپنڈی

(9) قلمی نسخہ ،سادات وسنال از سید فہیم عباس ،راولپنڈی

(10) باقی شجرے ،کتاب سالار عجم ،از سید عبدالرحمان ہمدانی ،طبع دوم ،جنوری 1990

(11) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ جلالیہ از کتاب نسب نامہ جلالیہ از سید مکرم حسین مجتہد واشجار الکمال

(12) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ مقبوضہ کشمیر از سید عمران علی ہمدانی نواکدل سری نگر

(13) سادات حسینیہ بلتستان از سید ابوزہرا موسوی

(14) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ جہلم ہرن پور غریب وال از سید شاہ عبدالباسط ہمدانی

(15) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ نکڑالی جھنڈ وسیداں ڈھڈیال از سید امتیاز حسین ہمدانی

(16) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ ادھوال ہرنیالی و چک امرال از سید محسن علی ہمدانی

(17) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ میروال ڈھڈیال سید عطاء ہمدانی

(18) قلمی نسخے سادات ہمدانیہ آزاد کشمیر سید نصیر حسین ہمدانی

پیچھے صفحہ نمبر 184 سے
اولاد سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ بن حاجی محمد امین الامت بن شاہ اسحاق نوری پاک
سید عبدالرزاق ہمدانی
سید محمد سعید شاہ ہمدانی
(پتی محمد شال ڈھڈیال)
سید روشن شاہ
شیر شاہ
سید شاہ مراد علی
سید کاظم شاہ
سید جعفر شاہ
سید چنن شاہ
سید غلام شاہ
سید حسن شاہ
سید نذر حسین شاہ
سید فدا حسین شاہ
سید الفت حسین شاہ
سید منظور حسین شاہ
سید علی اکبر ← سید ضامن عباس
سید حماد رضا
سید حسن رضا
سید فیصل رضا
سید ہاشم رضا
سید ممتاز حسین شاہ
سید اظہر عباس
سید فضل عباس
سید تصور عباس
سید علی حمزہ
سید علمدار حسین شاہ
سید علی ارتضیٰ
سید عون محمد
سید منتظر مہدی
سید افتخار عالم
سید محسن رضا
سید فضل عباس
سید آصف رضا
سید نجف عباس
سادات ہمدانیہ ڈھڈیال ضلع چکوال

یہ صفحہ آپ کی سہولت کی خاطر برائے اضافہ واصلاح رکھا گیا ہے۔

یہ صفحہ آپ کی سہولت کی خاطر برائے اضافہ واصلاح رکھا گیا ہے۔